هو العلی الاعلیٰ



# خورشیدِ محشر



یعنے

مداحِ آلِ محمد مرزا کاظم حسین محشر لکھنوی کی غزلوں کا دیوان

باہتمام

احقر الزمن سید نور الحسن مالکِ مطبع

جولائی سنہ ۱۹۱۹ء کو

نور المطابع لکھنؤ میں چھپا
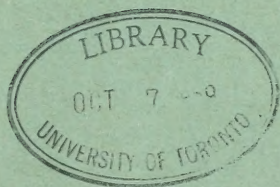
## حمد آن سلطان عالم راکہ عالم پرور است

## اُلسن او در راہ ایمان انس و جان را رہبر است

**تمہید** فطرت پسند حضرات اچھی طرح آگاہ ہین کہ انسان اپنے جذبات کے اظہار کے لیے مناسب الفاظ کا محتاج ہی - گو نثر کی آزادی - روانی - مناسبت - ایک نثار کے مافی الضمیر کا اظہار اُسکی خواہش کے موافق کرسکتی ہی - مگر فلسفیانہ نظر جب ڈالیگا تو ایک طویل عبارت کے قائم کیے ہوے جذبات کو شعر کے دو مصرعے اس خوبی سے ادا کر دینگے کہ جواب نہین - مگر ہم مین سے بہت کم لوگ اس سے واقف ہین کہ ان دو مصرعون کا مربوط کرنے والا اپنی کن کن قوتون سے کام لیتا ہی - خیالی قوت کو کس حد تک پہونچاتا ہی - دنیا اور دنیا والون کے معاملات کس نظر سے دیکھتا ہی کہ جب انکا اظہار کرتا ہی تو کچھ ایسے اصولون سے کہ اُس مین خطا کی گنجائش ہی نظر نہین آتی - مگر کیا یہ عطیۂ فطرت ہر شخص کو ملتا ہی ؟ کبھی نہین ! اُسی طبیعت مین ودیعت ہوتا ہی جسکو قسام ازل نے اسی کام کے لیے بنایا ہو اور جسکی زندگی کا میدان تجربے کے سدا بہار پھولون سے مالا مال ہو - ظہیر کہتا ہی ؎

زشعلہ میل بلندی بہ بال عشق بود  کہ شمع از پر پروانہ میکند پرواز

زمانے کا جہل سے تاریک ہو جانا قابل قیاس - احساسات انسانی مین قیامت خیز تغیر کا نمودار ہونا سہل - مشرقی دنیا مین صدیون کے قائم کردہ تمدنی اصول کا ترک آسان - مگر فطرتی قانون کا بدلنا محال - ہر زمانے مین ایسے چند نفوس کا

ملنا جنکو قدرت نے کسی خاص کام کے لیے بھیجا ہو ایسا ہی یقینی ہی جیسا کہ خود رو پھولون کا جنگل کے ایک گوشے مین کھلنا اور دامن فضا کو اپنی روح افزا مہک سے عطر بیز کرنا۔

دنیاے شاعری مین اگرچہ اس دور کی ناگوار ہوائین اپنا اثر دکھا رہی ہین اور ہستی شعر بھی دوسرے فنون کے ساتھ طاق نسیان کی نذر ہو رہی ہی مگر جسکو فطرت نے شاعر پیدا کیا ہی۔ چاہے دنیا اُسے فراموش کر دے مگر وہ اپنا فرض منصبی زندگی کے آخری لمحے تک نہین بھول سکتا۔ مین اپنی تمہید کو ختم کرتے ہوے جناب مرزا کاظم حسین صاحب محشرؔ کا ممنون ہون کہ اُنھون نے مجھ کو اپنے مختصر اور مختلف حالات زندگی بدین غرض مرتب کرنے کے لیے عنایت کیے کہ وہ اس دیوان کے ساتھ شامل کیے جائین۔ ساتھ ہی ساتھ اُسکے یہ اصرار بھی ہی کہ میرے قلم کی روش آزادانہ رہے اور کوئی تعریف بیجا نہ ہونے پائے۔

**نام و سن ولادت** مرزا کاظم حسین صاحب محشرؔ۔ خلف نواب مرزا اصغر صاحب مرحوم۔ خالص لکھنؤ موطن و مولد۔ سوطوین اکتوبر ۱۸۶۶ء روز سہ شنبہ ولادت ہوئی۔

**ابتداے عمر اور تعلیم** چونکہ مرزا صاحب کو فطرت ایک کار خاص کے لیے منتخب کر چکی تھی لہٰذا لازم تھا کہ ذوق حصول علم قوت تمیز کے ساتھ ساتھ نشو و نما پائے۔ سات سال کے ہونگے کہ بسم اللہ ہوئی یہانتک کہ ۱۸۸۵ء مین مڈل کلاس کی سند حاصل کی جو اُس زمانے مین بہت وقیع سمجھی جاتی تھی اور اکثر طالبعلمون کی تحصیل علم کا گویا آخری مطمح نظر تھا جیسا کہ

آجکل انٹرنس) مگر چونکہ شوق کافی تھا اسی سند پر اکتفا نہ کی اور انٹرنس کے نصاب کی تیاری مین مصروف ہو گئے - اسکول مین انگریزی اور اُسکے بعد عربی اور فارسی کی تحصیل مین مصروف رہا کرتے تھے - مولوی نظیر حسین صاحب شاگرد رشید جناب مولانا عبدالحق خیرآبادی سے شرح جامی ختم کی -

## زمانہ شعر گوئی

مین پہلے لکھ چکا ہون کہ مرزا صاحب کی طبیعت مین جذبات شاعری پہلے ہی سے ودیعت تھے - لہذا بچپنے مین اچھے شعرون کا سننا اور پھر اسقدر لطف لینا کہ یاد بھی رہجائے - اس امر کی بین دلیل تھی کہ مستقبل مین یہی طبیعت اپنے زادۂ افکار سے شاعری دنیا کی آبادی مین بیش قدر اضافہ کریگی - ایک دو نہین بلکہ سیکڑون اُردو اور فارسی کے اشعار نوک زبان تھے اور جب احباب کی کسی بے تکلف صحبت مین شریک ہوتے وہ اشعار پڑھتے تھے اور کہتے تھے "شاعر نے یہ کیا خوب کہا ہی"-

سچے دوست کا مل جانا گویا ایک ہادی برحق کا فراہم ہونا ہی - بہت سی نظیرین ایسی مل سکتی ہین جو اس امر کا ثبوت ہونگی کہ کتنے وہ لوگ جو دنیا مین ہمیشہ کے لیے اپنے کمال کی یادگارین چھوڑ گئے ہین اپنے سچے دوستون کے مشورے سے مستفید ہوے ہین - ورنہ کسی کو یہ بھی نہ معلوم ہوتا کہ وہ کس گوشۂ عالم مین پیدا ہوے تھے - جہان اور فطرتی قوتون کے اظہار کے اسباب ہین اُن مین سے ایک اور بہتر کسی سچے یا فہیم دوست کا مشورۂ صائب ہی - آفتاب مین قدرتی روشنی موجود ہی مگر ہوا جب تک فضائی گرد و غبار اوپر سے نہین ہٹاتی اُسوقت تک اُسکی کرنین اچھی طرح سطح زمین پر نہین پھیل سکتین -

اپنے ایک دلی دوست سید زوار حسین صاحب مرحوم کے اصرار سے مرزا صاحب نے شعر کہنا شروع کیا۔ سب سے پہلی غزل دسوین فروری ۱۸۸۵ء کو مرقومۂ ذیل طرح مین کہی (افسوس کہ یہ غزل مرزا صاحب کے دیوان اول مین تھی جو ضائع ہوگیا ورنہ پہلی فکر کا اندازہ اور زیادہ ہو سکتا) مصرعۂ طرح - ساری دنیا تیرے جلوے کی تماشائی ہوئی - نواب مرزا صاحب - مالک مرحوم کے یہان مشاعرہ تھا شریک صحبت سخن ہوے اور غزل پڑھی یہ شعر اصحاب مشاعرہ نے بہت پسند کیا اور واقعی پہلی غزل مین ایسے شعر کا نکل آنا ثابت کرتا ہی کہ ذوق سخن فطرتی تھا۔

وہ عیادت کے لیے آئے ہین اور مجھ کو ہی ڈر　　پھر نہ جائے دیکھ کر انکو قضا آئی ہوئی

## واقعات زندگی

شاعری کی ابتدا تو ہو گئی - مگر زیادہ انہماک نہین ہونے پایا - کیونکہ ابھی انٹرنس مین تعلیم پانے کا زمانہ تھا - اس زمانہ مین جو معدودے چند غزلین کہین وہ جناب سید بندہ کاظم صاحب جاوید لکھنوی کو دکھائین ۱۸۸۵ء کے انٹرنس کے امتحان مین کیننگ کالج لکھنؤ سے شریک ہونے کے بعد ہی مرض ضعف معدہ مین دو سال تک علیل رہے - ظاہر ہی کہ ایسی حالت مین انسان اپنی دماغی قوتون سے کیونکر کام لے سکتا ہی۔ شعر گوئی اور تحصیل علم صحت تک ملتوی کرنی پڑی تا اینکہ جناب حکیم شیخ علی محمد صاحب مرحوم کے علاج نے مسیحائی کا کام کیا اور چند دن مین رو بصحت ہو گئے - شعر گوئی کا پھر شوق ہوا اور ایسا کہ اسکول جانا ترک ہو گیا مگر یہ خیال بھی ضرور پیدا ہوا کہ اگر استعداد علمی نہین تو کچھ نہین - اپنے یکجہت دوست سید کاظم حسین صاحب منتظر نبیرہ انشاء اللہ خان مرحوم سے جنکا شمار لکھنؤ کے فارغ التحصیل افراد مین تھا فارسی کی درسی کتابین

ختم کین - اسکے بعد فخر الاساتذہ - مشہور ہند جناب خواجہ عزیزالدین صاحب عزیز مرحوم (صاحب مثنوی ید بیضا) سے دو برس تک فارسی پڑھی - اس عرصے مین خواجہ صاحب موصوف مرض سخت مین مبتلا ہو گئے اور دوسرے طلبا کی طرح مرزا صاحب کی تحصیل بھی نامکمل رہگئی - اس زمانہ سے جو کچھ کہا وہ جناب سید علی محمد صاحب عارف طاب ثراہ نبیرۂ جناب میر نفیس صاحب مرحوم کو دکھایا - عارف مرحوم کی اصلاح اور فیوض سخن نے مرزا صاحب کو چند ہی سال کے عرصے مین صاحب تلامذہ کردیا اور انھین سے فن عروض کی کتابین بھی پڑھین - نکتہ رس اور دقیقہ شناس استاد کی تعلیم و تربیت نے عروض کے مشکل سے مشکل مسائل کو یون حل کردیا کہ صفحۂ دل پر نقش ہو گئے۔

یہ امر مسلم ہی کہ استاد اپنے بہترین شاگرد سے اور شاگرد استاد سے اسقدر مانوس ہو جاتا ہی کہ پدر و فرزند کی محبت کے مزے آنے لگتے ہین - وجہ یہ ہی کہ طرفین کو بقاے نام کا عالمگیر خیال محبت کے آخری مرکز تک کھینچ لاتا ہی - عارف مغفور اپنے تمام شاگردون سے زیادہ مرزا صاحب کو عزیز رکھتے تھے اور اپنے دوران حیات تک مرزا صاحب کی تعریف کرتے رہے - مرزا صاحب نے بھی اپنے حسن عمل سے ان تعلقات کو روز بروز مضبوط کرنے کی کوشش کی حتی کہ بعد وفات جناب عارف مغفور اُنکے خلف و جانشین جناب سید ظفر حسن صاحب فائق سے یہی سلسلۂ اُنس مربوط رکھا - چنانچہ عارف مغفور کے سوم کی مجلس مین مرزا صاحب ایک تاریخ وفات نظم کرکے لے گئے اور جناب فائق کو سر مجلس مخاطب کرکے کہا کہ "آپ اس تاریخ پر پہلے اصلاح دیدیجیے تو مین پڑھون" یہ سن کے جناب فائق

آبدیدہ ہوئے اور کہا کہ آپ میرے بڑے ہین مین آپ کے کلام پر کیا اصلاح
دون"۔ مرزا صاحب نے جواب مین کہا کہ "مین آپ کی ذاتی قابلیت و علمی استعداد
کی بدولت آپ کو ہرگز ہرگز اُستاد مرحوم سے کم نہین سمجھتا اور ہمیشہ میرا یہی خیال رہیگا
مرزا صاحب کے فارسی کلام کا بھی ایک کافی ذخیرہ موجود ہی جس مین سے
اکثر وقتاً فوقتاً مختلف پرچون مین ملک مین پیش ہو گیا اور اکثر باقی ہی۔ اس مین
بیشتر اکابر ملک و ملت کی وفات پر قطعات تاریخ ہین جو پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ
شعر کے ہین۔

اسی طرح اخلاقی اور قومی نظمون کا مجموعہ بھی اکثر شائع ہو چکا اور اکثر نہین۔ روشن زمانہ
داعی ہوئی کہ قوم کی موجودہ ضرورتون مین بھی شاعری سے کام لیا جائے لہذا
شبعہ کانفرنس مین جسکے انعقاد کو دس برس سے زیادہ کا عرصہ ہوتا ہی ایسی قومی
نظمین پڑھین جو اکثر مقاصد کانفرنس کے حصول مین معین ثابت ہوئین چنانچہ
عظیم آباد عرف پٹنہ مین جب کانفرنس کا اجلاس ہوا تو پیسہ فنڈ کی تائید مین مرزا
صاحب نے وہین ایک مخمس کہا جسکا پانچوان مصرعہ یہ تھا "ایک پیسہ دو خدا
کی راہ پر" مین خود کانفرنس مین موجود تھا اور اس نظم برمحل کے دلاویز اثر کو حیرت کی
نگاہون سے دیکھ رہا تھا۔ چارون طرف سے چندے کے ساتھ داد مل رہی تھی۔
امروہہ اور بنارس کے اجلاسون مین بھی مختصر نظمین بہت مقبول و مشہور ہوئین
گو فارسی کلام پر زیادہ تر خواجہ عزیز الدین صاحب عزیز مرحوم کی اصلاح
ہی۔ لیکن حضرت عارف مرحوم اور مجتہد العصر جناب مولانا سید نجم الحسن صاحب قبلہ
اور شمس العلما مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ سے اصلاح لیکر ادبی فیوض حاصل کیے

حوادث کا نشانہ اگر شاعر نہ بنے تو تعجب ہی چنانچہ انوری کا یہ شعر دلیل ہی

ہر بلائے کز آسمان آید  خانۂ انوری کجا ماند

سنہ ۱۹۱۴ء مین مرزا صاحب مراد آباد کی ایک قصیدہ خوانی کی صحبت مین مدعو ہوے۔ قاعدہ ہی کہ جب کوئی مشہور شاعر کہین پہونچتا ہی تو لوگ اصرار شعر خوانی ضرور کرتے ہین چنانچہ مرزا صاحب نے بھی پیش بینی کی اور اپنا مجموعۂ دیوان غیر مطبوعہ ساتھ لے لیا۔ شب کی واپسی ہین اتفاق سے ریل پر نیند آگئی یعنی

قرص خورشید در سیاہی شد  یونس اندر دہان ماہی شد

کسی نے دیوان مع ایک دستی بکس کے اُٹھا لیا۔ اس واقعے سے مرزا صاحب بہت متاثر ہوے۔ اور بجا متاثر ہوے۔ زندگی بھر کی محنت و جانفشانی کا سرمایہ اور یون صائع ہو جائے۔ اکثر اخبارون ہین انعامی اشتہارات دیے مگر دیوان گویا خواب زلیخا کا یوسف گم گشتہ تھا یا دل عاشق تھا کہ جا کر پھر کہان ہاتھ آتا ہی نہ ملنا تھا نہ ملا۔ صبر کیا اور پھر کمر ہمت باندھی۔ الحمد للہ کہ ویسا ہی دیوان پھر تیار ہو گیا۔

دیوان کی گم گشتگی کی خبر اُنکے قدیم دوست منشی سعید احمد صاحب ناطق لکھنوی نے بھی سنی اور یہ قطعۂ تاریخ نظم کیا جو دلچسپی سے خالی نہین :۔

## قطعہ

غائب ہوا دیوان تحشر اب ملیگا حشر مین  مقبولیت کی غیب سے گویا شہادت آگئی

وصف دہن وصف کمر کے تھے مضامین اثر  پنہان نظر سے ہو گئے ایسی نزاکت آگئی

دیوان گم گشتہ ہی جسکے پاس وہ بھی بے نشان  یارب زلیخا مین بھی یوسف کی شباہت آگئی

عیسی نے یہ اُٹھوالیا یا خضر نے منگوالیا — کیا جانے اس دیوان پر کیسی طبیعت آگئی
تاریخ کا جو یا تھا ناطق غیب سے آئی صدا — گم ہو گیا دیوان محشر کیا قیامت آگئی

۱۳۱۹ھ میں مرزا صاحب کو شوق زیارت عتبات عالیات ہوا۔ تنہائی سفر میں شاعری ایسی رفیق باطن نے بہت دل بہلایا اور کافی ہمدردی کی۔ شاعر کی طبیعت قدرت کے دلکش مناظر چاہتی ہی۔ سبزہ زارون کی خنکی اُسکے ولولے بڑھاتی ہی۔ گلزارون کی مہک خیالی پیکر مین روح تازہ پھونکتی ہی۔ مگر وہان ہوا سمندر اور پہاڑیون کے اور کیا تھا جو دلچسپی کا باعث ہو سکتا۔ مگر ای آشہر کیا تو نہین جانتا کہ وہان اُس روحانی فیوض کے باطنی نقشے موجود تھے جو دنیوی آرائش کو دل سے ہٹا کر اپنے نظارے کے لیے وقف کر لیتے ہین۔ اور یقین دلا دیتے ہین کہ ای روح! تو ہمارے ذریعے سے ابدی آرامگاہون کی سیر کر سکتی ہی؟ مجھے یقین کامل ہی کہ اس سفر مین مرزا صاحب نے فکر شعر کو وقف مدح ائمۂ معصومین علیہم السلام کر دیا ہو گا جو واقعی ایک شاعر زائر کے لیے اُس دلچسپی کا باعث ہو سکتا ہی جسکی نظیر نہین۔

بزرگان دین کی ثنا گوئی کا شوق تو ابتدائی شاعری کے کچھ سال بعد ہی پیدا ہو چکا تھا مگر میرے نزدیک سفر زیارت کربلائے معلی گویا اُسکی ایک مضبوط تاریخ ہی۔ اچھے اچھے قصائد کہے۔ اور بڑے بڑے سخن سنجون کے مجمعون مین پڑھ کر داد لی (جنکا ایک بسیط مجموعہ موجود ہی) بیشتر انجمن امامیہ کے عظیم الشان جلسون مین قصائد پڑھتے رہتے۔

اول اول بندیون کے دمیے مین جگہ ملتی رہی۔ مداومت مشق اور فیض مدح آل اطہار

نے ممبر قصیدہ خوانی کی آخری سیڑھی پر پہونچایا اور اب شمس العلما مجتہد العصر مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ کی صحبت قصیدہ خوانی کے ذاکر آخر ہین۔

**عطاے خطاب** ماہ رجب ۱۳۲۹ھ کی تیرہ تاریخ کو شریعت کدہ جناب موصوف الصدر پر تقریب ولادت امیر المومنین علی علیہ السلام مین مرزا صاحب نے ایک نہایت مضبوط قصیدہ پڑھا۔ بانی قصیدہ خوانی نے داد جوہر شناسی سخن دی اور مرزا صاحب کو ''مداح آل محمد'' کا مایۂ ناز خطاب عطا فرمایا۔ اس قصیدے کا نام ''ماہ کامل'' ہی اور ''آفتاب محشر'' کا جز و اعلی ہے اس قصیدے کا مطلع اور آخری چند اشعار ذیل مین درج کرتا ہون۔ پورے قصیدے کے لیے ناظرین ''آفتاب محشر'' ملاحظہ کرین۔

## مطلع

دن کٹ گیا ظاہر ہوئی شام شب ارمان ۔۔۔ نکلا مری قسمت کو جگاتا مہ تابان

آخری اشعار جن مین حسن طلب خطاب ہے:۔

پیمانہ مرے شوق کا دیکھے ہوے ساقی ۔۔۔ اور سوچے ہوے دل مین کسی وقت کا پیمان
محشر بھی صلہ خدمت دیرینہ کا پائے ۔۔۔ ملجائے خطاب آج وہ جو ہو مرے شایان
یہ کہکے بصد ناز پھر اس بزم سے جائے ۔۔۔ یون لیتے ہین انعام مدیح شہ مردان
احباب گلے سے ملین بڑھ بڑھ کے خوشی سے ۔۔۔ لے تجھ کو مبارک ہو یہ کہتے ہون سخندان

اس خطاب پر سچا فخر کرتے ہوے خود مرزا صاحب ایک جگہ تحریر کرتے ہین ''یہ شرف میری شاعرانہ زندگی مین قابل تحریر ضرور ہے۔ اسکے بعد مین کچھ بھی نہین'' واقعی اس خطاب پر جتنا فخر کیا جائے تھوڑا ہی کیونکہ وہ خطاب نشان

خطاب اور معطی خطاب سہ گانہ افتخار ہین۔ دنیاے قصیدہ گوئی مین جو کام جناب شمس العلما کی منعقدہ صحبت قصائد نے کیا اُسکے اظہار سے زبان قلم قاصر ہی۔ اس صحبت کی محکم بنا ان متبرک ہاتھون نے اُسوقت سے کی ہی جب سے انجمن امامیہ لکھنؤ کی صحبت قصائد مین ضعف پیدا ہوا جسکو تقریبًا پچیس برس کا عرصہ ہوتا ہو اُسوقت سے ابتک متواتر ایک ہی شان سے یہ صحبتین ہوتی رہتی ہین بلکہ روز بروز ترقی کی صورت نمایان ہی۔ لکھنؤ کے اچھے اچھے قصیدہ گو وقتًا فوقتًا اپنے قصائد اس صحبت مین پڑھتے ہین اور علاوہ داد سخن کے ذخیرۂ برکات بھی حاصل کرتے ہین۔

کس زبان سے اظہار کیا جائے کہ قبلہ وکعبہ کی ذات نکتہ شناس نے شعرامین کیونکر جوش مدح ائمۂ اطہار پیدا کردیا۔ اس نورانی صحبت مین زیادہ تر اصحاب استعداد کا صاف اور ستھرا مجمع ہوتا ہی۔ اکثر نقادان فن اور خوش مذاق افراد نظر آتے ہین جنکی ایک تعریف اشہر کی راے مین ہزار تعریفون کے برابر ہوتی ہی۔ یہی وہ صحبت قصائد ہی جسنے ہندوستان کے شیعی حلقون مین یہانتک اپنا قابل تقلید اثر پھیلا دیا ہی کہ اب بفضلہ قصیدہ خوانی کی تمامی نامی صحبتین ہندوستان مین ہوتی ہین۔ مختصر یہ کہ اس صنعت سخن کی بقا کی باعث یہی صحبت ہی۔ خداوند قدیر اس سرچشمۂ فیوض کو تادیر قائم رکھے۔

مرزا صاحب نے اور ایک موقع پر استحقاق خطاب قائم کردیا تھا یعنی سنہ ۱۸۹۹ع مین قیصرۂ ہند ملکۂ معظمہ کی وفات حسرت آیات پر رؤساے لکھنؤ کی طرف سے تعزیتی جلسہ ہوا۔ جناب مرزا بہادر مرزا محمد عباس علی خان صاحب مرحوم بانی

ومہتمم تھے۔ یہ جلسہ وکٹوریہ پارک مین ہندو۔مسلمان۔پارسی اور انگریزون کے تیس ہزار آدمی کے مجمع سے ہوا۔ راس اسکاٹ صاحب بہادر جوڈیشل کمشنر صدر جلسہ تھے۔نامی شعراے لکھنو نے قطعات تاریخ نظم کیے تھے مگر جناب مرزا بہادر نے جناب محشر کو سب کے آخر مین پڑھوایا۔ انکے قطعات تاریخ اسقدر مقبول ہوے کہ صدر جلسہ نے نہایت شوق سے مانگے اور (برٹش میوزیم) لندن کو روانہ کیے۔(پوری نظم مصنف کے پاس موجود نہین صرف یہ مصرع تاریخی معلوم ہوسکا ۵ ”چراغ مملکت ہند ہاے ہوگیا گُل“)

یہ پہلا موقع تھا کہ لکھنؤ مین تقریبًا تیس ہزار ۱۹۰۱ء آدمیون کے مجمع مین مرزا صاحب کو نظم پڑھنے کے لیے بلایا گیا تھا۔ ان قطعات کو اتنا حسن قبول حاصل ہوا کہ بعض حضرات ہردوئی نے جناب مرزا بہادر سے سفارش چاہی کہ جناب محشر بھی قطعات ہردوئی کے تعزیتی جلسے مین جاکر پڑھین۔چنانچہ مرزا صاحب ہردوئی گئے اور قطعات پڑھے جو دوبارہ خلعت قبول سے ممتاز ہوے (یہ گویا اس شعبۂ نظم کے کمال کی سند تھی)

دوسرے ایک موقع پر ایک ایسے شخص نے ایسے الفاظ مین مرزا صاحب کی تعریف کی ہی کہ میرے نزدیک اُسکے بعد مرزا صاحب کو خواہش داد سخن سے مستغنی ہوجانا چاہیے۔یعنی ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۱۹ء کو شمس العلما جناب مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ کے یہان نوروز کے متعلق صحبت قصیدہ خوانی تھی۔مرزا صاحب نے بھی ایک قصیدہ پڑھا۔و سامعین سے بلند آوازون مین داد لیتا ہوا ختم ہوا۔ اُس قصیدے کے مطلع کا مطلعِ اولی یہ ہہ۔

آب نیسان کی ہر صورت گریۂ چشم پُر آب　　تم مرے گھر آئے یا برج شرف مین آفتاب

فاضل جلیل القدر جناب آقا السید احمد صاحب استر آبادی مہمان جناب شمس العلما بھی شریک محفل نوروز تھے اُنکو یہ قصیدہ اسقدر پسند آیا کہ فرط جوش مین فرمایا "چرا بملک الشعرا مخاطب نکردہ شوی"

فیض مداحی نے پایۂ شہرت اسقدر بلند کر دیا کہ دور دور سے لوگون نے مرزا صاحب کو قصیدہ خوانی کے لیے مدعو کیا۔ چنانچہ ۱۳۱۵ھ مین جناب سید غلام حیدر صاحب رئیس منجھن پور ضلع الہ آباد نے بزم نوروزی مین قصیدہ خوانی کے لیے طلب کیا۔ مرزا صاحب کا کلام وہان کے اصحاب نظر تحسین سے پہلے ہی دیکھ چکے تھے صورت سے یقین نہ آیا کہ یہ وہی ہین۔ امتحانًا برجستہ اشعار کہلوائے گئے اصلاحین لی گئین۔ مگر ان سب سے مرزا صاحب اسطرح عہدہ برآ ہوے گویا معمولی بات تھی۔ اب وہان کے لوگون کو اتنا حسن اعتقاد ہے کہ ہر سال مرزا صاحب کو بہت ہی کوشش سے مدعو کرتے ہین۔

ذیل کے دو واقعے بھی قابل تحریر ہین۔ اول یہ کہ خدنگ نظر کے مشاعرے مین جناب محشر کے روبرو کنول آیا اور جب غزل پڑھتے پڑھتے اس شعر پر پہونچے۔

فلک بھی کانپ اُٹھا یون رہروون نے ہمکو ٹھکرایا
خطا یہ تھی کہ بیٹھے تھے زمین کوے جانان پر

جناب رشید مرحوم بھی شریک مشاعرہ تھے بہت داد دی اور فرمایا کہ "یہ شعر زندگی بھر کے لیے آپ کا مایۂ ناز ہے"

اسی طرح ایک سال اجودھیا کی مشہور مجلس مین جناب نفیس مغفور مرثیہ پڑھتے

گئے تھے۔ بعد ختم مجلس صحبت نفیس مین مرزا صاحب بھی موجود تھے۔ جناب نفیس نے مرزا صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ "کچھ سنائیے" انھین نے جواب دیا کہ "میرے پاس سوا قصیدہ کے اور کچھ نہین" فرمایا "وہی سنائیے" مرزا صاحب نے قصیدہ پڑھنا شروع کیا اور جناب نفیس برابر تعریف کرتے رہے جب یہ مدح کا شعر پڑھا:-

دکھا کر معجزہ شق القمر کا کر دیا روشن　　کہ ہم ہین یون جدا دست خلاق اکبر سے

ایک معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہی کہ نفیس مغفور نے بہت تعریف کی اور بکرات و مرات پڑھوانے کے بعد جناب عارف مرحوم سے مخاطب ہو کے فرمایا کہ "مین اگر اس ساٹھ برس کی مشق کے بعد ایسا شعر مدح مین کہتا تو ناز کرتا"

**وجہ معاش** مرزا صاحب پندرہ برس کے سن سے رؤسا کی ملازمت کرتے رہے۔ اول اول جناب حکیم محمد رضا خان صاحب بہادر متولی نجف کے مصاحب خاص رہے۔ پھر جناب مرزا بہادر محمد عباس علی خان صاحب کی ملازمت کی۔ ۱۹۰۱ء سے عالیجناب شیخ علی عباس صاحب وکیل درجۂ اول و رئیس لکھنؤ کے داروغہ و معتمد خاص ہین۔

باوجودیکہ ابتداے شباب سے روسا کی ملازمت مین بسر ہوئی مگر یہ آن بان بھی لائق نظر ہی کہ کبھی کسی کی مدح مین ایک مصرع تک نہین کہا۔ بلکہ تمام قوت ثنا گستری کو مدح ائمۂ اطہار مین صرف کیا۔

**اصناف سخن** غزلون کا دیوان۔ قصائد مدح معصومین علیہم السلام کا مجموعہ مکمل۔ تاریخی قطعات فارسی و اردو تعداد کثیر مین۔

چھوٹی چھوٹی مثنویان - رباعیات - سلام - قومی و اخلاقی نظمین مخمسات و مسدسات جنکا مجموعہ اس دیوان کے بعد طبع ہو گا -

انجمن معیار کے مشاعرون کے سلسلے مین (خود جسکے ارکان اعلیٰ مین سے تھے) مرزا صاحب کے یہان بڑے بڑے معرکے کے مشاعرے ہوے جنکی روٗدادین طویل مضامین مین خود لکھین - علاوہ اسکے اکثر نثرین بھی مختلف موقعون پر لکھی ہین

**اسمائے تلامذہ** سید محمد سلطان صاحب **مشتعل** نہایت خوشگو اور خوش فکر (۲) سید ضیاء الاسلام صاحب بی اے **عیان** مدرس گورنمنٹ ہائی اسکول گورکھپور (۳) سید صدر الاسلام صاحب **صدر** سب انسپکٹر شاہجہانپور (۴) مرزا محمد ذکی صاحب **ساغر** وکیل ریاست رامپور (۵) سید علی محمد صاحب **عالی** مدرس مدرسۂ منجھن پور ضلع الٰہ آباد (۶) محمد عبد الرزاق صاحب **شیدا** ساکن انبالہ (۷) خواجہ انعام الدین علی صاحب **انعام** (۸) سید لطیف حسین صاحب **مراد** ساکن انبالہ (۹) سید شوکت علی صاحب **فراق** ساکن ہلور - لکھنو اور بیرونجات کے اکثر رؤسا کا کلام بنایا اور بناتے ہین جنکے نام مین مصلحتاً نظر انداز کرتا ہون - جناب مرزا بہادر مرزا محمد عباس علی خان صاحب **جگو** مرحوم نے بطیب خاطر اپنا مجموعۂ غزلیات مرزا صاحب کو عنایت فرمایا اور خواہش اصلاح کی - مگر یہ بھی فرمایا کہ صحت اغلاط اور ترقی لفظ کے علاوہ اپنی طرف سے کچھ نہ بڑھایا جائے - چنانچہ مرزا صاحب نے ایسا ہی کیا - بعض اصلاحین بہت پسند فرمائین - اسکے بعد جب مرزا محمد ہادی صاحب **عزیز** ملازم ہوے تو اُنسے اصلاح لی -

**تصنیفات** مجموعۂ قصائد بنام احسن القصائد (مطبوعہ) مجموعۂ لاثانی بنام آفتاب محشر (مطبوعہ) متفرق قصائد۔ مثلاً ذوالفقار شاہد غیب۔ جلوۂ طور۔ ایک قصیدۂ نعتیہ گل وبلبل کے مناظرے مین۔ دوسرا مناظرۂ صبح وشام ہین۔ قومی نظم شاہد تمنا جس مین تعلیم کے مسئلے کو بہت خوبی سے نظم کیا ہی۔ نظم شور محشر۔ جو ملک مین بہت مشہور ومقبول ہوئی۔ تذکرۂ احباب (زیر تصنیف) جس مین اُن شعرا کے حالات ورنگ کلام وطرز غزلخوانی کا ذکر ہی جنکو مرزا صاحب نے اپنی زندگی مین دیکھا یا ہم مشاعرہ رہے۔ حیات حضرت نفیس مرحوم مکمل (غیر مطبوعہ) یہ مسودہ گذشتہ طوفان بارش مین تلف ہوگیا تھا مگر پھر مرزا صاحب نے کوشش بلیغ کرکے جمع کیا ہی۔ امید ہی کہ جلد طبع ہوگا مثنوی حیات انسانی جو زیر تصنیف ہی بلکہ قریب ختم ہی۔

**جناب محشر اور راقم الحروف** مرزا صاحب شگفتہ مزاج اور اوضاع قدیمانہ کے پابند ہین طبیعت مین نفاست بہت ہی جو علاوہ لکھنؤ کے باشندہ ہونے کے نفاست خیال پر دال ہی۔

مرزا صاحب کے اخلاق کا دائرہ بہت وسیع ہی جسکی وجہ سے بیشتر افراد سے دوستانہ مراسم ہوگئے ہین۔ علماے وقت کی صحبت سے مستفید ہوتے رہتے ہین۔ احکامات شرعیہ کے اسقدر پابند ہین کہ دوسرون کے لیے قابل مثال۔ اُنکے چند ہمعصرون کی نسبت اکثر کا یہ خیال ہی کہ خود داری بیجا کرتے ہین مگر انکے بارے مین یہ ریمارک آجتک سننے مین نہین آیا۔ ہان اگر زمانہ شعرا کے موافق ہوتا تو ایک حدتک ضرور ناز کرتے اور بجا ناز کرتے۔

ادب اُردو کی خدمت مدت مدید سے کررہے ہین جسکے صلے مین خلعت حسن قبول حاصل ہوچکا ہو۔

گو مرزا صاحب کے کلام مین مضامین آفرینی کا عنصر قوی ہو لیکن اکثر ایسا پراثر شعر بھی نکل آتا ہو کہ جواب نہین۔ خصوصاً کچھ عرصہ سے تو غزل اسقدر صاف اور پر اثر ہونے لگی ہو کہ سبحان اللہ۔

جہان مرزا محمد ہادی صاحب عزیز کا یہ قول دلپسند کہ "مین اپنے لیے شعر کہتا ہون" اُسی طرح مرزا صاحب کا یہ بیان کہ "اگر اُردو مین شعر کہا جائے تو اپنی زبان مین کیون نہ کہا جائے" کم وقیع نہین۔

بعض مرزا صاحب کے قصائد اور اُنکی تشبیبات معرکہ آرا ہین حاصل یہ کہ جس صنف سخن مین قلم اُٹھاتے ہین اپنی پوری قوت صرف کرتے ہین۔

میرے ہاتھ مین قلم ہی اور جی بھی چاہتا ہو کہ عبارت کو طول دون۔ مگر ڈرتا ہون کہ میری راے موافق کو مرزا صاحب مروت پر محمول کرکے ناپسند نہ کردین۔

احقر

آغا اشہر لکھنوی

فارسی مدرس گورنمنٹ ہائی اسکول سیتاپور

جز محبت ہر چہ بردم سود در محشر نداشت
دین و دانش عرض کردم کس بچیزی بر نداشت

خلاق سخن کا ہزار ہزار شکر کہ خورشید محشر چھپ کر اسوقت نکتہ چین اور غیر نکتہ چین نگاہون کے سامنے موجود ہی۔ اقرار کرتا ہون اور بدل اقرار کرتا ہون کہ اول سے آخر تک کاتب یا مصلح سنگ کی ذرا بھی فروگذاشت نہین جس شعر مین جو کوئی غلطی ہو وہ سراسر میری کم علمی اور عدم آگاہی فن کی دلیل ہی۔ موزونی طبع کی مدد سے جذبات حسن و عشق اچھی طرح یا بری طرح تھوڑی روشنائی خراب کرنیکو کاغذ پر لکھ دیے پسند و ناپسند کا ناظرین کو اختیار ہی۔ جو شعر پسند آئین اُن کا ممنون۔ اور جو ناپسند ہون کچھ شکایت نہین۔ محشر ہون معصوم نہین نہ ہو سکتا ہون جو اہل سخن منازل کمالات صوری و معنوی طی کر کے درجۂ عصمت پر فائز ہو چکے ہین خدا اُنکو صفحۂ دنیا پر تا دیر باقی رکھے کہ وہ مجھ ایسے غلط کار برائے نام شعرا کی لغزشون پر تنقیدی نگاہ ڈال کے طریق فن کو خس و خاشاک سے پاک و صاف کر دیتے ہین۔ صرف یہی نہین ہوتا بلکہ اپنی رفعت عصمت کے مدارج اور بلند کرتے ہین۔ جبکہ مین اپنے نامکمل دیوان یعنی منظومات نامقبول کو چھاپے خانے کے حوالے کرنے لگا تو نظر ثانی کے وقت کوئی شعر خود اپنی نگاہ مین اچھا نہ معلوم ہوا۔ اسلیے تکلیف انتخاب غیر ضروری سمجھا۔ بجنسہ اُٹھا کر منشی سید نور الحسن صاحب مالک مطبع نور المطابع کو دیدیا۔ کچھ اچھا ہوتا تو برے سے منتخب

کرلیتا جبکہ کل برا تھا تو اُسے کیا چھانٹتا۔ میری اس تحریر مین نہ مبالغہ ہی نہ انکسار۔
حقیقت حال کا اظہار کوئی گناہ نہین۔ اگر ارباب نظر اس مین بھی کوئی معنی پیدا کرین
تو میری خوش قسمتی اور کیا کہون فقط۔ محشر عفی عنہ

## حفظ دولت در پریشان کردن سیم و زر ست
## مد احسان رشتہ شیرازۂ این دفتر ست

۱۳۳۷ہجری ماہ شوال کی تیسری تاریخ چہار شنبہ ٹھیک گیارہ بجے دن
کو مین اپنے فقیر خانہ مین بیٹھا ہوا مختلف خیالات کی کشاکش مین مبتلا تھا کہ دفعۃً
ایک پہچانی ہوئی آواز نے اپنی طرف مخاطب کرلیا بے اختیار منھ سے نکل گیا کہ
"حاضر ہوا" دوستانہ جذبات کی قوت سے اُٹھا اور باہر گیا۔ مجھ کو دیکھتے ہی دونون
دوست عید ملنے پر آمادہ ہو گئے۔ آخر ان احباب باصفا کے نام کیا ہین؟ ؎

زبان پہ بار خدایا یہ کسکا نام آیا کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لیے

ایک جناب نواب سید عسکری مرزا خان عرف نواب بین صاحب بلیغ دوسرے
مولوی فاضل جناب ماسٹر سید ابوالحسن صاحب مہجور ہیڈ مولوی گورنمنٹ
ہائی اسکول بہرائچ۔ ان حضرات سے ملتے ہی کشاکش خیالات کی کلفت خوشی
سے مبدل ہو گئی۔ بیٹھتے ہی جناب مہجور صاحب نے وہ مسرت خیز خبر سنائی
کہ بیساختہ دل پھڑک اُٹھا۔ مثل مشہور ہی ع

"بھلی لگ جائیگی جو دل سے ہو گی"

فرماتے ہین کہ "محشر! تم نے کئی روز ہوے جب مجھ سے ذکر کیا تھا میرا دیوان

چھپ رہا ہی۔ مجھے بہت خوشی ہوئی تھی مین نے جوش مسرت مین اسکا تذکرہ جناب برادر معظم سید احمد حسین صاحب ہیڈ مولوی جوبلی ہائی اسکول سے کیا۔ موصوف الصدر نے بنا بر اس اخلاص کے جو اُنکو ہمارے ساتھ ہی قطعۂ تاریخ نظم کر کے عنایت کیا ہی" مین نے قطعۂ مذکور مہجور صاحب سے لیا اور مکرر پڑھا۔ مصنف قطعۂ تاریخ کی استعداد علمی پر ارباب فضل و کمال جلی قلم سے صاد کر چکے ہین۔ فارسی مین قوت نظم و زبان دانی کا سکہ بھی اکثر فصیح و بلیغ قصائد کے ذریعہ سے دنیاے نظم مین رائج الوقت ہو چکا ہی۔ خاکسار محشر نہ دل سے ممنون ہوا۔ صرف ممنون ہی نہین ہوا بلکہ اس قطعہ سے خورشید محشر کی تجلی کالشمس فی رابعۃ النہار ہو گئی۔ دیوان نامکمل ہین کوئی تاریخ تھی بھی نہین۔ اپنی کم قسمتی اور عدیم الفرصتی کے باعث شعراے لکھنؤ و بیرونجات سے طلب کرنے کا اتفاق ہی نہین ہوا۔ متقدمین و متاخرین شعرا کی پیروی کا ایک جزو اعلی رہا جاتا تھا اسکو بھی اس قطعۂ تاریخ نے مکمل کر دیا۔ اگر قطعۂ تاریخ پر تنقیدی نظر ڈالی جائے تو زبان قلم آزادانہ یہ کہنے پر مجبور ہو گی کہ اشعار کی فارسیت حلاوت صوری و معنوی مین قند پارسی سے بہت زیادہ ہی۔ ہجری و عیسوی دونون تاریخین نہایت صاف یعنی اتنی کہ بادی النظر مین تاریخین نہین معلوم ہوتین مگر ہیچمدان محشر کے مرتبے کو جوش مودت مین اعتدال سے زائد بڑھا دیا جو ہرگز ہرگز اس قابل نہین ہو سکتا بہر طرق

ہر چہ از دوست میرسد نیکوست

کی بنا پر احقر کے لیے سند شاعری اور ناظرین با انصاف کے واسطے کمال مورخ کا جوہر دار آئینہ سمجھنا چاہیے۔

## قطعۂ تاریخ

المنۃ للہ درین آوان و ایام نکو
یک گلدستہ طبع شد بہر گروہ شاعران

دیوان اشعار ست این یا معجزات شاعری
از میرزا کاظم حسین محشرِ شیوا زبان

ہر شعر شہ بیت ست و او سلطان اقلیم سخن
شد سکۂ نامش روان بر نقد شعر اندر جہان

اعلی مضامین زادۂ طبع بلندش روشن ست
ہر بیت آن بیت الغزل ہر شعر آن شعری مکان

خورشید محشر ہست این مجموعہ را نام بلند
کز نور آن حسادرا شد دیدگان خفاش سان

در فکرِ سالِ طبعِ آن بر داشتم چون خامہ را
اشعار اردو مستند ہاتف بگفتہ ناگہان

تاریخِ سالِ عیسوی پیدا شد از طرز نوی
اشعار اردو مستند بے مثل آمد بر زبان

## حضرت بلیغ مدظلہ العالی کا عطیہ

اسی صحبت مین جناب بلیغ نے مجھ سے پوچھا کہ "تم نے اپنے دیوان کا کیا نام رکھا ہی؟" مین نے عرض کیا "خورشید محشر" فرمایا کہ "لفظ خورشید کی کتابت بغیر واو بھی جائز ہی لہذا اس صورت مین "نور خرشید محشر" بھی تاریخ ہو سکتی ہے چونکہ تم نے دیوان کی ترتیب وغیرہ ۱۹۱۸ء سے شروع کر دی تھی لہذا ابتداے کار کی تاریخ یہ رکھو اور انتہاے کار کی تاریخ وہ جو جناب سید احمد حسین صاحب کی فکر اعلی کا نتیجہ ہی - مجھ کو دونون سخنورون کے کمال طبع پر حکیم انوری کا یہ شعر یاد آیا

اے از رخت فگندہ سپر ماہ و آفتاب
طعنہ زدہ جمال تو بر ماہ و آفتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## ردیف الف

نثارِ عاشقی ہو کر جوارِ حُسن تک پہونچا
مین تیرا نام لیکر دیارِ حسن تک پہونچا

حقیقت مختصر یہ ہی کلیم اللہ کے غش کی
دماغ انسان کا حدودِ قارِ حسن تک پہونچا

وہ قوت عشق نے پیری مین دی یعقوب کے دل کو
کیا جو کوئی نالہ یادگارِ حسن تک پہونچا

ترے مجذوب کی دیوانگی ہی عینِ ہشیاری
چلا جب منہہ اُٹھا کر جلوہ زارِ حسن تک پہونچا

قیامت کر دی برپا شعلۂ برقِ تجلی نے
جَلا کر طورِ سینا جان نثارِ حسن تک پہونچا

گُلِ امید سے دامانِ دل مملو نظر آیا
تصور جب مرا اُس نو بہارِ حسن تک پہونچا

وفورِ شوق مین ایک ایک قدم میرا قیامت تھا
خدا معلوم کیونکر جلوہ زارِ حسن تک پہونچا

کراماتِ محبت اِس سے بھی بڑھکر ہین ای محشر
کہ انسان قصد کرتے ہی حصارِ حسن تک پہونچا

دردِ تنہائی سے کسکا دم اُلجھ کے رہ گیا
رات کو دنیا مین سنّاٹا سا پڑ کے رہ گیا

حشر مین اُنکی نگاہِ عفو کا اُف رے اثر
شرم سے اپنی جگہ جو تھا وہ گڑ کے رہ گیا

رنج کی بپتا یون نے ہجر مین مارا ہمین
زخمِ دل کا ایک ایک ٹانکا اُدھڑ کے رہ گیا

مختصر اتنی ہی دل کی سرگذشت
خون ہوکر آنسوؤن مین بہ گیا

دیدنی قابل ہوا اسکا رنگ رخ
وقتِ غم جو آہ بھر کے رہ گیا

سُننے والون کی توجہ دیکھکر
رو مین کیا معلوم کیا کچھ کہہ گیا

اُسکا دل اُسکے جگر کو دیکھیے
جو غمِ فرقت کی ایذا سہہ گیا

کیا فروغِ جلوۂ دلدار ہے
عالم آئینہ سا بنکر رہ گیا

تھا عجب عالم در و دیوار پر
صبحِ محشر گھر سے جب وہ مہ گیا

سکون ہوتا تھا فرقت مین جو تیرا نام آتا تھا
نہ ہنسنا کام آتا تھا نہ رونا کام آتا تھا

ہمین اس چھیڑ نے بیارہ گرونکی وہ بھی مارا
کہ تشخیصِ مرض کے وقت تیرا نام آتا تھا

نہین محرومِ وصلت کوئی دنیا مین بجز میرے
صراحی کو لئے ہمراہ اپنے جام آتا تھا

ٹپ ٹپ اشک یون گرتے تھے تارے جسطرح ٹوٹین
کسی بیمارِ غم کو جب خیالِ شام آتا تھا

شبِ فرقت کی باتین دل ہی مین کہنا مناسب ہے
نہ پوچھو کون سے پہلو ہمین آرام آتا تھا

دلِ عشاق کی قدر انکو کیا جو دل نہ رکھتے ہون
وہ ناکارہ سہی پھر بھی بہت کچھ کام آتا تھا

سی ہمدرد سے رمزِ وفا کہتے تو کیا کہتے
زبان پر بیشتر سب کے تمھارا نام آتا تھا

جفائے دوست کی ایذا پہ خاموشی ہی بہتر تھی
مری فریاد سے میرے ہی سر الزام آتا تھا

تا اس شوق کو چھپا جائے جس سے مردنی منھ پر
لہو جب سوکھ جاتا تھا تو مجھ تک جام آتا تھا

در و دیوار پہ تاثیر کی بن جاتی تھین شکلین
فغان کرتا جدھر سے عشق کا ناکام آتا تھا

کھڑے ہین دم بخود یہ پوچھنے کو حشر مین محشر
وہ گھڑیان کتنی ہین جب عشق مین آرام آتا تھا

کیونکر نہ چشم و دل مین نہان ہو نور تیرا
عرش بریں ہے تیرا اور کوہ طور تیرا

واعظ سے کیون ڈرے وہ کیا اسکو خوف ناصح
ہوتا ہو بیخودی مین جسسے قصور تیرا

وجہ لقائے عالم آنکھون سے تیرا چھپنا
اک حشر کا سمان ہے گویا ظہور تیرا

ذوق وفائے دلبر صدقے ہزار جان سے
تا حشر دم بھریگا یہ نا صبور تیرا

اے حسن کیون لکھایا تونے خط غلامی
یوسف نے کیا کیا تھا آخر قصور تیرا

شہ رگ سے لیکے دل تک بستی بسائی تونے
ٹھہرا ہے ملک جان مین نزدیک و دور تیرا

قدرت کا ہر کرشمہ عرفان کا آئینہ ہے
**محشر** بتا رہا ہے تجھکو شعور تیرا

---

نظر بھر کے سوئے بیمار غم دیکھا نہین جاتا
اٹھانا ایک اک ہچکی مین دم دیکھا نہین جاتا

خدا دشمن سے دشمن کو نہ دکھلائے شب فرقت
مجھی سے اپنا چہرہ صبحدم دیکھا نہین جاتا

محبت مین کچھ ایسے آنکھ پر پڑجاتے ہین پردے
کہ وقت جذب دل دیر و حرم دیکھا نہین جاتا

نگاہین انکی کیا پہونچینگی مرکز پر حقیقت کے
کہ جنسے جلوۂ بیت الصنم دیکھا نہین جاتا

یہ کہکر وہ اٹھے بالین سے قربان اس بہانے کے
کسی کمبخت کو ہمسے مرتے دم دیکھا نہین جاتا

تعجب خیز عالم ہین یہ دو عبرت کی تصویرین
ہمارا ضبط اور تیرا ستم دیکھا نہین جاتا

فقط اک قبر ہے آگے خدا کا نام اے **محشر**
کسی سے حال ارباب عدم دیکھا نہین جاتا

---

ان سے چھٹے ہم یہ غضب ہو گیا
آنکھون مین دن صورت شب ہو گیا

موت سے دشمن کو جو بھولا نہین
ہجر مین جینے کا سبب ہو گیا

انپہ مرے ہم ہوا عالم عدو
کونسا آخر یہ غضب ہو گیا

گریۂ غم قدر تیری کیا کرون
اُنکی مسرت کا سبب ہو گیا
حشر مین یون آئے شہیدِ وفا
دیکھنے والون کو عجب ہو گیا
سمجھا وہ مغرور کہ ایسے ہین ہم
دیکھکر آئینہ غضب ہو گیا

ملگئی محشر ہمین مرنے کی داد
اُنکا یہ کہنا کہ غضب ہو گیا

دیکھکر جلوہ ترا ہوش مین آیا نہ گیا
دل کو یون تھام کے بیٹھا کہ پھر اُٹھا نہ گیا
پوچھنے والون سے پوچھا نہ گیا حالِ فراق
دیکھنے والون سے نقشہ مرا دیکھا نہ گیا
کیا مبارک وہ گھڑی تھی کہ دل آیا تھا جب
دل سے پھر ہوش مین اپنے کبھی آیا نہ گیا
بڑا دعویٰ تھا کہ روتے کو ہنسا دیتے ہو
ہمسے روتے ہوئے کو آکے ہنسایا نہ گیا
جاؤ بس رو چکے بیمار کو اب کیا ہوگا
تم وہی ہو کہ کبھی دیکھنے آیا نہ گیا
ضعف بیمار محبت کا ہو کس منھ سے بیان
حد یہ ہے لیکے ترا نام پکارا نہ گیا
تجھکو اے جستجوئے دوست دعا کیا دے کوئی
عمر بھر چین سے دم بھر کبھی بیٹھا نہ گیا

لو مبارک ہو کہ دنیا ہی سے اُٹھا محشر
یہ تو کہنے کو نہ ہو نہ اُٹھایا نہ گیا

پڑھنا نماز سے مرضِ جانگداز کا
اک تازہ زخم ہے یہ دل چارہ ساز کا
اپنی نظر کی آپکو کچھ بھی خبر نہین
بس اک ہمین کو حکم ہے اخفائے راز کا
ڈرتا ہون مین کہین یہ یہ لہرا کے گر نہ جائے
متوالا دل ہے جنبشِ زلفِ دراز کا
اے شمع بزمِ عیش ہین یہ ہے شگون بد
لے بیٹھی قصہ شام سے سوز و گداز کا
چھپکی نہ آنکھ گھاؤ محبت کا دیکھکر
اللہ رے ہوا و مرے چارہ ساز کا

خاموش بیٹھنا کبھی رو دینا خود بخود
عنوان ہی فسانۂ وحشت طراز کا

مانا پئے ستم ہی سہی پہلوئے دل مگر
پھر لیجئیگا کہ وقت ہی اب کس کے ناز کا

آخر مریض ہجر کا وہ وقت آ گیا
اب کام ہی نہین ہی کسی چارہ ساز کا

محشر وہ دوست پایا جو ہی مرکز جمال
کیا کہنا آپکی نگہ امتیاز کا

زینت مین ہر اک اپنی ادا دیکھتے رہنا
آنکھون سے مری شان خدا دیکھتے رہنا

اے دیدۂ پرنم تمھین قاتل کی قسم ہے
خنجر کی روانی کو ذرا دیکھتے رہنا

دل دیدیا بے عذر مگر عرض ہی اتنی
فرصت ہو تو انداز وفا دیکھتے رہنا

تاکید دل و شوق یہ مجھسے ہی شب وصل
شکوہ نہ بڑھے حد سے سوا دیکھتے رہنا

احباب سے ہی نزع مین اتنی مری خواہش
وہ آتے ہین پہلے کہ قضا دیکھتے رہنا

محفل مین جو دیکھا مجھے دربانون سے بولے
ہمنے نہ کہا تھا کہ ذرا دیکھتے رہنا

گھبرا کے شب وصل تو یون شوق پکارا
دشوار ہی دلبر کی ادا دیکھتے رہنا

دل لیکے تم اُس بزم مین جاتے تو ہو محشر
لیکن طرف زلف رسا دیکھتے رہنا

گلے پر جب کسیکے خنجر بیداد رکھیئے گا
اگر ہو آپسے ممکن ہمین بھی یاد رکھیئے گا

کیا ہی کوئی وعدہ لیکن اتنا تو بتا دیجے
زبان پر یاد رکھیئے گا کہ دل مین یاد رکھیئے گا

وصال دلربا کا واہمہ وجہ جنون ٹھہرا
کہان تک حضرت دل خانمان برباد رکھیئے گا

کہین تک آپکے ہم بھی سکتے ہین کہین یہ جا بھی سکتے ہین
اسیران محبت کو حضور آزاد رکھیئے گا

فراق دوست مین خاموشی اچھی حضرت محشر
جہانتک آپسے ہو عزت فریاد رکھیئے گا

دیارِ عشق مین کوئی بمشکل کام آئے گا
مری جان کام آئے گی مرادل کام آئے گا

تلاشِ دوست مین دیوانگی ہی مین دانائی
یہی سودا مرے منزل بمنزل کام آئے گا

ستم کی محبت یون ہو کر دم نہ بھول ہی جائے
لہو میرا سرِ دامانِ قاتل کام آئے گا

قریبِ صبح اسرارِ فنا ہو جائینگے ظاہر
گدازِ باطنی اے شمعِ محفل کام آئے گا

تعجب کیا جو نہین آسان ہون فرقت کی ایذائین
مین دل کے کام آؤنگا مرے دل کام آئے گا

غلط سمجھے وفائے عشق ناصح خیر اے محشر
مگر اک روز یہ دعوائے باطل کام آئے گا

ترا اے چرخ دورِ انقلاب افزا نہین رکتا
کسی کا کام عشقِ دوست کا نالا نہین رکتا

ٹھہرنے کو ہمین اے رہروانِ کوچۂ جانان
کسی کا اک ہماری ذات سے رستا نہین رکتا

یہ کیون نظرون مین ہر تم نے چاہنے والے کو دیکھا تھا
کوئی محفل ہو یا خلوت کہین رونا نہین رکتا

مرے فصاد کو نشتر زنی کی مشق کامل تھی
مگر اب روکے سے خونِ رگِ سودا نہین رکتا

رلایا ہمکو جینے دے رہی تسکین بھی آکر
وگرنہ زندگی بھر اشکِ غم افزا نہین رکتا

مقابل عشق کی قدرت کیا ہو قوتِ انسان
خدائی بھر کے روکے تیرا دیوانا نہین رکتا

نہین رکتا چلا جب کوئی جستی کوئے جانان مین
گذر جائے وہ کچھ بھی روکنے والا نہین رکتا

جواب حشر ہی وسعت تجلی گاہِ جانان کی
خدائی جمع ہو جانے پہ بھی رستا نہین رکتا

یہ کہنا چارہ گر کا شرح ہی زخمِ محبت کی
بہت تدبیر کی لیکن لہو دل کا نہین رکتا

جہان بیٹھا نیا افسانہ حسن و عشق کا چھیڑا
ہزارون مین تمہارا چاہنے والا نہین رکتا

یہ کہتا ہی کوئی دربان سے وقتِ زینتِ محفل
ارے تجھسے ذرا سی جان پروانا نہین رکتا

شبِ فرقت مین طولِ غم کی آخر انتہا محشر
سحر ہونیکو آئی اور ترا نالا نہین رکتا

نہ جاؤن دوست کی محفل مین ہرگز دل نہ مانیگا
قیامت بھی اگر برپا ہو یہ بسمل نہ مانیگا

تہِ خنجر گلا رکھنے ہی مین سب کام بنتے تھے
سمجھتا تھا کہ میری ایک بھی قاتل نہ مانیگا

بھلا ہو عشق کا اک حسن ہی جسمین کہ خود رائی
کوئی اچھی بھی سمجھانیکو بیٹھے دل نہ مانیگا

جنونِ عشق مین خاطر شکن ہی پند ناصح کی
اگر مین مان بھی جاؤن تو میرا دل نہ مانیگا

نقابِ رخ الٹ دینے کی فرمائش سے کیا حاصل
وہ مانیگا مگر ہرگز سرِ محفل نہ مانیگا

مرا دل مرحلے مین عشق کے کار آزمودہ ہی
اگر وقت آ پڑے مشکل سی بھی مشکل نہ مانیگا

فراقِ دوست مین ای دردِ تنہائی یہ بتلا دے
پکارینگے تڑپ کر ہم کسے جب دل نہ مانیگا

ترے دیوانے کے تیور دمِ رفتار آفت ہین
فرشتے کی بھی گویا تا حدِ منزل نہ مانیگا

دلیلِ کامیابی اسکے شوقِ مرگ کو کہیے
جو وقتِ ذبح رعبِ خنجرِ قاتل نہ مانیگا

کہا ہی تمنے دم بھر بیٹھ جانے کو مگر محشر
کروگے کیا اگر وہ رونقِ محفل نہ مانیگا

کھا کے دل کی چوٹ جانِ زار کھوتا ہی رہا
کام آنکھون نے دیا جبتک مین روتا ہی رہا

تیرے فریادی کی عالم مین خبر ہی کسنے لی
شام سے تا صبح جو سویا وہ سوتا ہی رہا

انکا انجام اور تھا میرا نتیجہ اور کچھ
گو کہ اک عالم ہنسا لیکن مین روتا ہی رہا

شکوۂ گردون زبان تک آئے کس امید پر
میری راہِ شوق مین کانٹے یہ بوتا ہی رہا

ہو گیا آخر گھڑی ساعت کوئی بیمارِ عشق
چارہ سازون مین مرض تشخیص ہوتا ہی رہا

ہجر مین ہمدردی احباب دیکھا یہ رنگ
آئے بیٹھے اٹھ گئے مین تھا کہ روتا ہی رہا

خوش ہین وہ محشر دماغ و دل کا اب کیا پوچھنا
جو لکھا تھا میری قسمت مین وہ ہوتا ہی رہا

جبتک ہمارے پاس دلِ بیقرار تھا | وجہ بقائے زندگیٔ مستعار تھا
یہ مختصر بیانِ غمِ ہجرِ یار تھا | دل کو قرار تھا نہ ہمین کو قرار تھا
شامِ فراق کیا مین کہون ہیئت نجوم | مجموعۂ غبارۂ دلِ بیقرار تھا
تیرا ہی نام نزع مین وردِ زبان رہا | پھر بھی نگاہِ ناز مین بے اعتبار تھا
قدرت پہ اُسکی صدقے زمانے کی ہستیان | مرنے پہ جسکو ہجر کی شب اختیار تھا
خلوت کا لطف اُسکے کلیجے سے پوچھیے | جسکو نفس کا سلسلہ بھی ناگوار تھا
پوچھو نہ قدر گریۂ احباب بعدِ مرگ | جو اشک تھا ہمارا چراغِ مزار تھا

---

اختیارِ بشری ہے جو فنا ہو جانا | سہل ہی فرض محبت کا ادا ہو جانا
قدرتِ عشق کا اک اہم ہے شوقِ وصال | جسکو دیکھا شبِ غم اور سوا ہو جانا
اہلِ باطن کے لئے عشرتِ روحانی ہی | وعدے کا وقتِ معین پہ ادا ہو جانا
مٹ سکین چرخ سے آیاتِ محبت توبہ | با اثر آہون کا مشکل ہی ہوا ہو جانا
شامِ وعدہ یہ ہی تاویلِ خیالات کی شکل | کبھی ہنسنا کبھی جینے سے خفا ہو جانا
اہلِ الفت مین یہی رمز ہی سرمایۂ روح | نالون کا دردبھرے دل کی دعا ہو جانا
حسن اور عشق کے اسرارِ نہان پر صدقے | زندہ رہنا مرا اور اُن سے جدا ہو جانا
شوخیٔ شوق ہی خلوت مین ادب کی حد پر | پھر بھی ڈرتا ہون کہین تم نہ خفا ہو جانا
طور پر شوق نے پہونچا دیا موسی کو بخیر | اب یہ قسمت ہی خلاف آپ ہوا ہو جانا
نزع مین آیا پسینہ ہوئی مشکل آسان | وقت پر دیکھا ہی پانی کا ہوا ہو جانا
واہ رے عشق پرستی کی کرامت محشر | بندے کا مظہرِ اسرارِ خدا ہو جانا

دوست پہ حال اپنا عیان کر دیا — دل مین جو تھا صاف بیان کر دیا

مر گیا دل دفن مین کیا اہتمام — تھوڑی سی مٹی مین نہان کر دیا

دیکھ سکے کون جمالِ حبیب — جسنے کہ روشن یہ جہان کر دیا

جستجوے دوست مین ہم مر گئے — شوق نے بے نام و نشان کر دیا

مر کے بھی اِس درد کی پائی نہ حد — جسنے مجھے محوِ فغان کر دیا

اپنے اُس ارمان پہ مین خود نثار — جسنے تمھین آفتِ جان کر دیا

اسپہ خفا مجھسے خدائی ہوئی — رازِ محبت کو عیان کر دیا

دلپہ ہے **محشرؔ** یہ کرم عشق کا
واقفِ اسرار پہ نہان کر دیا

تشنۂ کامِ مدعا تیرِ ستمگر رہ گیا — دل مین جتنا خون تھا سب دب کر رہ گیا

اُسکے سوزِ دل کی تمکو بھی خبر ہے یا نہین — کچھ دھوان سا جسکے غمخانے سے اٹھکر رہ گیا

کیا بنا سکتا ہے اُس مدفن کا زورِ انقلاب — کھا کے تیرے پائے نازک کی جو ٹھوکر رہ گیا

ہجر کے غم مین پکارین کیا کسی ہمدرد کو — اسکا رونا ہے تو ہمکو زندگی بھر رہ گیا

جلوۂ تابی طور کی بھی کسقدر تھی دیرپا — آجتک جسکا اثر ہر ایک دلبر رہ گیا

دید کے قابل شبِ فرقت کی تھین بیتابیان — غمکدے مین تم نہ تھے کیا دل تڑپ کر رہ گیا

زورِ طوفانِ جنون اب کسکے روکے رک سکے — ڈوب کر خونِ رگِ سودا مین نشتر رہ گیا

کس اثر نے تیرے فریادی کو ٹھنڈا کر دیا — شب کو یہ کیا تھا کہ اک ہنگامہ اُٹھکر رہ گیا

اس ادا سے حالِ دل کہتے ہوے خاموش ہم — سننے والے سمجھے اک دفتر کا دفتر رہ گیا

جان دیکر خوب دنیائے وفا آباد کی — شکر ہے ہر اک زبان پر نامِ **محشرؔ** رہ گیا

دل مرا دل تھا مگر درد کی تصویر بھی تھا
سیکڑون زخمون پہ ذوقِ خلشِ تیر بھی تھا

وقتِ غم تمنے بہت دیکھا ہی روتے مجھکو
سچ بتا نا کہ کبھی شکوۂ تقدیر بھی تھا

دیدہ و دل کیئے موسیٰ کے معطل کس نے
جلوے کے ساتھ اثر لذتِ تقریر بھی تھا

تیور اُسکے ہین قیامت مین عیاذا باللہ
جو لیئے فردِ عمل اور تری تصویر بھی تھا

سنتے سنتے ترے ماتھے پہ شکن کیون آئی
کیا مرے حال مین کچھ شکوۂ تقدیر بھی تھا

کیون نہ دی برہمیٔ زلف پہ دونون کو سزا
دل بھی مجرم تھا ترا نالۂ شبگیر بھی تھا

کیا عجب یون شعرا کو کبھی محشر یاد آئے
پیرویِ عارف و تقلید کنِ میر بھی تھا

اے محشر ہی کبھی کہکے پکارا ہوتا
مارنا تھا تو اسی تیر سے مارا ہوتا

قابلِ رحم ہون اے جلوہ گہِ شوخیِ دوست
حسرت اسکی ہی کہ جی بھر کے نظارا ہوتا

عشق اور حسن کی دنیا پہ حکومت کرتے
کبھی دم بھر کے لیے تو جو ہمارا ہوتا

اُف رے در داورِ دلِ مردہ کا اللہ رے ضبط
دشمن و دوست کسیکو تو پکارا ہوتا

خیر گذری نہ کیا حشر کے دن شکوۂ حسن
ورنہ جو تھا وہ طرفدار تمھارا ہوتا

اک ستم یہ بھی ہی حد بندیٔ اندازِ ستم
جو ترے ہاتھ سے ہوتا وہ گوارا ہوتا

کوئی جاتا نہ خوشی سے طرفِ ملکِ عدم
اُنکے ملنے کا جو محشر نہ سہارا ہوتا

دیکھتے ہین سب کے سب کارِ نمایان تیر کا
کوئی پرسان ہی نہین زخمِ دلِ نخچیر کا

الحذر صحرائے دلکی آندھیو نیر آندھیان
اک قیامت ہی سنک جانا ہوائی تیر کا

دل سہی پیکان کھینچنے والے یہ ہمت تا کجا
اب غنیمت جان جو دم ہی ترے نخچیر کا

دوست نے وعدہ وفائی جب کی شام وصال — تذکرہ ہے دوست دشمن مین کی تقدیر کا
کون یہ خمیازہ کش ہے خوابگاہ نازنین — ہان مرے دل ورد اک نالہ اسی تاثیر کا
وحشیان عشق کی حالت کو سمجھے کیا کوئی — اک طلسم قدرتی ہے واقعہ تقدیر کا
سنتے سنتے حال غم آنکھ بھر آتے ہین اشک — اے زبان رنگ اب لانا چاہیئے تقریر کا
ہجر مین کس دل سے ہو ضبط غم بے اختیار — روکنا اشکو نکا بھی لانا ہے جوئے شیر کا

وحشیان عشق اٹھا لیتی ہون جب پر زمین
محشر انکو بار کیا معلوم ہو زنجیر کا

آہ سوزان سے نہ پوچھے کوئی کیا کیا جلگیا — ایک دل کے جلنے سے عالم ہی سارا جلگیا
پہلے تھے بدنام آہ گریہ سے اب کیا ہوا — محفل جانان مین جسنے ہمکو دیکھا جلگیا
کسقدر بھڑکی ہوائے بال پروانہ سے آگ — خانۂ فانوس کا سرمایہ جو تھا جلگیا
جائیے ہم پونچھ لینگے اپنے خود ہی اشک گرم — آپ سے یہ کیون سنین دامن ہمارا جلگیا
تا کجا تعلیم ضبط آخر نگاہ تند سے — جلگیا بس بس دل ہنگامہ آرا جلگیا
ہم بھی آتے ہین سر طور ای جمال حسن دوست — دیکھنا ہے کس طرح نخل تمنا جلگیا

آہ محشر دل جلانے والون سے پوچھین ذرا
کچھ یقین خوف خدا ہے گھر خدا کا جلگیا

نالۂ دل سے کچھ صفت گل نہ ہو سکا — کیا ذکر غم خورشتی کا تحمل نہ ہو سکا
خواب عدو سے حشر مین اٹھنا پڑا ہمین — چاہا مگر جواب تغافل نہ ہو سکا
دیکھا ہے سرد و گرم زمانہ کو مدتون — لیکن چراغ داغ وفا گل نہ ہو سکا
کیا کام تجھسے نکلے گا اے دست باغبان — شانہ طراز گیسوئے سنبل نہ ہو سکا

دعوائے جنونِ عشق کا کس بل پہ دلکو تھا
طے جادۂ درازی کا کل نہ ہو سکا

پہونچے رموزِ عشق تک اُسکا خیال کیا
جس سے کہ دو گھڑی بھی توکل نہ ہو سکا

تفسیر توبہ محشر اُسے کیا پڑھائین ہم
جو مست لذت قدح مل نہ ہو سکا

وہ تیر کھینچتے تھے مرا چہرہ زرد تھا
ایک ایک قطرہ دلکا لہو نذر درد تھا

بتیا بیان تھین اور نہ رخ اپنا زرد تھا
جسوقت تک تحمل ایذائے درد تھا

چین جبین سے کھینچین حدین منے ضبط کی
تصویر حال بنگیا جب دل مین درد تھا

سرمایہ روح کا ہی جبین پر عرق نہین
مارا ہوا ہون ضبط کا بدنام درد تھا

سوزِ جمال حسن سے انسان تو درکنار
دیکھا تو سنگ طور کا انجام گرد تھا

وہ آتشِ جمال نہ گرمئ جذب حسن
یوسف کے بعد مصر کا بازار سرد تھا

کس منھہ سے کہئے مدت بیماریٔ فراق
ایک آہ جانگداز مین دل تھا نہ درد تھا

اللہ ری بیکسی کسی بیمار عشق کی
ہمدرد کیا ہی غیر کو بھی جسکا درد تھا

لے لے کے نام تیرا مین بیٹھا ہنسا کیا
تیور پہ میل آئے نہ جب دلمین درد تھا

محشر وہ سوز نالہ نہ ہنگامۂ فغان
مرنے سے میرے عشق کا بازار سرد تھا

ہجر مین گریۂ غم وجہ تسلی نہ ہوا
آپ جسکی نہوے اسکا کوئی بھی نہوا

یاد رکھنا اسے ای سلسلہ بندانِ الم
عالم آشوب نہ کی آہ تو کچھ بھی نہوا

دیکھنا عشق مین نا عاقبت اندیشئ دل
یعنی جس بات کو ہمنے کہا راضی نہوا

منزلِ عشق کی سرحد کا پتا کیا پاتا
دل مجنون جرس ناقۂ لیلیٰ نہوا

بت پرستی ہو کہ ہو کعبہ پرستی کا جنون
رونا اس بات کا ہی ہمسے تو کچھ بھی نہوا

دیکھنے والونکو دکھلاتا مین جذبات سوال
محشر اس لکھنؤ مین طور تجلی نہوا

نہ پوچھو باری باری ہمدمو احوال غم میرا
کہ تمسے بات کرنے مین رکا جاتا ہی دم میرا

یہ طاقت پاؤن مین آئی کہ مجنون تا عدم پہنچا
دیا تھا ساتھ راہِ عشق مین دو اک قدم میرا

لگا آہستہ ہاتھ ای چارہ گر حالت ہی نازک ہی
بدلوانے مین کروٹ کے اکھڑ جائے نہ دم میرا

مری ہستی ہی وابستہ ملالِ روز فرقت سے
کہانتک ساتھ دیگا ای چراغ صبحدم میرا

یقین زندگی کسکو شب فرقت کی ایذا مین
ذرا پھر پوچھ لینا حال اگر صبحدم میرا

---

مرضِ عشق مین منت کشِ درمان ہونا
اپنے ہاتھون سے ہے خود موت کا خواہان ہونا

دہشت اسکی ہی کہان جاکے رہیگی دنیا
نالہ ممکن ہی کہ ہو حاصلِ امکان ہونا

دل مین ای تیر نظر تجھکو مبارک ہو قیام
یہ نہ کرنا کہ حریفِ غمِ پنہان ہونا

سننے کی تاب کسی کہنے کی حالت کس مین
اک فسانہ ہی مرے گھر کا بیابان ہونا

دل مین اتنی تو جگہ چھوڑیے ای شدتِ درد
مری قسمت مین ہو جتنا غمِ پنہان ہونا

اک بہانہ سا ہوا چند نفس جینے کو
پاس میرے نہ کسی کا شب ہجران ہونا

وائی عشق کی پیچیدگیان کیا کہیے
یہین دیکھا گیا آزاد کو زندان ہونا

پھر کسی شے پہ نظر اسکی نہ جمنے پائی
جسنے دیکھا مری حالت کا پریشان ہونا

ڈوب جائے مرا دل آنکھون سے تارے چھپ جائین
تو نہ [illegible] تا ہم ای شب ہجران ہونا

استقدر عمر خدا دے تمسے دیوانے کو
دیکھیے آنکھون سے کتنا در زندان ہونا

عالم شوق کا ہر ذرہ ہی اک صفحۂ غم — اُف نا شبِ ہجر طبیعت کا پریشان ہونا

تل دل ٹوٹتے ہین گر کے زمین پر آنسو — باطنی چوٹ کا اللہ رے نمایان ہونا

عشق کا حسن مکافات یہی ہی محتشم
ماہ کنعان کے لئے قیدی زندان ہونا

فدا ہو جاؤن کوئی بات ہی جی سی گذر جانا — اگر تیرے ستم کے کام آئے میرا مر جانا

نہ پوچھو مشق ضبطِ درد دل مین ہم پہ کیا گذری — وہ ایک اک سانس مین ایک ایک رگ چہرہ اُتر جانا

بتا دے آنا او ہاتھون مین مہندی باندھنے والے — ہمارے زخمِ دل کا کس طرح ممکن ہی بھر جانا

کتاب عشق اُٹھا کر فال جب دیکھی تو یہ نکلا — کہ ناممکن ہی دل کا مضطرب ہو کر ٹھہر جانا

تیری اس ناز کی طبع پر سینے سی لپٹا ہون — رگِ دل ٹوٹنے کی سنتی ہی آواز ڈر جانا

مبارک تیرا آنا ای قیامت یہ تو بتلا دے — کہ یہ کسنے کہہ دیا تھا اک جہان ویران کر جانا

کھنچے آتے ہین طایر آشیانو مین کہ شام آئی — خدا یا دشتِ اُلفت سی مرا کب ہو گا گھر جانا

نہ رکھنا یاد دل لیکر ترا حسنِ تغافل ہے — کہ تو آموزۂ اُلفت جسکو کہتی ہین مکر جانا

نہ دیکھی فال ای موسیٰ بیاضِ لن ترانی مین — کہ تا حاسوالِ شوق ممکن ہے نظر جانا

وفور عشق مین یہ راز آخر کھل گیا محتشم
حیات جاودانی ہی غمِ فرقت مین مر جانا

سمجھے تھے غمِ فرقت دلبر نہ اُٹھے گا — یہ سہل ہی نازِ دل مضطر نہ اُٹھے گا

آنسو غمِ فرقت مین مسلسل نہ بہین گے — جبتک کہ دھوان دل سی برابر نہ اُٹھے گا

آنسو کی طرح دوست کی نظرون سی گرا ہے — اب ہم سے اُٹھائے دل مضطر نہ اُٹھے گا

بیدار شبِ ہجر کے تیور سے ہی ظاہر — جھپکی اگر آنکھ اسکی تو سو کر نہ اُٹھے گا

خون اپنے ہی ہاتھون سی کیا شوق ستم کا
پہلے سے یہ کیون کہدیا خنجر نہ اُٹھے گا

احسان اجل کیا مجھے راحت سے سلایا
آغوشِ لحد سے مرا اب سر نہ اُٹھے گا

ہر سانس ہوائے عدم آباد ہے گویا
بیمار وفا اُنکی سے گر کر نہ اُٹھے گا

غصے مین یہ ایک اک سے کوئی پوچھ رہا ہو
کیا میری قسم بزم سے محشر نہ اُٹھے گا

جسم سے جان ہو فرقت مین جدا یا نہ جدا
مجھسے ہو جائے الٰہی دل دیوانہ جدا

لیگیا دل کوئی بیدرد تو یہ ہمنے کہا
غم ہی کیا اسکا اگر ہو کوئی ہنگامہ جدا

سب ستمگار تماشے کو چلے آتے ہین
دل سے ہو نکیو جو ہی ناوکِ جانانہ جدا

رونے دیتے نہین جی کھول کی ہمسائے مجھے
دل مین آتا ہو بناؤن کوئی غمخانہ جدا

کر دیا دلکی اطاعت نے مجھے دیوانہ
روز دکھلائے کہانتک کوئی ویرانہ جدا

بزم عشرت کا سمان صبح یہ دیکھا مُضطر
شمع کی خاک الگ ہو پر پروانہ جدا

دیکھا جو مجھکو بزم مین کیسا خفا ہوا
بیٹھا تھا پہلے ہی سے وہ ظالم بھرا ہوا

ایک اک گھڑی فراق کی سوہانِ روح تھی
پھر رات آئی موت کا پھر سامنا ہوا

پوچھو سبب نہ گریۂ بے اختیار کا
مجبور تھے کہ دل تھا ہمارا بھرا ہوا

کس کس سے حالِ طور کہین حضرتِ کلیم
جو کوئی ہو وہ پوچھ رہا ہو یہ کیا ہوا

روتے تھے پہلے شوق ہی فرقت مین اشکِ خون
رونا اب سکا ہو کہ لہو دل کا کیا ہوا

کہتی ہو اک جہان کے نالون کو بے اثر
دیکھا ہو تمنے کوئی کبھی دل دکھا ہوا

یوسف کو حسن مصر مین لایا تو کھل گیا
مٹتا نہین نصیب مین جو ہو لکھا ہوا

زندہ ہین ہم نگاہ مین ہر چارہ ساز کی
جسوقت تک کہ درد جگر ہی رکا ہوا
ضبط فغان سے دہر مین سناٹا چھا گیا
کی آہ جب تو شور قیامت بپا ہوا

محشر بدل لو پہلے مقدر کے لکھے کو
پھر ہیب دیگا تمکو کفن بھی لکھا ہوا

وجود اب دگیا مثل چراغ صبحدم میرا
ہوا کے آنیسے غم خانے مین گھٹتا ہی دم میرا
جو اٹھے چارہ گر بالین سے تو منھ پھیر کر اٹھے
نگاہ یاس سے ڈر ہی نکلجائے نہ دم میرا
دکھا دیجیے وہ صورت زندگی ہی مین تو اچھا ہے
کرینگے کسطرح دفنا کے مجھکو آپ غم میرا
الٰہی خیر ہو راہ وفا مین مضطرب دل کی
کہ بیٹھے بیٹھے کیون گھبرا رہا ہی آج دم میرا

خلاف اخلاق ہی ہوگا یہ طول بحث آپسمین
نہ کعبہ شیخ کا محشر نہ ہی بیت الصنم میرا

شراب عیش مین مدہوش یا محو الم رہنا
مگر اے دل وفا کی راہ مین ثابت قدم رہنا
یہ آواز مجازی سلسلہ بند حقیقت ہے
ہمارا حلقہ جنبان در بیت الصنم رہنا
حقیقت کیا کھلے گی تجربہ آرام و مسرت کی
اگر ہی بار خاطر مبتلائے درد و غم رہنا
یہ ہیبت ناک منظر وجہ طول زندگانی ہے
نگہ کے سامنے ہر وقت تصویر عدم رہنا
بتادون اتحاد باطنی کا فلسفہ کیا ہے
دلی جذبات کا شادی و ماتم مین بہم رہنا
کوئی پوچھے کہ آخر آئے کیون یہ بزم دنیا مین
بہت دشوار ہی اعزاز شیخ محترم رہنا
تلاش مدعا مین صبر بھی ہمراہ لازم ہے
کبھی دو گام چلنا اور کبھی دم بھر کو تھم رہنا
بڑھیگی معرفت اضداد کے منظر سے او غافل
اگر جویائے حق ہی ساکن دیر و حرم رہنا
ہوئی جسوقت فکر رزق شب کو نیند آنے مین
مقدر بول اٹھا بیدار غافل صبحدم رہنا

تواضع کی ادا دلکش ہی دیکھی گر کسی مین ہو
اسی ہی حسن ہی محبوب کی زلفون مین خم رہنا

جہان صد رہزن ہو شوق جسکو کامیابی کا
وہ پہلے اہل دل ہی سیکھ جائے محو غم رہنا

یہ منظر بھی جہان مین قابل عبرت ہی اے گردون
مرا خاموش رہنا تیرا مصروف ستم رہنا

ہم ایسی زندگی کو زندگی کیونکر کہین محشر
سحر سے شام تک منت کش اہل کرم رہنا

شکایت سنکے اپنے ظلم کی تم مسکرا دینا
پھر اُسکے بعد جو کچھ دل مین آجائے سزا دینا

یہ تاثیر بیان لائے کہان سے اہل دل یارب
جہان جا بیٹھنا محفل کی محفل کو رلا دینا

قیامت ہین یہ انداز سخن مین شوخیان ظالم
کہ جس سے بات کرنا اسکو دیوانہ بنا دینا

میان بزم ساقی کون سنتا ہی فقیرون کی
بس اپنا کام یہ ہی روز آنا اور دعا دینا

مذاق اہل دل خلوت مین اک رمز حقیقی ہی
کبھی کچھ اشک بھر لانا کبھی کچھ مسکرا دینا

جفائے دوست پر ضبط فغان کب تک [illegible]
خداوندا دہان زخم دل بھی بے صدا دینا

تمنائے وصال یار اک نفس ہمسے یہ کہتی ہے
جہان تک جلد ہو سرمایۂ ہستی مٹا دینا

کلیجہ خون ہو جائے کچھ ایسی چھیڑ کرتے ہین
انھین مدنظر ہوتا ہی جب مجھکو رلا دینا

وصال دوست کا رمز حقیقی کھل گیا آخر
وہ آنا نزع مین ہچکی وہ میرا مسکرا دینا

الٰہی خیر ہو پھر لیچلا شوق اسکی محفل مین
کہ حسن وضع ہی جسکا ہم ایسون کو اُٹھا دینا

عطا کی ہی یہ قدرت حسن نے اہل محبت کو
ذرا سی بات کا پر درد افسانہ بنا دینا

ہوا جو کچھ کہ فرقت مین اب اسکا چھیڑنا کیسا
نہ سن سکتا ہی کوئی اور نہ ممکن ہی سنا دینا

نہ جانے خط مین رہ جاتا ہی کیا ای فرط ناکامی
کہ پہرون بیٹھکر لکھنا گھڑی بھر مین مٹا دینا

وہ خود ہی روتے ہین اس درد ناکامی مین اے محشر
جنھین کچھ بھی نہ تھا دشوار روتے کو ہنسا دینا

بیان واقعۂ کوہ طور کیا کرتا ‏ — نہ سنتے آپ تو مین ای حضور کیا کرتا

سرِ نیاز جسکا بندگی کو ہاتھ اُٹھا — اب وہ ہمیں تمھارا غرور کیا کرتا

بغیر جرم کے ٹھہرا قصیروا را اگر — تمھین بتاؤ کہ پھر مین قصور کیا کرتا

سنا ہی آپ وہوا عاشقون کو راس نہین — مین جاتا بھی تو سر کوہ طور کیا کرتا

غم و نشاط کے اسرار سے ہوا واقف — خیالِ دوست کو مین دل سے دور کیا کرتا

نہ آرزو کوئی دل مین نہ سینے مین دل ہی — خطا کسیکی کسیکا قصور کیا کرتا

شبِ فراق ہین جلد آگئی اجل ورنہ — خدا کو علم دلِ ناصبور کیا کرتا

وصالِ دوست ہو جان اگر گئی تو گئی — جو کام غم نے کیا وہ سرور کیا کرتا

چھپے ہو آنکھ سے ہی حشر انتظار بپا — خدا ہی جانے تمھارا ظہور کیا کرتا

ستم کے شوق مین جو بدحواس ہو خود بھی — وہ کچھ خیالِ دلِ ناصبور کیا کرتا

سلامتی سے مرا خود ہی نام ہی محشر
مین زیست مین غمِ روزِ نشور کیا کرتا

مین آپ سوزِ عشق مین اپنا حسود تھا — ہر ایک نالہ وجہ فنائے وجود تھا

غافل حقیقتِ نفسِ عاشقان نہ پوچھ — گرمیِ عشق سے دلِ سوزان کا دود تھا

ایذائے نزع اُسکے کلیجے سے پوچھیے — بیمار دار جسکا تجھ ایسا حسود تھا

تیور ہی چشمِ یار کے عالم سے تھے جدا — جسدن نظر کے تیر کا دل مین ورود تھا

اللہ ری حسن و عشق کی خلقت یہ شور شین — جانے وہی جو حاضرِ بزمِ شہود تھا

محشر نشانِ قبر جو باقی رہا تو کیا
اہلِ فنا کا شوق خلافِ نمود تھا

نیمکش پیکان سے بیچین اسقدر دل ہو گیا
زندگی کا ذکر کیا مرنا بھی مشکل ہو گیا

ایسی بیتابی سے آئے حشر مین گریان ترے
ایک عالم دیکھکر اُن کو بسمل ہو گیا

ظلم ناحق کا ہمیشہ سے نتیجہ ہے خراب
خود نشانہ جذبِ دل کا تیرِ قاتل بن گیا

جانفزا ہی وحشیانِ عشق کی زندہ دلی
چار دانگین دشتِ غربت شمعِ محفل ہو گیا

طعنِ ناکامی کلیم اللہ سے پوچھا چاہیے
طور سے محشر اُترنا سخت مشکل ہو گیا

شوق خواہانِ ستمہائے فراوان نکلا
دل نے صد شکر کہا جبکہ نہ پیکان نکلا

خلوتِ شوق مین جذباتِ دلی کے صدقے
جو تصور کیا مین نے وہی سامان نکلا

پوچھ لین چلکے ذرا طور سے آتے ہین کلیم
کون سا رہ گیا اور کون سا ارمان نکلا

چشمِ بد بین سے خدا اُسکو بچالے اے شمع
جس کلیجے سے ترا نالہ سوزان نکلا

وحشت آبادِ محبت کی نہ پوچھو وسعت
ایک اک گام پہ ایک ایک بیابان نکلا

کھینچے بیٹھا ہی دل سے کوئی پیکانِ ستم
اور کب نکلیگا جب آج نہ ارمان نکلا

ہٹ گئے حشر مین یہ کہکے مرے پاس سے سب
تا قیامت ہوئی ذکرِ غمِ ہجران نکلا

حسنِ ظن دیکھیے سمجھے تھے جسے دل محشر
سربسر آئینۂ حالِ پریشان نکلا

یہ کہتا بزم مین کوئی بتِ مشکل پسند آیا
وہی ٹھہرے یہان جسکا کہ ہمکو دل پسند آیا

میانِ حشر ہنسکر ٹال دینا شکوۂ غم کو
یہ اندازِ ستم بھی ہمکو اے قاتل پسند آیا

نہ سمجھا کوئی بھی قدرِ شکستِ نامرادی کو
نگاہ وہ مضطرب جسکو کہ زخمِ دل پسند آیا

دمِ تقسیمِ ازل مین اُف ری وہ ہنگامہ آرائی
کسیکو تم پسند آئے کسیکو دل پسند آیا

یہان کا طور یان پیش نظر جلوہ ہی جلوہ ہے
کلیم اللہ کو طول جادۂ منزل پسند آیا

قیامت خیز ہی آب و ہوائے خانہ بربادی
خدا معلوم کیون تمکو دیارِ دل پسند آیا

نہ بیم محتسب محشر نہ ڈر کا شیخ و اعظ کا
ہمین دنیا مین دورِ ساغرِ محفل پسند آیا

اک عالم مراد مرے دل مین رہ گیا
بیٹھا جہان تصور مشکل مین رہ گیا

افسانہ سننے والو سدھارو سحر ہوئی
اب پھر کہونگا جو کہ مرے دل مین رہ گیا

رو رو کے اُسکی یاس یہ آنسو بہائیے
جو شخص امیدوار ہی ساحل مین رہ گیا

جی بھر کے اُسکی داد ملےگی بروز حشر
وہ مدعا کہ جو دلِ سائل مین رہ گیا

اس بزم دل سے اُٹھائے گئے ہین ہم
منھ دیکھکر ہر اک ترا محفل مین رہ گیا

شوق اتنی جلد طور پہ لایا کلیم کو
چھٹ کر نصیب پہلی ہی منزل مین رہ گیا

محشر کٹی نہ قید جنون عمر کٹ گئی
بعد فنا بھی پاؤن سلاسل مین رہ گیا

ناامیدی مین شب وعدہ سحر ہو جانا
یونہین لکھا ہی مری عمر بسر ہو جانا

عالم عشق مین لازم ہی کوئی کام کرو
دل بہمل پہ فدا دیدۂ تر ہو جانا

غم ہوا در عشق کا غم وہ بھی بحد تکمیل
ورنہ ممکن نہین سو ٹکڑے جگر ہو جانا

آنکھین اُسکی ہین دل اسکا ہے حیات اسکی ہی
جسنے دیکھا ہی شب غم کا سحر ہو جانا

حشر کیا شئے ہی قیامت کا کرشمہ کیسا
میرے مدفن پہ کبھی تیرا گذر ہو جانا

مجمعِ حشر مین کیون جاؤ نقاب اُلٹے ہوئے
خوبصورت کو ہی آسان نظر ہو جانا

منزلِ عشق مین اسمد... اے محشر
بیٹھنا تھک کے جہان پھر وہین گھر ہو جانا

شبِ فرقت مین لیکر خون تازہ جستجوئے گریبان کا
مرقع کھینچے بیٹھا ہون دل کی زخمِ نہان کا

خدا محفوظ رکھے شورِ بدنامی الفت سے
قیامت تک رہیگا تذکرہ یوسف کے دامان کا

گری وہ برقِ حسن سے خرمنِ اُمید جل اُٹھا
جواب اچھا ملا موسیٰ کو سوزِ شوقِ نہان کا

خوشا اعجازِ جذباتِ محبت نام آتے ہی
کلیم اللہ سے کوہِ طور کا یوسف سے زندان کا

گرا ہون سنگِ ناکامی کی ٹھوکر کھا کے رستے مین
پتا قاصد کو بتلانے چلا تھا کوئے جانان کا

فنا کے معتقد اپنی جگہ یہ کہہ کے جیتے ہین
کہان تک طول کھینچے گا زمانہ روزِ ہجران کا

قدم رکتے نہین دشت مین طاقت گھٹتی جاتی ہے
پئے لیتا ہے دل کا خون ہر کانٹا بیابان کا

بڑھائے ہمنے ناخن ای خراشِ لذتِ ایذا
یہ دل مین ہے کہ بخیہ منہ کھول دیجئے زخمِ پنہان کا

ہوائے عشق مین داغِ بقا مشکل ہے ای محشر
بخیر انجام ہو کیونکر چراغ زیرِ دامان کا

دکھاتا ہے نئی صورت ترا مغرور ہو جانا
حضورِ آئینہ زینت سے بھی معذور ہو جانا

تہِ خنجر گلا رکھنا کسیکو کب گوارا ہے
مگر تیری خوشی کے واسطے مجبور ہو جانا

رہین تیور ترحم کے دل مین لیکن نہان اپنا
جفا کرنا وفا کے نام سے مشہور ہو جانا

رموزِ عشق ظاہر کر رہی ہے ضبطِ خاموشی
مرے مسلک سے کوسون دور ہے منصور ہو جانا

کہان نظارۂ برقِ تجلی اور کہان موسیٰ
فقط تقدیر مین تھا سیرِ کوہِ طور ہو جانا

محبت بھی حقیقت مین کوئی کارِ نمایان ہے
اِدھر لڑنا نگاہون کا اُدھر مشہور ہو جانا

بس اب عرضِ تمنا چھوڑ بیٹھے ہین وہ ای محشر
اب آگے خوبی تقدیر ہے منظور ہو جانا

نہ نیند آنا شبِ فرقت ہمین مشکل ٹھہرا
رہا رستہ موت کا دیکھا جو کبھی دل ٹھہرا

ین ممکن ہی نہین ہجر مین محنت کرنیہ | آہین جی کہ دل کی بھر لین تو ذرا دل ٹھہرا

بط غم سو اُسے نفرت ہی یہان علین خوشی | کس طرح دل مری ہمت کے مقابل ٹھہرا

ری جادو نظری کے مین نثار اے ظالم | جب ذرا ہنس کے ادھر دیکھ لیا دل ٹھہرا

فکر دنیا کا برا ہو کہ ہمین اے محشر
پانچ شعروں کا بھی کہنا بڑی مشکل ٹھہرا

ٹا کر سینے مین جب پیکان دلبر رہ گیا | دل تو دل ہی مین سراپا درد ہو کر رہ گیا

ل بیٹھا ہون زمانے بھر کی جھگڑے توڑ کر | شکر کرتا ہون زبان پہ نام دلبر رہ گیا

ور محشر سے حال عشق گو سب کچھ کہا | لیکن اپنی کہنی پہ بھی دفتر کا دفتر رہ گیا

ر پر ہوئی کو اتنی جلد لائے پائے شوق | حسرت دیدار کے پیچھے مقدر رہ گیا

ہجر مین جو آفتین ہوئی تھین ہم پہ ہو چکین
محشر اک ہنگامہ ہنگام محشر رہ گیا

کسی سے عشق تو اے دل نہ کرنا | خود اپنا خون اے بسمل نہ کرنا

طریق عشق مین کہتی ہے ہمت | خیال دوری منزل نہ کرنا

سنبھل اے شوق بزم یار ہے یہ | ہمین رسوا سر محفل نہ کرنا

رگ جان تک اتر آیا ہے خنجر | خیال نازکی قاتل نہ کرنا

حنا بندی مبارک تمکو لیکن | کھلین جب ہاتھ خون دل نہ کرنا

دل صبر آزما رکھتے ہو محشر
نہ کرنا شکوۂ قاتل نہ کرنا

نہ دل زلف حسینان مین گرفتار نہ تھا | بہت اچھے تھے ہمین کوئی بھی آزار نہ تھا

شوق دیدار سے کہتی ہین یہ ہی جلوۂ حسن
اک نظر جسنے تجھے دیکھا وہ ہشیار نہ تھا

غش کے پردے مین کیا طور پہ نظارۂ دوست
کوئی موسی کیطرح بیخود و ہشیار نہ تھا

آسمان اور زمین کیون ہوئے دشمن میرے
مین بجز دوست کسیکا بھی گنہگار نہ تھا

بیشتر عشق کی خلقت کے جہامین محشر
کوئی مجرم نہ تھا اور کوئی دل آزار نہ تھا

آمد قاصد سے شادی مرگ کا عالم ہوا
واے قسمت وصل کا فرد پیام غم ہوا

ہجر نے اظہار غم مین حشر برپا کردیا
ایک نالے سے زمانہ درہم و برہم ہوا

یون خوشی لازم ہی الفت مین جفاے دوست کی
آگئی رونق مرے منہ پر وہ جب برہم ہوا

انتظار دوست مین تھی حالت امید و بیم
درد دل مین گو ہوا شب بھر مگر کم کم ہوا

دونون جانب داغ حسن و عشق کی مل جائیگی
انکا مونس آئینہ اور دل مرا ہمدم ہوا

چشم و دل دونون تھے یان محو طلسم بیخودی
یہ نہین معلوم کیا انجام شام غم ہوا

چارہ سازی نے مٹادی لذت ایذاے درد
اور اک نشتر پئے زخم جگر مرہم ہوا

زندگی نازک دلی سے کس مصیبت مین کٹی
دوست کا کیا تذکرہ دشمن کا ہمکو غم ہوا

شکوۂ تقدیر بھی شاید پیام وصل تھا
جسکو سنتے ہی مزاج اُس شوخ کا برہم ہوا

ہم بھی ای محشر فدائی ہین اُسی محبوب کے
جو تعالی اللہ فروغ عالم و آدم ہوا

دل عشق مین جبتک کہ گرفتار نہوگا
نشہ سے خودی کے کبھی ہشیار نہوگا

مرنا مرض عشق مین اور تیری خوشی سے
دشوار اگر ہو بھی تو دشوار نہوگا

ای یوسف دل خوبی قسمت بھی ہی اک شئے
بے اِسکے ترا کوئی خریدار نہوگا

ممکن نہ ہوا ضبط تو کہنا پڑا آخر
انصاف یہ ہی تمنا دل آزار نہوگا

اے یاد وطن پھر مجھے احباب ملینگے
جینا مرا گردون کو اگر بار نہوگا

جاتا ہون سوے کرب و بلا ہند سے محشر
کیا اب بھی نصیبا مرا بیدار نہوگا

دل کے مرجانے سے لطف غم نہان نرہا
زندگی کا تھا مزا جس سے وہ سامان نرہا

کھینچتا ہی کوئی ناوک مرد اے جذبۂ دل
یہ نہ کہنے کو ہو دم بھر ترا مہمان نرہا

جادۂ حسن رہا یا کہ رہا اُسکا خیال
دل وہ گھر ہی کسی صورت سے جو ویران نرہا

کسکو یہ تاب کہ لیجائے متاعِ غمِ عشق
اس خزانے کا کبھی کوئی نگہبان نرہا

کیا بُری شے ہی حقیقت مین تعلق دلکا
جب صدا سن لی تری ہوش مرِیجان نرہا

جستجوئے نگہ شوق سے اللہ بچائے
سات پردون مین بھی چھپنے سے وہ پنہان نرہا

تم جو کچھ آؤ تو جھوٹی یہ خبر ہوجائے
سنتے ہین ہم کہ کوئی قابلِ درمان نرہا

کیون خفا ہو جو ہوا مطلب دل شاملِ حال
شکوۂ غم مین خیال اسکا مرِیجان نرہا

عادت سیر جہان ایسی تھی محشر مجھکو
کنج مدفن بھی مری آنکھون مین ویران نرہا

لو مبارک دردِ دل کام اپنا آخر کر گیا
جسکا جینا بار خاطر تھا تمھین وہ مرگیا

سر سے پا تک خون سے دل بھر جگہ باقی نہین
اتنے اے ظالم جفاؤن سے ترا جی بھر گیا

حسن آداب محبت کا اثر اتنا تو ہو
اُسطرف تیوری پہ بل آیا یہان جی ڈر گیا

دیکھ کے قابل ہی اپنے دلکا رنگ آرزو
جو لگا یا تیر ظالم نے لہو مین بھر گیا

مین جو چپ چپ ہون تو ہنسکر پوچھتے ہین ماجرا
دل گیا او وہ کی ہے میرا دل مضطر گیا

مدعا یہ تھا کہ مٹ جائیں ہوا سے نقشِ پا
دامن افشاں کوئی میری گھر سے اپنے گھر گیا

اب خوشیِ وصل و رنجِ ہجر یکساں ہی ہمیں
چین سے گذری گی محتشم زندگی دل مر گیا

مرنا تو غمِ ہجر مین مشکل نہین ہوتا
غم اسکا ہی کچھ مر کے بھی حاصل نہین ہوتا

تڑپانے کی قاتل نے نکالی ہی نئی چال
خود کہتا ہی بسمل سے کہ بسمل نہین ہوتا

کیا درد بھرے ہین مری نالے شبِ فرقت
نیند آنا تو کیسا کوئی غافل نہین ہوتا

یہ پاؤن ہین پر آبلہ اور دشتِ محبت
جبتک گذر اپنا سرِ منزل نہین ہوتا

ہم نذرِ جفا کرتے ہین سب دل کی مرادین
وہ ترک اگر رحم پہ مائل نہین ہوتا

طولِ شبِ فرقت مین ہون گو لاکھ تصور
دمساز مگر کوئی بجز دل نہین ہوتا

کیا حال کہون اپنی پریشان نظری کا
جب بزم مین وہ رونقِ محفل نہین ہوتا

محتشم دلِ روشن سے ہی ضد تیرہ درون کو
زنگار کا آئینہ مقابل نہین ہوتا

نشے مین عشق کے دل دیوانہ چھٹ گیا
چشم و چراغ خلوتِ جانانہ چھٹ گیا

دیکھون مین کس امید پہ شرح کتابِ وصل
کاتب سے جبکہ میرا ہی افسانہ چھٹ گیا

عبرت فزا ہی بزمِ تمنا کی بھی سحر
ہم تمسے اور شمع سے پروانہ چھٹ گیا

خاطر شکن نہو کبھی ساقی ادائے مست
کیا فائدہ جو ہاتھ سے پیمانہ چھٹ گیا

اے رہروانِ کوی وفا جاؤن اب کدھر
دربان کے ظلم سے درِ جانانہ چھٹ گیا

اے محتسب خدا کے لیئے اپنی راہ لے
گویا ترے جھگڑے سے میخانہ چھٹ گیا

دیوانگی کی دھن مین سیرِ رہ بھی ہے
محتشم گناہ کیا ہے جو ویرانہ چھٹ گیا

اگر عتاب دمِ مستی شباب آیا
مزاج پوچھینگے اُنکو جو پھر حجاب آیا

نہ آیا کچھ مرے دل کو میان مکتب عشق
ستم یہ ہی اگر آیا تو اضطراب آیا

ہوئی ہی آمد قاصد مخل تنہائی
ہر ایک پوچھنے آتا ہی کیا جواب آیا

شب فراق مین ہم اور غشی کا عالم تھا
نہ جاگتے ہی رہے صبح تک نہ خواب آیا

رموزِ عشق سمجھ لینے کی تمیز آئی
ہزار آفتین لیکر مرا شباب آیا

نگاہ دوست تھی برقِ جمال اے محشر
رموز حسن کھلے جب کبھی عتاب آیا

یہ کہتے کہتے وقتِ ذبح دم نکلا ہی بسمل کا
الٰہی رہتی دنیا تک بھلا ہو مرے قاتل کا

کئے جا زینت اور زلفونکی آرایش کی شیدائی
ٹھکانا ہو رہیگا ہے مشتاقون کے بھی دل کا

ادائے شوخیٔ گفتار کی آخر کوئی حد بھی
ذرا یہ بھی نظر رکھو کہ کیا عالم ہی محفل کا

بہت نازان نہ ہوائے ظلم جانان اپنی شہرت پر
جہانِ عشق مین ماتم رہیگا حسرتِ دل کا

غضب کی مشہد پروانہ پر عبرت برستی ہی
اوڑا جاتا ہی دودِ شمع بنکر رنگ محفل کا

اسیرانِ وفا مر جائین فرطِ ننگ ہمت سے
تصور بھی قریب آئے اگر آزادیٔ دل کا

چلا جاتا ہون راہِ شوق مین تند آندھی کے
نہ جانے سلسلہ کب ختم ہو دورِ منزل کا

نگاہین چاہئین دل چاہئی اسیر تحمل بھی
بہت مشکل ہی محشر دیکھنا رنگ انکی محفل کا

بہت مشکل ہی سینے سے نکلنا تیرِ قاتل کا
خدا حافظ ہمارے چارہ گر کی حسرتِ دل کا

تڑپنے سے ہوا اک زخم خون بیگنہ قاتل
کہ دم کے ساتھ بعد ذبح ٹوٹا دل بھی بسمل کا

خوشی اُنکی نکالین تیر لیکن یاد ہی رکھین
رہیگا عمر بھر ہمکو مرض بیتابیٔ دل کا

ذرا بلبل ٹھہر جا پھر تو صفا کی سی فرصت ہو
غنیمت جان اذ ناوک فگن جو دم لتی بسمل کا

نہ تم مین رحم کی عادت نہ قسمت ہی موافق ہو
کرین اظہار کس امید پر بیتابیٔ دل کا

سلام آخری اے روح تجھکو بس خدا حافظ
ارادہ شوق مین ہمنے کیا ہو کوے قاتل کا

خدا جانے کہ فرط شوق مین کیا کچھ نہ کہہ گذرے
کوئی ہو اپ چھینے والا جو میری حسرت دل کا

سمجھتے ہین ہمین کچھ خوب لطف زندگی محشر
محبت مین ملا ہو جبسے کوئی قدردان دل کا

گلشن جلوون مین اے دل بے اختیار کیا
لائی ہو میرے واسطے فصل بہار کیا

کیسا خلاف مرضی گردون ہو نام وصل
وہ آئے بھی تو رات کا پھر اعتبار کیا

بند آنکھین ہو گئین پے خواب عدم مری
کھینچے گی اور طول شب انتظار کیا

مانا کہ چارہ گر نے مجھے زندہ کر دیا
لیکن کیا علاج دل بیقرار کیا

فطرت کے کس اصول پہ دل اسکو لگا گیا
جو یہ نہ جانتا ہو کہ ہو وصل یار کیا

محشر مزاج دوست سے ڈرنا ہی چاہیے
جب آگیا تو جائیگا دل کا غبار کیا

دم گریہ ضبط پر بھی اگر اختیار ہوتا
سبب نشاط ہستی غم ہجر یار ہوتا

شب غم سکوت مین بھی تھی ہزار رمز ادل
ترا اسمین کیا بگڑتا جو نہ بیقرار ہوتا

دم گفتگو نگاہین تھین زبان کی مخالف
ہمین ہوتا بھی تو کیونکر ترا اعتبار ہوتا

وہ نہ ہین تو کشتہ شوق ستم فلک ہی رہتی
ترے کشتہ محبت کا جہان فرار ہوتا

غم ہجر نے تھے شکوے کوئی دلگی نہین تھی
ہم اگر ذرا بھی کھلتے تمھین ناگوار ہوتا

دم ہجر فغان مین مضمر ہو فنائے زندگانی
غم ہجر حد سے بڑھتا تو وصال یار ہوتا

مرے دل نی روز مرکے کیا بدگمان اُسکو | اب اگر یہ مر بھی جاتا تو نہ اعتبار رہتا
سر طور جلوہ تابی ہوئی اپنی حد سے ورنہ | یہ جہان جسقدر تھا فقط اک شرار رہتا

سر عرصۂ قیامت کرین کس سے بات محشر
کوئی درد مند ہوتا کوئی دل فگار رہتا

دکھاکے جلوۂ رخسار بے حواس کیا | اداشناس کا کیا خوب تم نے پاس کیا
حسین ہوکے تلون حضور نے پایا | مری نظر کو خدا نے اداشناس کیا
امید و بیم مین کیا ضد رہی شب وعدہ | کبھی بحال کیا اور کبھی اداس کیا
فسردہ ہوکے گاون نے تو شمع نے بجھکر | کچھ اور بھی تہ مدفن مجھے اداس کیا
تمام عمر نہ یاد آیا پھر فراق کا غم | خوشی نے وصل کی کچھ ایسا بدحواس کیا

رموزِ عشق کی سمجھے نہ دقتین محشر
کچھ اور ہو گئے گم جسقدر قیاس کیا

جسے نہ آتا ہو سیکھے وہ ہم سے مر جانا | یہ کوئی بات نہین جان سے گزر جانا
امید وصل سے تھی زندگی تو اب وہ کہان | بڑا ستم ہی جوانی مین دل کا مر جانا
خدا دکھائے یہ تیور تمھارے حشر کے دن | ستم جو ہمپہ کیے صاف انھین مکر جانا
ہم اسکو عیش حیاتِ ابد سمجھتے ہین | غمِ فراق مین پل بھر کو جی ٹھہر جانا
جفا کے وقت خدا جانے اسکی حالتِ دل | کہ جسکی خو ہو تمھارے کرم سے ڈر جانا

وہ اہل دل بھی بڑے خوش نصیب ہین محشر
فراق دوست مین آسان ہو جنکو مر جانا

آسمان تک ہوگیا شہرہ جب اچھا کر دیا | چارہ گر کو مرے درد دل نے عیسا کر دیا

نام دلبر سنتے ہی کیون رنگ رخ اُڑنے لگا
تونے اے بیتابی دل مفت رسوا کردیا

تجربہ ہین اس دلکی بیتابی کو اے ہمدم نہ پوچھ
ایک ہی نالے سے جسنے حشر برپا کردیا

سامنے آئینہ رکھکر دیکھئے خود بھی حضور
وہ ادا جسنے ہمین محو تماشا کردیا

وہ شرارہ عشق کا تھا یا کہ جلوہ حسن کا
جسنے تجھسے شوخ کو میری تمنا کردیا

لپٹے ہین اُس شوخ کے قدمون سے اعجاز مسیح
نزع مین آکر مریض غم کو زندا کردیا

کفر اور اسلام کو اب دور ہی سے بندگی
عاشقی نے ہمکو محشر دل کا بندا کردیا

---

انتظار اپنے دل کو ہر کس کا
آئینہ بنگیا ہے مجلس کا

میکدے مین ہر اک کو دیکھ لیا
نام لون اپنے منہ سے کس کس کا

سیر باغ جہان مین آنکھین مری
بنگئی ہین جواب نرگس کا

یار سے جسکو لطف کی اُمید
یارب ایسا نصیب ہر کس کا

درد دل مین ذرا اُٹھے دیکھون
کیا بنا تا ہے مجھسے بیحس کا

دل گیا ہی تو موت بھی آلے
کون اب قدردان ہی مفلس کا

محشر اپنے جو اس مین آوے
دوست وہ مستِ نانہ ہے کس کا

---

رخصت ای صبر اس ستمگر کو عتاب آہی گیا
مژدہ باد ای نالہ وقت اضطراب آہی گیا

لیکے دلکو پھر ہوی خواہان وہ جانِ زار کے
چارہ ناچار اپنی آنکھون کو حجاب آہی گیا

پند ناصح کارگر جب تھی کہ ہم آزاد تھے
ہاتو اک بت پر دلِ خانہ خراب آہی گیا

مرگیا بیمار غم کروٹ جو بدلی ضعف سے
عالمِ ہستی مین آخر انقلاب آہی گیا

ت نالہ صور سے ہوگی قیامت ہی بپا
اہل دل سن لو مری دل کا جواب آہی گیا

اتے جاتے رُخ سے گیسو تک نظر ہوش اڑ گئے
شام بھی ہونے نہ پائی تھی کہ خواب آہی گیا

قدر نظارۂ نازک مزاجی سہل ہے
جب ذرا سی چھیڑ کی اُنکو عتاب آہی گیا

شم بددور اس ادا پر دیکھنے والے نثار
بنکے یون لیٹے ہین گویا اُنکو خواب آہی گیا

جاتے تھے توبہ کو محشرؔ کرکے ترک انتظار
ناگہان وہ مست صہبائے شباب آہی گیا

امیدی مین شب وعدہ سحر ہوجانا
یون ہی لکھا ہی مری عمر بسر ہوجانا

ذ مرے دلکی لگی رُک نہین سکتے آنسو
ابتو آسان ہوا باتون مین اثر ہوجانا

ر و چشم قبول لے اجل آئندہ تیری
چاہیئے تھا ہمین پہلے سے خبر ہوجانا

ر کیا شے ہی قیامت کا کرشمہ کیا ہے
میرے مدفن پہ کبھی تیرا گذر ہوجانا

د ناصح پہ ہنسی آتی ہے توبہ توبہ
عشق کی ذات سے اور دلکا ضرر ہوجانا

لم عشق مین لازم ہی کوئی کام کرو
دل بسمل پہ فدا دیدۂ تر ہوجانا

---

ی جو دردبھرے دل کی ناصحا سنتا
تری ضعیف صدا مین مرا خدا سنتا

لئے خندۂ ساغر سے جسکو نیند آئے
وہ مست ناز کسی غمزدے کی کیا سنتا

ت عشق اسی مشق مین تمام ہوئی
سناتے ہم وہ اگر قصۂ وفا سنتا

و عشق غضب ہی جو رہ گئے دلمین
کبھی ہماری بھی وہ بانی جفا سنتا

ن غم پہ رہی کچھ رُکی سی ہنسی
مری کہانی کو آخر وہ اور کیا سنتا

ہوا غم فرقت مین چپ رہے محشرؔ
نہ ابتدا کوئی سنتا نہ انتہا سنتا

روح کو راضی کیا میں نے تو راضی دل نہ تھا ۔ ورنہ اُٹھنا محفلِ ہستی سے کچھ مشکل نہ تھا
چار آنکھیں ہوتے ہی قابو میں گویا دل نہ تھا ۔ کہہ گذرنا ورنہ حالِ ہجر کچھ مشکل نہ تھا
سننے والے میرا قصہ سنکے یوں دیتے ہیں داد ۔ یا تو یہ زندہ نہ تھا یا پاس اسکے دل نہ تھا
ہو گئی ہے عام راہِ عشق کیسی اس دور میں ۔ منہہ اُٹھا کر جو چلا نا واقفِ منزل نہ تھا
یہ رموزِ جذبِ باطن مجنوں سے پوچھا چاہیئے ۔ باطنِ محمل کا شاہد پردۂ محمل نہ تھا
قتل گہ کی سیر سے قاتل چلا ہے یوں اُداس ۔ جیسے مرضی کے موافق کوئی بھی بسمل نہ تھا
طور پر موسیٰ کو بلوایا پئے دیدارِ حسن ۔ کون کہتا ہے کہ انسان جوہرِ قابل نہ تھا
بیٹھے جتنی دیر بالیں پہ ہنسی آتی رہی ۔ دل لگی تھی آپکے نزدیک دردِ دل نہ تھا
دردِ باطن سے دہانِ زخم جو کچھ کہہ اُٹھے ۔ شکوۂ تقدیر تھا وہ شکوۂ قاتل نہ تھا
ایک ہی نالے کی قوت سے خدائی ہل گئی ۔ اضطرابِ ہجر میں روح اثر تھا دل نہ تھا

زندگی بھر کی ریاضت تھا دلِ محشر ضرور
پھر بھی او ظالم نگاہِ ناز کے قابل نہ تھا

میانِ بزم جو میرا وہ رشکِ حور آیا ۔ تو چشمِ آئینہ میں دیکھتے ہی نور آیا
جواب دے مجھے ای نقشِ پا دہن بنکر ۔ کہ راہِ عشق میں گھر سے میں کتنی دور آیا
اکیلا چھوڑ کے قسمت نے راہ لی اپنی ۔ کوئی جو شوق میں بالائے کوہِ طور آیا
شبِ وصال چڑھیں تیوریاں الٰہی خیر ۔ بجز انکو یاد کبھی کا کوئی قصور آیا

جو پہونچے بزمِ حسیناں میں حضرتِ محشر
اُٹھا نیوالے پکارے وہ ناصبور آیا

ہجر میں مرنے کا ارماں جو سرِ شام کیا ۔ صبح تک میں نے بڑی چین سے آرام کیا

محشر نہین غیرون کو مزا سوزِ جگر کا
پروانہ بھی اور شمع فروزان بھی ہمین ہین

دل بسمل مین فرطِ سوزِ غمسے جتنے چھالے ہین ۔ نہی بیجا ہے مرے حسرت بھرے رونیوالے ہین
ملیگی داد اہلِ عرش سے اس جانفشانی کی ۔ یہ دلکی [illegible] ہین [illegible] کہ نالے ہین
اٹھایا محفلِ جانان سے مجھکو اس تصور نے ۔ یہان کوئی نہین [illegible] بیٹھنے والے ہین
اجازت دو تو [illegible] کردون دلکو دستِ نازک پر ۔ بڑی مشکل سے ہین تمنے سینے سے پیکان نکالے ہین
اذیت [illegible] طرح کی ذبح مین ہرگز نہین زیبا ۔ نہ یون سینہ دبا قاتل جگر کے زخم آلے ہین
[illegible] دردِ الفت نے بنایا سب کو مثل اپنے ۔ اُٹھے جاتے ہین دل تیار [illegible] ہین
[illegible] ہانِ زخم کیا کیا تر زبان ہین مدح قاتل مین ۔ کچھ اس [illegible] سے میرے سینے سے پیکان نکلے ہین
[illegible] مرے رونے کو سوزِ غم مین دیکھو چشمِ عبرت سے ۔ یہ آنسو انکی تصویرین [illegible] دلمین چھالے ہین

خوشا بیداریِ قسمت کہ اس ظالم کو رحم آیا
ترے نالے بھی محشر کیا ہی دردانگیز نالے ہین

[illegible] کیا اسی شکل سے الفت کا صلا دیتے ہین ۔ اتنا ہنستے ہین کہ آخر وہ رلا دیتے ہین
تیرے ملنے کے تصور جو ہین دلمین شبِ ہجر ۔ درد بن بن کے مری نیند اُڑا دیتے ہین
[illegible] ہجر مین نالون سے بہتر ہی کہ آہین کرین ہم ۔ عیب ہی یہ جو جلنے مین صدا دیتے ہین
[illegible] وادی چارہ گری کہدیا بچنے کا نہین ۔ آپ بیمار کو کیا خوب دوا دیتے ہین
[illegible] دردمندون کی کہانی نہ سنی خوب کیا ۔ باتون باتون مین یہ مطلب کی سنا دیتے ہین
[illegible] چپکے بیٹھے تو ہو محفل مین مگر یاد رہے ۔ بات پر ہم اگر آئین تو ہنسا دیتے ہین
[illegible] چارہ سازو نہین یہ باتین ہین ہی نزع کے وقت ۔ ایسی حالت ہو تو بیمار کو کیا دیتے ہین

شکوۂ یار نہ قسمت کا گلہ اے محشر
حضرتِ دل کو شبِ ہجر دعا دیتے ہین

دل بستگی کو محفلِ جانان بھی کم نہین
ہم جان دے کے شائق سیرِ ارم نہین

کس ناز کی سے خانۂ دل مین وہ آئے ہین
ظاہر کسی جگھہ پہ نشانِ قدم نہین

ادنا سایہ اثر ہے مرے انتشار کا
ذرے زمین پہ چرخ پہ تارے بہم نہین

بیکار مجھپہ کھینچ کے خنجر برس پڑے
کس نے کہا تھا تم کو مذاقِ ستم نہین

سب جان لین کہ یہ بھی بڑے رازدان ہین
بے مدعا خموشیٔ اہلِ عدم نہین

کچھ پاسِ ضبط کچھ تری رسوائیو نکا ڈر
دلمین ہزار غم ہین مگر چشم نم نہین

ظاہر ہے اشتیاق مرا رادۂ وصل مین
تصویرِ اضطراب ہے نقشِ قدم نہین

لازم ہی پائے شوق کو پاسِ ادب ضرور
محشر یہ کوئے یار ہے دیر و حرم نہین

کیونکر نہ لطف مجھکو ملے ظلمِ یار مین
ہر درد کی جگھہ ہے دلِ بیقرار مین

اُف کرکے ہاتھ رکھ لیا دلپر لگی وہ چوٹ
ٹوٹا جو لڑکے جام کوئی بزمِ یار مین

ایک آہ اگر کرون تو بہین اشک مدتون
سو کاروان نہان ہین ذرا سے غبار مین

اظہارِ شوق پر مجھے باتین سُناتے ہین
یان دل وہان زبان نہین اختیار مین

محشر جب اپنی حد سے بڑھا عشقِ دلربا
ممکن نہین حواس رہین اختیار مین

سنتا ہی کون کس سے کہین بزمِ یار مین
بیٹھے ہی بیٹھے دل نہ رہا اختیار مین

کیا کیا تڑپ تڑپ کے پکارے ہین تم کو ہم
کیا کیا اُٹھا ہے درد دلِ بیقرار مین

آنکھین اجل کے بند کئے بھی نہونگی بند ‏ ‏ ‏ جاگا ہون اسطرح سے شب انتظار مین

راس آئے اے خدا دل پہ شوق کی اُمنگ ‏ ‏ ‏ جی چاہتا ہے بیٹھے رہین کوے یار مین

رگ رگ سے آکے لیگیا چنکر خیال دوست ‏ ‏ ‏ جس جس جگھہ تھا درد دلِ بیقرار مین

موسیٰ کے واقعے کی جب آتی ہی ہمکو یاد ‏ ‏ ‏ اُٹھتی ہی اک چمک سی دل بیقرار مین

غش کھاکے اسکا طور پہ گرنا عجب نہین ‏ ‏ ‏ ٹھوکر جسے کبھی نہ لگے کوے یار مین

محشر نگاہ سوئے فلک مصلحت سہی
پھر بھی نظر جھکی ہی رہی کوئے یار مین

بہت جلد آئی دلکو موت قید زلفِ جانانمین ‏ ‏ ‏ خدا جانے بسر کی کسطرح یوسف نے زندانمین

ذرا چھیڑ اے غمِ ہجران دکھا دون عالم آشوبی ‏ ‏ ‏ چھپاؤن نوح کے طوفان کو لبتک چشم گریانمین

خدارا دم بھر اے بیتابی دل بیٹھنے دینا ‏ ‏ ‏ لئے جاتا ہی فرطِ شوق مجھکو بزم جانانمین

نہین کچھ دور بزمِ یار اگر یہ مرحلہ طے ہو ‏ ‏ ‏ ہمین پہلی جگھہ کرنا ہے چلکر قلب دربانمین

ہنسینگے زخم کہنہ ناوکِ قاتل کی آمد پر ‏ ‏ ‏ درِ دل خود ہی کھلجائیگا فوراً شوق پیکانمین

کہان لیجاؤن تجھکو اے دلِ وحشی کہین آئے ‏ ‏ ‏ تری بیتابیان یکسان ہین صحرا و گلستانمین

امید وصل نے ہر حال مین ایسی رفاقت کی ‏ ‏ ‏ کہ غم کو غم نہ سمجھا دل ہمارا شام ہجرانمین

کہو محشر غزل اک اور کاٹو وقت تنہائی
کسی صورت سے جی بہلے ملال شام ہجرانمین

بہت دن عمر ضایع کی علاج سوز پنہانمین ‏ ‏ ‏ یہ سودا اور آفت کا تھا دردِ عشق جانانمین

جدائی ہر طرح پر میری ہی قسمت کی ہی یارب ‏ ‏ ‏ اثر کو چھوڑے دیتی ہی دعا بھی شام ہجرانمین

عزیز جان و دل کیونکر نہ ہو وہ دردا علیٰسی ‏ ‏ ‏ جسے پالا ہو آغوش پر راحت ہای پنہانمین

زمین تک آکے دلکی یادگارین خاکمین ملتین
بہت خوش ہون شب غم رہگئی آنسو گریبان مین
چھٹے جب قید سی آخر یہ حسرت دل مین زلیخا کے
بہر تقدیر کاٹی زندگی یوسف نے اپنے زندان مین
شب غم رو رہا ہون شوق ہے مین خون کے آنسو
غرض یہ ہی بھر دن رنگ وفا تصویر جانان مین
سیاہی جسکے دن کی شام مدفن سے زیادہ تھی
نہ جانے رات کیسی گذری اُس قیدی زندان مین

اب ان آنکھون مین سوزِ قلب ہے حیرت ہے ای محشر
جگہ تھی اشک خونین کی جہان شبہائے ہجران مین

شرارت تیری کیا آئے بیان مین
سنائین لاکھ باتین اک زبان مین
قیامت ہو گیا اُن سے یہ کہنا
ترس بھی ہے دل نا مہربان مین
توجہ سے اگر تم حال پوچھو
تو پھر دیکھو اثر میرے بیان مین
غمِ احباب و نیرنگ زمانہ
بڑے جھگڑے ہین عمر جاودان مین
نہین کچھ عشق مین درکار مجھکو
خدا وندا اثر دینا زبان مین
نہ اپنی حد سے بڑھ اے شادی وصل
کھٹکتا ہون نگاہ آسمان مین
وہ دو تنکے سہی اپنے تھے لیکن
بڑی راحت تھی ہمکو آشیان مین

حقیقت کیا کہون اس دل کی محشر
کہ جو کام آگیا عشقِ بتان مین

ہر اک منزل پہ راہ عشق مین مسرور جاتا ہون
حجاب اُٹھتے چلے جاتے ہین جتنی دور جاتا ہون
شہیدانِ وفا کو حشر کے دن منھ دکھانا ہے
نہا کر خون مین زخمون سی ہو کر چور جاتا ہون
حقیقت رشک کی پھر پوچھ لینا ہنسنے والو سے
اگر محفل سے اُٹھواتے ہو تو مغرور جاتا ہون
حیاتِ عشق کا پہلا یہ دن قسمت سے راس آئے
نہ پوچھو لوٹنے والو کہان مسرور جاتا ہون

ذرا اے لذت گفتار میری بات رکھ لینا
مین کچھ کہنے کو سوئے دلبر مغرور جاتا ہون

چلے ہین مصر سے یوسف یہ کہکر جانب کنعان
کسیکی منتظر آنکھون کا بنکر نور جاتا ہون

بڑے دعوے ہین جنکو دور بین نظر ونپہ اے محشر
دکھانے آج اُنھین گہرا سا اک ناسور جاتا ہون

عشق مین دشمن مثالِ آسمان کوئی نہین
اور اگر پوچھو تو وجہ امتحان کوئی نہین

چھان ڈالی ساری دنیا ی وفا تو یہ کھلا
اہل دل کا دوست زیر آسمان کوئی نہین

دیکھنے مین گو کہ اک دنیا ہی خلوتگاہِ دل
تم اگر آؤ تو پھر اے میہمان کوئی نہین

کوچۂ جانان کی آبادی کے صدقے جائیے
پوچھنے والا ہم ایسون کا جہان کوئی نہین

مثل دنیا حشر بھی ہی بزمگاہ اختلاف
اپنی اپنی کہتے ہین سب ہمزبان کوئی نہین

مصر کے بازار مین یوسف کی صورت دیکھی
ڈھونڈھتی پھرتی ہین نظرین مہربان کوئی نہین

چارہ گر نے نبض جب دیکھی تو فوراً کھل گیا
میری صورت کا مریض ناتوان کوئی نہین

ساکنانِ شہر خاموشان کی رحمت پر نثار
یون پڑے سنّاتے ہین جیسے یہان کوئی نہین

غم بھی محشر ہوگیا اب جزو تہذیب جدید
جا کے جس صحبت مین دیکھا شادمان کوئی نہین

عیسی و ناصح سے ممکن میری غمخواری نہین
عشق اک وجدانِ روحانی ہی بیماری نہین

جب سے دل بہلا رہا ہی گریۂ بے اختیار
ہجر کی شب مین کوئی تکلیف بیداری نہین

حفظ رازِ عشق کی کوشش کہانتک کیجئے
دل پڑا روتا ہی اور آنسو مری جاری نہین

بس لئے گھبرا کے آنکھون سے ہٹالی آستین
ای مرے ہمدرد یہ آنسو ہے چنگاری نہین

انما دیکھا ہر اک کو ہم نے شہر حسن مین
کوئی بھی پابند آئین وفاداری نہین

کیا تعجب عالمِ ہستی مین طوفان ہو بپا	اک قیامت ہی ہماری گریۂ و زاری نہین

ہجر مین کیا جانئے دلبر مرے کیا بن گئی	جسنے دیکھا کہدیا اب وقت غمخواری نہین

خانۂ صیاد کی راس آگئی آب و ہوا	شکر کرتا ہون کہ اندوہ گرفتاری نہین

رخ نہ سمجھے حضرت موسیٰ جواب دوست کا	آدمی وہ کیا اگر اتنی بھی ہشیاری نہین

---

نہ تڑپین ہجر مین کچھ اختیار بھی تو نہین	سکون تڑپ کے ہو یہ اعتبار بھی تو نہین

کسی سے کیا کہین جو ہجر مین گذرتی ہے	مزا یہ ہی کہ کوئی غمگسار بھی تو نہین

مری ہنسی ہی شب وصل ناگوار فلک	بلا سے چپ رہون یہ اختیار بھی تو نہین

عبث ہی مجھسے شب انتظار ناز اجل	کہ قبل صبح مین امیدوار بھی تو نہین

خوشی ہو جان گنوانے کی خاک ای محشر
گلی مین یار کی جائے مزار بھی تو نہین

یہ لطف دوست کی تیغ ادا سے ملتے ہین	کہ زندگی مین گلے ہم قضا سے ملتے ہین

اسی کے دم سی ہی فرقت مین حسرتونکی حیات	بڑے مزے دلِ غم آشنا سے ملتے ہین

مزے کو عشق مجازی کے کوئی کیا جانے	یہ راہ وہ ہی کہ بندے خدا سے ملتے ہین

وصال دوست بقید حیات ناممکن	بشر کو عیش جو ہین وہ فنا سے ملتے ہین

ہم انکو حشر مین بڑھ کر سلام تو کر لین	یہ دیکھنا ہی یہان کس ادا سے ملتے ہین

جہان مین معرفت اشیا کی ضد سے ہے محشر
وفا شعار ہین ہم بے وفا سے ملتے ہین

شام ہجر آتے ہی آنکھین محو زاری ہو گئین	خود بخود دیکھی دونون ہجر مین آنکھین کہان ہوگئین

وہ ادائین جو بڑھاتی تھین غرورِ حسنِ دوست
رفتہ رفتہ سب تمنائین ہماری ہوگئین

ب قیامت کا بھی رستہ دیکھتا ہون ہجر مین
در پہ میرے سب بلائین باری باری ہوگئین

سب بجا ہی اپنی قسمت پر اُسے جتنا ہو ناز
جس سے سیدھی ایک پل نظرین تمھاری ہوگئین

ب جو دل ٹھہرا بھی تو کیا فائدہ اے دردِ ہجر
راحتین جتنی تھین نذرِ بیقراری ہوگئین

محشر اُنکی زاہدونکے سر بلا تھی فصلِ گل
رہن دستارین برائے بادہ خواری ہوگئین

یہ ممکن ہی نہین اہلِ وفا مرنے سے ڈر جائین
اگر قابو ہو اُنکا موت کے پہلے ہی مرجائین

مزاجِ یار کہتا ہی گرفتارانِ الفت سے
جئین وہ جنکو جینا ہو جنھین مرنا ہو مرجائین

مریضانِ غمِ الفت کی اب حالت یہ پہنچی ہی
زبان پر نام اگر جینے کا آجائے تو مرجائین

زی برگشتہ قسمت راہ چارہ کسطرح ڈھونڈھین
کہ ساتھ اُنکے فلک سا دشمنِ جان ہے جدہر جائین

خطر ہین سطرح کی ہر قدم پر کوئے قاتل مین
گذرنے والے ایسی راہ سے جلدی گذر جائین

نہ دشتِ عشق کے لائق نہ بزمِ یار کے قابل
ہجومِ آرزو کو لیکے اے محشر کدھر جائین

اک دل سے ہزار آفتین ہین
دل پاس نہو تو راحتین ہین

کہتا ہون تمھین مقدر اپنا
نے سے مجھے شکایتین ہین

دل بھی دیا داغِ عاشقی بھی
کیا کیا تیری عنایتین ہین

اچھے رہے آپ وعدہ کرکے
ارمانون کی ہمیہ آفتین ہین

ظالم یہ ترے قدم کی برکت
تربت پہ مری قیامتین ہین

گو کوچۂ یار آسمان سے ہے
اُسپر بھی ہزار راحتین ہین

مرنے کو حیات سے سمجھو محشر
جینے مین بہت قباحتین ہین

اثر کی روح کہئے جسکو وہ افسانہ کہتے ہین
زبان حال سے حال دل دیوانہ کہتے ہین

اسی سے شمع بزم یار مین روتی ہی آتی ہی
کہ سب اہل بزم مین کو شہید پروانہ کہتے ہین

اثر سے سننے والون مین ہی اک آفت کا سناٹا
ہم اپنی خانہ ویرانی کا جب افسانہ کہتے ہین

یہانتک شام وعدہ کی ہی سعی خلوت آرائی
کہ اب اپنے تصور کو بھی ہم بیگانہ کہتے ہین

ہمارا ہی جگر اک عالم اندوہ وحسرت ہی
ہمارا ہی وہ دل ہی جسے ویرانہ کہتے ہین

ہجوم اتنا ہوا آخر تصدق ہونے والون کا
کہ انکی بزم کو سب محفل پروانہ کہتے ہین

شب فرقت غش آنے پہ مجھے ہشیار کرنے کو
مری بیداری صبح حشر کا افسانہ کہتے ہین

مآل غم یہ خلوت مین کوئی تو رونیوالا ہو
جلا کر شمع سوز دل کا ہم افسانہ کہتے ہین

ہنسی بیساختہ آتی ہو جنکو دردمندون پر
مذاق عشق مین ایسون ہی کو دیوانہ کہتے ہین

فدا ہو جان سے محشر رہ رسم محبت کے
شہادت گاہ دل کو محفل جانانہ کہتے ہین

بالین پہ کوئی مونس وغمخوار بھی نہین
ایسے امید صحت بیمار بھی نہین

اٹھنے کا حکم محفل جانان سے ہو چکا
اب میرے آشنا در و دیوار بھی نہین

ناکامیون کو اسکے کلیجے سے پوچھئے
قسمت مین جسکی لذت آزار بھی نہین

بیماری فراق کی مشکل نہ پوچھئے
اتنی زبان مین طاقت گفتار بھی نہین

دیر و حرم مین دیکھا ہی محشر کو بارہا
معصوم اگر نہین تو خطاکار بھی نہین

مرحلے عشق کے ای توبہ نہ پوچھے کوئی
جس سی جو کچھ بھی ہوا اُس نے بڑا کام کیا

گو گو عشق کہ اسرار ہین مین کس کو کہون
دل نے بدنام کیا آنکھون نے بدنام کیا

جسکی فریاد سے نیند اُڑتی تھی وہ ختم ہوا
سوئے چین سے اب [illegible] بھی آرام کیا

---

دو دیا کرتے ہین جلنے کو اب سلام اپنا
تمام ہوتا ہی دو ہچکیون مین کام اپنا

امید تھی کہ کسی دلربا کی بھر سے نقشِ مراد
مٹا یا صفحۂ ہستی سے ہم نے نام اپنا

شہیدِ عشق اُٹھے دنیا سے لیکے یہ قدرت
کہ اپنی ساری خدائی سے [illegible] اپنا

ازل مین دفترِ فرقت کی جب ہوئی ترتیب
ہر ایک صفحے پہ لکھا ہوا تھا نام اپنا

طلسمِ عشق کی اللہ ری گرم بازاری
بنا لیا مہ کنعان کو بھی غلام اپنا

زبان تک کوئی لفظ آکے پلٹی جاتی ہے
بتاؤن کیا ترے دربان کو مین نام اپنا

خوشا نصیب کوئی مل گیا لب بام کیا ہے
زمانہ اچھا سحر اپنی دقت شام اپنا

کسی کے دل سی شبِ وعدہ کی اُتر گئی یاد
دکھائے شوق نہ اب حسن [illegible] اپنا

یہ رکھ رکھاؤ شبِ وعدہ کا ہشِ جان تھا
نہ دیکھے چشمِ فلک [illegible] اہتمام اپنا

کیا ہی تمنے بدل امتثال امر بلیغ
وہ سست ہی سہی تحسین پڑھو کلام اپنا

---

کس دل سی مرا زخمِ دل اندوہگین دیکھا
کسی نے چارہ گر کو پھر کبھی ہنستے نہین دیکھا

وفورِ غم کا اندازہ کیا یون مین نے فرقت مین
کبھی جسوقت ٹھنڈی سانس لی ہمنشین دیکھا

دکھا دی ہر نفس مین انتہا دردِ محبت کی
اگر اجسدن سی پھر بار [illegible] اُٹھتے نہین دیکھا

سمائے کیا نگارستانِ عالم اسکی نظر و مین
کہ جسنے آنکھ بھر کے [illegible] دیکھا

جواب اسکا خموشی کے سوا دیجے تو کیا دیجے
وہ کہتے ہین کہ جب دیکھا تجھے اندوہگین دیکھا

قسم کھانے کو اک پل کیلیئے بھی دوست دشمن نے
ہمین ہنستے نہین دیکھا انھین روتے نہین دیکھا

نصیب اپنا بدل لو ہمسے اے موسیٰ تو بہتر ہے
کہ ہمنے جلوۂ جانان رگ جان کے قرین دیکھا

دل اہل محبت کی حقیقت کوئی کیا جانے
اس آئینے مین ہمنے جلوہ حسن آفرین دیکھا

مزاج حسن پرور خود بخود زینت کا باعث تھا
جوانی جب سے آئی اُس نے آئینہ نہین دیکھا

تصور اُسکا شوق اُسکا ہی جذب باطنی اُسکا
مذاق عشق مین جس شخص کو خلوت نشین دیکھا

کسی ہی چھیٹ کے محشر زندگی کیا زندگی گذری
کہ ہر روز ایک تازہ غم پہ جان حزین دیکھا

جلوہ دکھانے آئے منھ پر نقاب کیسا
جو تاب ہی نہ لائے اُس سے حجاب کیسا

قصہ نہ کوئی کہنا فرقت کی شب مین ہمدم
یہ رات وہ ہے جسمین آرام و خواب کیسا

خود ہی تو مجھکو مارا خود ہی وہ کہہ رہے ہین
آیا یہ خواب تجھکو او محو خواب کیسا

نظارہ گہ مین ہم بھی آئے ہین دیکھنے کو
کرتی ہے حشر برپا چشم حجاب کیسا

بیتابیون پہ میری کہتا ہے ہنس کے کوئی
او مبتلائے فرقت یہ اضطراب کیسا

تحریر شوق پڑھکر قاصد سے کہہ رہے ہین
لکھا تھا جو وہ دیکھا اس کا جواب کیسا

کیا اہل دل ہمین ہین جو ہے ستم ہمین پر
اے آسمان بتا دے یہ انتخاب کیسا

آرام ہے کسیدن بیٹھے کہین نہ دم بھر
کیا کہیے ان سے چھٹکر تھا اضطراب کیسا

پوچھے یہ کون اُنسے وعدے کی شب جگاکر
غافل ہوا کسی سے او محو خواب کیسا

فصل شباب گذری ہنستا ہی جام محشر
سوکھا لہو رگونکا ذکر شراب کیسا

جو پوچھے کوئی سوے محفل جانانہ کیون آیا
مین پھر انسان ہیستوریں ہون پروانہ کیون آیا

اب جان کسی وحشی کو ہر ایک اک کا یہ کہنا
سلامت شست سے پھر کر سوے کاشانہ کیون آیا

ای عالم روحانیت اب کس طرف جاؤن
یہان بھی سب یہ کہتے ہین کوئی دیوانہ کیون آیا

و جلا ایک راز عشق ہے پھر پوچھتے کیون ہو
قریب شمع محفل مین کوئی پروانہ کیون آیا

ور حسن کے اسرار باطن ہوگئے ظاہر
زبان پر آگئی آخر مرا افسانہ کیون آیا

مین ناخواندہ مہمان کہہ کر تم اُٹھوائے دیتی ہو
خبر لوبے بلائے بزم مین پروانہ کیون آیا

سپرد فصل گل توبہ پرستی ہو گی کیا محشر
زبان پر بے تکلف قصۂ میخانہ کیون آیا

ادانے اُن کی دل لوٹا تو لوٹا
عدو کا ساتھ تھا چھوٹا تو چھوٹا

کھنچ آیا خیریت سے ناوک دوست
جگر کا آبلہ پھوٹا تو پھوٹا

دیار عشق تک آیا مین خوش ہون
وطن اپنا اگر چھوٹا تو چھوٹا

ادائے بے رخی جی بھر کے دیکھی
بلا سے دل اگر ٹوٹا تو ٹوٹا

اسی دن کے لیے رکھا تھا دلکو
نگاہِ حسن نے لوٹا تو لوٹا

ترا تھا آسرا کیا رشتۂ عمر
خوشی سے کہدون مین ٹوٹا تو ٹوٹا

ملی قسمت سے راہِ کوے جانان
زمانہ بھر اگر چھوٹا تو چھوٹا

کہانتک انتظار دوست محشر
مثل یہ ٹھیک ہے چھوٹا تو چھوٹا

رہا تھا دل فرازِ دار پر منصور کا
ساتھ رکھنا ہمنفس کوئی سفر ہے دور کا

الفت مین نگاہِ قدردانی دیکھکر
بے تکلف ہوگیا شعلہ جمالِ طور کا

مختصر یہ ہر نفس ممنون ہین عشق ہون
پوچھنے والو نہ پوچھو حال مجھ مجبور کا

ہم تو جب سمجھین اجازت دید کی دیگئی
کیا ہو کھل جائے اگر منہہ دل کے بھی ناسور کا

بات اُس سے کر رہے ہین جو نہین ہے کہنے کو
چھیڑنا اچھا نہین ناصح کسی مجبور کا

عشق کی شرکت نے پیدا کر دیا حسن قبول
آجتک قصہ زبانون پر ہے کوہ طور کا

دل ہے جب بندگان عشق جانبازی کا شغل
جیسے آوازہ سنا ہے معرکہ منصور کا

کھینچ لائی تیر کو شہ کس لیے آہ رسا کی
ختم کر دیجائے سجدے مین ہون مسافر دور کا

طول کیا دین ہم تفسیر داستان عشق
ختم دو باتون مین ہے افسانہ کوہ طور کا

مختصر آتا کس لیے عشق سواد زندگی
مٹتے مٹتے مٹ نہ جائے دل سے نقطہ نور کا

## (ب)

عمر کی صرف جستجوے حبیب
اللہ اللہ رہی آرزوے حبیب

اس سے مطلب نہین ملے نہ ملے
ہم ہین اب اور آرزوے حبیب

ہوگا یارب وہ انقلاب کبھی
کہ بدل جائے جس سے خوئے حبیب

مجھسے امید و یاس کا ہے یہ قول
لیئے بیٹھا رہ آرزوے حبیب

اب کہان ہین کہان حواس مرے
آتی ہے ہر نفس مین بوئے حبیب

اور کچھ ہوگیا دماغ مرا
جب سے کھائی ہوائے کوئے حبیب

انتہا ہے شوق کے صدقے
ہاتھ دل پر نظر ہے سوئے حبیب

نکلا آنکھون سے یون لہو دل کا
بنگئی تصویر آرزوئے حبیب

محشر اُٹھو چلو ذرا دیکھیں
آرہی ہے کہاں سے بوئے حبیب

دوست کی دل کو جستجو کیا خوب
امر مشکل کی آرزو کیا خوب

شکل گلشن ہے دامنِ قاتل
رنگ لایا مرا لہو کیا خوب

نگہ ناز اُڑا لے دل میرا
چین ہو زلف مشکبو کیا خوب

بے اثر ہونے کا ملا الزام
پائی نالون نے آبرو کیا خوب

پھر سے ناکام حضرت موسیٰ
طور پر کی یہ گفتگو کیا خوب

ہر ادا میں ستم کے پہلو ہیں
واہ پائی ہے تمنے خو کیا خوب

کیون برابر لڑائی اُن سے زبان
تم سے محشر ہوئے ہو تو کیا خوب

## ت

روح عاشق تجھ پہ قربان ای ہوائے کوئے دوست
جان میں جان آگئی جس وقت آئی بوئے دوست

زیرِ خنجر کیا ہی جلد آسان کی مشکل مری
رہتی دنیا تک رہے نام اے مری بازوئے دوست

دیکھ کر نزہت ترے آئینہ کیس سے پوچھئے
کیا وہی ہم ہیں کبھی تھی جو کہ ہم پہلوئے دوست

دل کی دنیا چھین لی آخر فریب حسن نے
شام سے تا صبح جاگا وصل میں جادوئے دوست

اہل دل مذہب الٹ الدین نہا اعجاز حسن
تجھسے سب کچھ ہو سکا لیکن نہ بدلی خوئے دوست

لکھ لیا موسیٰ نے بھی فہرست اہل شوق میں
اس سے کیا ہی ہو نہو دیدار حسن روئے دوست

…حجاب اُٹھے ہوئے
دیکھتا ہون اور ہی عالم تہ زانوئے دوست

زندگی کیا شے ہی اک ہلکا سا پردہ ہجر کا
موت کیا ہی جذبۂ جانی کی قدرت سوئے دوست

دشمنِ جان ہوگئے کس کے زمین و آسمان
آج اک ہنگامہ برپا تھا میانِ کوئے دوست

ہم بھی بیٹھے ہین دماغ و دل کو آمادہ کیے
جب سے یہ شہرت ہوئی کھلنے کو ہین گیسوئے دوست

---

وہ پوچھتے ہین دل بیقرار کی حالت
مین کیا بتاؤن کسی سوگوار کی حالت

ہزار مرتبہ دیکھین کلیم برق جمال
نہ دیکھی ہوگی کسی بیقرار کی حالت

قفس مین آنکھ کھلی اور قفس مین دم نکلا
خیال و خواب ہے مجھکو بہار کی حالت

خدا کرے کوئی دیر آشنا نہ آئے کبھی
کبھی نہ کم ہو غم انتظار کی حالت

سکوت بھی ہی محبت مین شرح قصۂ غم
نہ پوچھے کوئی غم ہجر یار کی حالت

حواس اُڑے ہوئے لیکن لحاظ حسن ادب
یہ دیکھی ہے ترے آئینہ دار کی حالت

ادائے ناز پہ مرکے نہ جانین کیا گذری
حضور دیکھ تو لین جان نثار کی حالت

---

اُٹھ سکا پھر نہ اُٹھانے سے بھی دیوانۂ دوست
چھڑ گیا جبکہ کہین بیٹھ کے افسانۂ دوست

آج اُٹھے جاتے ہین درباں کی جفا سے لیکن
زندگی بھر کہین چھٹتا ہی درِ خانۂ دوست

بیخودِ عشق کو فرقت مین یہ بیتابی تھی
دشمنِ جان ہے کہا بیٹھ کے افسانۂ دوست

ہجر مین حالتِ دل دیکھتی ہین جو آنکھین
دیکھی تھی اُنسے کبھی رونق کاشانۂ دوست

راہبر شوقِ دلی سر پہ اجل دل بیتاب
بے خبر یون مین چلا ہون طرف خانۂ دوست

بھیڑ میدانِ قیامت کی چھٹی جاتی ہے
سن لیا سب نے کہ آنے کو ہی دیوانۂ دوست

آج کیون حد سے سوا جوش ہو کہو تو محشر
کیا بلائے ہوئے جاتے ہو سوئے خانۂ دوست

## ث

شکایتین ہین مری تمکو ناگوار عبث
ستا ستا کے کیا دل کو بیقرار عبث

قفس مین رہ کے رہو نہ چمن خدا جانے
خزان کا دور عبث ہو کہ ہو بہار عبث

سنا ہو اور نہ سنین گے وہ کوئی افسانہ
زبان ہوتی ہو آخر گنہ بکار عبث

امید وعدہ مین کیا گذری کبھی حضرت دل
کیا تھا آپنے ایسے کا اعتبار عبث

مین خود ہی موڑ چکا منھ حیات سے اپنی
پھری ہوئی نظر آتی ہو چشم یار عبث

زبان اپنی دل اپنا بیانِ حال اپنا
حضور آپکو ہوتا ہے ناگوار عبث

امیدِ وعدہ وفائی کسی سے اے توبہ
جلا رکھا مجھے اے لطفِ انتظار عبث

شکستہ دل کی فغان کون سننے والا ہو
فراقِ دوست مین محتشم ہو اشکبار عبث

## ج

کرکے وعدہ مرنیکا بیٹھے ہین اپنی دل سے آج
کون اُٹھا سکتا ہو ہمکو یار کی محفل سے آج

نام تیرا رہتی دنیا تک رہے اے چارہ گر
آنکھ کھولی ہو مریضِ غم نے کس مشکل سے آج

دوست نے وعدہ کیا مانا وہ جھوٹا ہی سہی
پوچھے اندازہ خوشی کا کوئی میرے دل سے آج

خیر تھی اُسوقت تک تمنے نہ پوچھا تھا مزاج
گر پڑے چند آنسو آخر دیدۂ بسمل سے آج

آفتاب حشر ہو دھبا لہو کا روز حشر
داد لینگے ہم بھی محتشم دامنِ قاتل سے آج

ح

ہجر کی شب مین خیال و خواب ہین دیدارِ صبح
جاگنے والو کہان تم اور کہان آثارِ صبح

تیری آنکھین کھلتے ہی عالم منور ہو گیا
جاگنے سے تیرے جاگا طالعِ بیدارِ صبح

ہجر کے بیدار جتنا چاہین سوئین بعدِ مرگ
یہ وہ شب ہی جسمین پیدا ہی نہین آثارِ صبح

دل ٹھہرتے ہی دعا یہ کی مریضِ عشق نے
یا الٰہی حشر تک قایم رہے گلزارِ صبح

جاگنے والون کو بزمِ عیش کے نیند آ گئی
کون دیکھے سو رہے ہین کس طرح بیدارِ صبح

کبتک آنکھین بند رکھین آخر اے شورِ نشور
قبر مین گھبرا رہے ہین طالبِ دیدارِ صبح

بہرِ سوزِ زخمِ دل کافور کی ہی جستجو
آؤ اے محتشم چلین اب جانبِ بازارِ صبح

د

کلکِ مانی بنگئی گویا زبانِ اہلِ درد
ہی مرقعِ حال کا طرزِ بیانِ اہلِ درد

غمکدے مین کون ہی جسکو دکھائین یہ سمان
آسمان لیتا ہی کیونکر امتحانِ اہلِ درد

سننے والا کون ہی دنیا مین خیر آنا سہی
کھل کھلا کر ہنس دو تم ذوقِ فغانِ اہلِ درد

اب کبھی بے تابیہ سمجھے کوئی تو اُسکا مذاق
ایک اک فریاد ہے گویا کہ جانِ اہلِ درد

نالے کرنا یا تڑپنا فرطِ ہمت کے خلاف
اور ہی کچھ ہی زمین و آسمانِ اہلِ درد

ساری دنیا اک طرف اور صبر اُن کا اک طرف
اللہ اللہ اپنے غمخانے مین شانِ اہلِ درد

دو ہی لفظون مین اُلٹے دیتی ہین عالم کا ورق
کون سن سکتا ہی محتشم داستانِ اہلِ درد

## ( ر )

وہ اونکی پوری جوانی وہ انتہای بہار
چلے جب اُٹھ کے سنکنے لگی ہوائے بہار

جگر کے زخم ہرے ہو گئے فدائے بہار
جو اپنا کام تھا وہ کر گئی ہوائے بہار

قفس مین تاب فغان اب کہان سے لائین ہم
زبان تھک گئی تھی کہتے کہتے ہائے بہار

اسیر کر لیا بیہوش پا کے بلبل کو
کوئی گناہ تھا نظارۂ ادائے بہار

کرشمہ سنجیٔ فطرت کو دیکھکر چپ ہون
نہ مدعیٔ خزان ہون نہ آشنائے بہار

ہزارون مر گئے مجنون کے ایسے دیوانے
مگر ملی نہ کسی کو بھی انتہائے بہار

***

کیون نہ دل ٹکڑے ہو عشاق کے ارمانون پر
بیکسی قہر کی چھائی ہوئی ہے جانون پر

ہو گئی پوری اسیرانِ کہن کی میعاد
کہ اوداسی نظر آنے لگی زندانون پر

مے فروشون کا نہ لے صبر خدا را زاہد
ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے دوکانون پر

عشق مین ہمکو سمجھتا ہے زمانہ نادان
اک زمانہ تھا کہ ہم ہنستے تھے نادانون پر

دیکھ لین چشمِ حقیقت سے اگر شمع کا حال
پھر حسینون کو ہنسی آئے نہ پروانون پر

موسم گل ہے ابھی دور مگر وحشیون نے
خط لگا رکھے ہین پہلے سے گریبانون پر

ضبط کیون کرتے ہو تم دیکھ کے صورت میری
قاعدہ ہے کہ ہنسی آتی ہے دیوانون پر

تیرے دیوانون کو اب امنِ دل سے ہی غرض
مدتون صاف کیا ہاتھ گریبانون پر

***

صدقے ہزار جان سے رفتار یار پر
اک حشر ہو گیا مری خاکِ مزار پر

اے برقِ ناز اتنی عنایت ضرور ہے
گرنا اگر تو میرے دلِ بیقرار پر
ا... ہوگا رنگ حنا اوڑ گیا اگر
رکھو نہ ہاتھ میرے دلِ بیقرار پر

محشر وہ روتے آئے تھے ہنستے ہوئے گئے
اور اوس پڑ گئی مری خاکِ مزار پر

نہ آیا کوئی آنسو آنکھ سے رخسارِ تابان پر
چلو جانے دو بس تم رو چکے خاکِ شہیدان پر
تماشا دیکھتا ہی دوست ایذا و تحمل کا
ذرا تھم تھم کے چل اے خنجرِ قاتل رگِ جان پر
اُسی سے مجمعِ محشر مین مجھ وحشی کو دعویٰ ہی
ہنسی جس شوخ کو آئے مرے چاکِ گریبان پر
بلا آقد ہی سے مرہم بھی بلکا دل جو نازک تھا
رکھا اس شوخ نے دستِ حنائی زخمِ پنہان پر
فلک بھی کانپ اٹھا یون رہروانِ ہمکو ٹھکرایا
خطا یہ تھی کہ بیٹھے تھے زمینِ کوئے جانان پر
دکھلانے ہی کو آنکھین سُرخ کر لو نشۂ مے سے
تمھین رونا نہین آتا اگر خاکِ شہیدان پر

---

جی بھر آیا اشک خون بالائے دامان دیکھکر
خوب روئے دل کی اجزائے پریشان دیکھکر
جا رہا ہے کوئی ہنستا اور کوئی روتا ہوا
مطمئن مجھکو میان کوئے جانان دیکھکر
خوف یہ ہی روح نکلی بھی تو جائے گی کہان
آگیا منھ کو کلیجہ تنگ زندان دیکھکر
دوست ایک اک کرکے بالین سے مری اُٹھنے لگے
اور رہی کچھ نزع کے ہنگام سامان دیکھکر
دفترِ ہستی کو فطرت نے پریشان کر دیا
رونا آتا ہے مجھے گورِ غریبان دیکھکر
بخیہ گر کو گھاو میرے دل کا یاد آنے لگا
کانپ اُٹھا صورتِ چاکِ گریبان دیکھکر
چپ کھڑے کرتے ہو کیا رونا اگر آتا نہین
کاش ہنس دو صورتِ بیمارِ ہجران دیکھکر

---

کسی کیونکر نہ آئے اسکو بیابی بسمل پر
نظر رکھتا ہو جو ظالم فروغ رنگ محفل پر

ب با ایذا بڑہ گئی صدمے کہان پھر تاب گویائی
بتا دیتی ہین جائے در در کھکر ہاتھ ہم دل پر

مرجاتے ہو موسیٰ طور پر یہ پوچھتے آنا
گذرتی ہو جواب صاف سے کیا قلب سائل پر

واحرف غلط نقشہ طلسم رنج فرقت کا
تری تصویر جیسے ہمنے کھینچی صفحۂ دل پر

ریق عشق کی مشکل کو آسانی سمجھ غافل
ارادہ شرط ہی تقدیر پہونچا دیگی منزل پر

خنجر امید زخم مین جبتک کہ دم نکلا
فدا ہوتی رہین نظرین ہماری چشم قاتل پر

مداد ندامری جرأت کی اتو پردہ پوشی کر
کہ بڑھکر ہاتھ ڈالا حشر مین دامان قاتل پر

یابان وفا کے راہرو اب تھک کے گیا بیٹھین
نظر دوڑا چکے تھے پہلے ہی دوری منزل پر

نہ دم لیتا ہے کعبے مین نہ بتخانے مین مرتا ہے
خدا کی مار محشر اس طرح کے مضطرب دل پر

ونکر جیون مین دوست کا آزار دیکھکر
مرتا ہون صورت دل بیمار دیکھکر

بے دیکھے تمپہ صدقے خدائی ہوئی یہ کیا
لیتا ہے جنس مول خریدار دیکھکر

ن تیورون پہ کیون نہین سو جان سے نثار
وہ مجھکو دیکھتے ہین جو تلوار دیکھکر

رہے ہنسی کے لوٹ گیا شعلۂ جمال
موسیٰ کا شوق و طاقت دیدار دیکھکر

ا کامیاب طور سے آتے نہ پھر کلیم
چلتے اگر زمانے کی رفتار دیکھکر

ب ورہے ہین حشر مین اوہنس رہا ہو مین
دل کو نرے کرم کا سزاوار دیکھکر

وش ہوتے ہو جو قاتل عالم کہے کوئی
تم ہو وہی کہ ڈرتے تھے تلوار دیکھکر

یا آخری یہ چند نفس بھی ہین ناگوار
کیون ہنس رہے ہو صورت بیمار دیکھکر

ب کیا رہا جہان مین جسپر نظر کرون
بند آنکھیں کرلین جلوۂ دلدار دیکھکر

اب بھی کوئی اُٹھائے تو قسمت کا پھیر ہے
بیٹھا ہون بزم مین نگہ یار دیکھکر

کچھ ایسی بنگئی تھی غمِ ہجر دوست مین
رونے لگا تجھے مرا غمخوار دیکھکر

ہوتے ہی کامیاب وفا آگئی ہنسی
پیوست دل مین تیر کا سوفار دیکھکر

میخانے کا نظام ہی محشرؔ عجب نظام
کھلتا ہی شیشہ جوشِ قدح خوار دیکھکر

چلے جب ہم رہِ الفت مین مشتاقِ جفا ہوکر
ملے ایک اک قدم پر آشنا نا آشنا ہوکر

نگاہِ لطف سے کیون اتنی اُمیدین بڑھا ہوا
جیئے گا کس طرح کوئی سراپا مدعا ہوکر

یہ اقبالِ اداؤ ناز ہے حد کرامت تک
حکومت کی دیارِ دل مین تمنے بیوفا ہوکر

ذرا اے کس مپرسی تو زلیخا سے خبر کرٗدے
کہ یوسف بک رہے ہین جنس بازار وفا ہوکر

جوابِ جادۂ مقصد تھا اُسکا ہر نفس گویا
مٹا دی اپنی ہستی دوست پر جسنے فدا ہوکر

محبت مین ستمکش زندگانی کچھ تو کام آئی
کیا خوش ہمنے اپنے دشمن جان کو فنا ہوکر

ترے وارفتہ کی دیوانگی تھی عین دانائی
بُھلا بیٹھا زمانے کو محبت آشنا ہوکر

خدائی پھر گئی پھرتے نہ دیکھا چشم جانان کو
بڑی راحت اُٹھائی ہمنے پابند وفا ہوکر

نہان جو قطرۂ خون دل مین تھا مجموعۂ ہستی
شروعِ غم مین نکلا آنکھ سے موجِ فنا ہوکر

اُنھین ضد بات رہ جائے مری خوابِ جوانی کی
مجھے کوشش پلٹ آئے کوئی نالہ رسا ہوکر

بتاؤ تمکو اِس حسنِ عمل سے کیا ملا محشرؔ
بظاہر رند مشرب در بباطن پارسا ہوکر

## ( ق )

ابتدا ہی ہوگئی میرے لئے انجامِ عشق
تھا پیام موت مین سمجھا جسے پیغامِ عشق

تر زبان ہین سب کے سب تعریف حسنِ یار مین
کوئی بھی سنتا نہین حالِ دلِ ناکامِ عشق

لے لیا سرمایہ ہوش و خرد کو ہاتھون ہاتھ
کس تکلف سے دیا ساقی نے مجھکو جامِ عشق

نزع کی اُلجھن مین سر ہو زانوی دلدار پر
زندہ ہو جاؤن اگر ہو اسطرح انجامِ عشق

میری بیتابی پہ اتنا کہہ کے وہ راہی ہوئے
اب اگر جینا تو پھر ہرگز نہ لینا نامِ عشق

ابرِ رحمت نے نکالے اپنے کیا کیا حوصلے
حشر مین جب آگئے مست شرابِ جامِ عشق

سنتے سنتے قصۂ دردِ جگر کیون ہنس دیئے
کہتے کہتے دفعتہً چپ ہو گیا ناکامِ عشق

پہلی ہی منزل پہ موسیٰ کو ہوئین یہ لغزشین
صدقے اُن قدمون کے جو ہونچے قریبِ بامِ عشق

ہمنشین غم ہو چکا محشر خبر ہے یا نہین
لڑ چکین نظرون سے نظرین آچکے پیغامِ عشق

## ک

رستہ کسیکا دیکھا وعدی کی شب یہان تک
آنکھون کی نذر کر دی ہمراہ شوقِ جان تک

ای شوق زخم کاری ہمت یہ چاہتی ہے
دل خود ہی اُڑکے پہونچے اُس تیغ کی امان تک

انجام پر نظر ہو جو کچھ ہو عین راحت
تڑپے گا شوق سے دل تڑپائے غم جہان تک

اظہار رنج و راحت اب ہو تو کس طرح ہو
مُنھ تک ہنسی کا کیا ذکر آتی نہین فغان تک

مانند شامِ تربت یہ شب بھی بے سحر ہے
فرقت کی رات آخر بتیا بیان کہان تک

تلوار باندھنے کی دکھلاتے ہین ادائین
زندہ ہی کیون رہینگے ہم وقتِ امتحان تک

کہتے ہین پاشکستہ راہِ وفا مین گر کر
کوئی خدا کا بندہ پہونچا دے کاروان تک

اک سر ہزار سودے اک دل ہزار غم ہین
قسمت کو پھوڑین کبتک نالے کرین کہان تک

مرنا جو لازمی ہی مشکل ہو جلد آسان
محشر حیات آخر فرقت مین ہو کہان تک

## ( ل )

کس کلیجے سے بیان ہو سکے ناچاری دل — رونا آتا ہی مجھے دیکھ کے بیماری دل
زلفِ دلدار کا بن بن کے بگڑنا سو بار — کیا ہی ہنگامہ تھا ہنگام گرفتاری دل
بات کرنے مین یہ ڈر ہی کہ نکل جائے نہ دم — ہمسے پوچھے نہ کوئی حالت بیماری دل
دیکھیے آئینے مین پہلے ذرا حسن اپنا — ہمسے پھر پوچھیے گا وجہ گرفتاری دل
خیریت سے شبِ فرقت کا گذرنا معلوم — یارب آسان ہو جلدی کہین دشواری دل
وہ دعائین ہین مری قبر پہ اب خاک بسر — کی گئین تھین جو پئے صحت بیماری دل
دیکھتے ہونگے مست سے میری جانب — جاؤ بس دیکھ لیا حسنِ طلبگاری دل

رنگ خون سے کسی پیکانِ ستم پر محشر
کھنچ گئی صاف سی تصویر وفاداری دل

## ( م )

ناکامیاب ہو جو گئے جستجو مین ہم — بیٹھے ہوے ہین موت کی اب آرزو مین ہم
بزم ہدم مین جاتے ہین زینت کیے ہوئے — انکی گلی سے نکلے نہا کر لہو مین ہم

کہتے ہین کوئے دوست مین قلب حزین سے ہم — کیا ہو جو مر کے بھی نہ اُٹھین اس زمین سے ہم

چھپین یہ کسطرح دلِ اندوہگین سے ہم
آنسو گرین تو کیونکر اُٹھائین زمین سے ہم

انے ہوئے تھین کو ہین باعث حیات کا
کیونکر نہ پوچھین رازِ فنا بھی تمھین سے ہم

رقت کے غم مین اور یہ تازہ جنون بڑھا
سیلابِ اشک روکتے ہین آستین سے ہم

بھر پایا کہہ کے حالتِ بیتابیٔ فراق
تھرا اُٹھے حضور کی چین جبین سے ہم

ون شوق نے مطیع تمنا کیا ہمین
آنکھین نہ چار کرسکے دل آفرین سے ہم

زبان حفظ راز کی قدرت یہ جان و دل
جو بات تھی چھپا ہی گئے ہمنشین سے ہم

---

ے محل فریاد سے آخر گھٹی توقیر غم
خون رُلاتی ہی مجھے ناقدریٔ تاثیر غم

لفریبی کی اداؤن سے وہان فرصت کہان
کسکو لکھون کون پڑھتا ہی مری تحریر غم

و چھتے کیا ہو مرے ماتمکدے کی زینتین
ہی کہین آئینۂ حیرت کہین تصویر غم

سملِ طرز تبسم کی یہ خاطر کی گئی
مسکرا کر چارہ گر نے دل سی کھینچا تیر غم

شاد اے محشر نہو دل مین بہت ذلت کی شب
کر رہا ہی آسمان فتنہ گر تدبیر غم

## (ن)

لوہ ترا جسدن سے سمایا ہی نظر مین
جو ہی وہ مجھے دیکھتا ہے راہگذر مین

ل خون کیا غم سے تو پایا یہ نتیجہ
فریاد بھی ڈوبی ہوئی نکلی ہی اثر مین

ں شام سے تا صبح نہ آئی کوئی آواز
سناٹا پڑا ہے ترے بیمار کے گھر مین

ا ہی یہ بیمار وفا چارہ گرون سے
صحت وہی دے جسنے دیا درد جگر مین

جسنے کیے ہین جلوۂ وحدت کے نظارے / لائیگا نہ وہ کثرتِ دنیا کو نظر مین

اک ننگ ہی رکھنا کسی چوکھٹ پہ جبین کو / سودے نے ترے جبسے جگہ پائی ہی سر مین

رہ رہ کے مجھے قوتِ جذبات نے مارا / جب یاد کیا تجھکو اُٹھی ہوک جگر مین

موسیٰ چلے ہین طور پر تم کہدو یہ محشر / بدنام نہ ہونا کہین اربابِ نظر مین

---

حیات و موت کی وابستہ ہی تقدیر چٹکی مین / دلِ عشاق پر نظرین لگی ہین تیر چٹکی مین

مرے اجزائے دل کو سب سے روحانی تعلق ہی / وہ ترکش مین ہون ای ناوک فگن یا تیر چٹکی مین

ہٹا لیجاؤ پھاہا میرے زخمِ دل ہی تو جانون / اگر رکھتے ہو تم کچھ قوتِ تسخیر چٹکی مین

کلیجہ پھٹ گیا ای چارہ گر بس کھنچ چکا پیکان / مرے جذبات سے دونی ہی کیا تاثیر چٹکی مین

شہیدانِ محبت کا یہ ہمنے مرتبہ دیکھا / تبرک سمجھے خاکِ قبر کو رہگیر چٹکی مین

الٰہی حسن کے جذبات کا اعجاز راس آئے / لیے تو ہو دلِ بیتاب کی تصویر چٹکی مین

دوا اُتری گلے سے جی اُٹھا بیمارِ غم محشر / لبِ عیسیٰ کی ہی اے چارہ گر تاثیر چٹکی مین

---

وہی یہ پھول ہین جنکو ابھی دیکھا تھا گلشن مین / مگر کچھ اور ہی شئے ہو گئی گلچین کے دامن مین

کہانتک روئیگا اور رونیوالے نام لے لیکر / جو اب آئے کہانسے کون اب بیٹھا ہی مدفن مین

یہ دنیا نقشِ پائے کاروان بنکر نہ رہ جائے / اثر بھرنے کو ہم بھرتے تو ہین فریاد و شیون مین

مری ہستی کی دو باتون مین شرحِ مختصر یہ ہی / نگاہِ دوست مین زندہ ہون مردہ چشمِ دشمن مین

زمانے کے تغیر سے خدا معلوم اب کیا ہو / کہان اگلی ہی وہ آب و ہوا وادیِ ایمن مین

جوانی آتے ہی دلسے مرے اللہ رہی نفرت / وہی تم ہو کہ آئینہ لیے پھرتے تھے بچپن مین

…الف یا موافق دونون سنکے جو نک اُٹھتے ہین
یہ کیسا درد ہے آوازِ ناقوسِ برہمن مین

…تبک اشتیاقِ وصلِ خنجر کوئی حد قاتل
ہر رگ رہ رہ کے تڑپ آیا ابھر کہنائے گردن مین

…نسبت کا مسئلہ اور اس سے بڑھ کر ہو نہین سکتا
وہ دل لیکر سمجھتے ہین کہ اب سب کچھ ہی دامن مین

سمجھکر حکمِ فطرت صبر ہی کرتے رہے محشر
وگرنہ سخت تکلیفین ہوئی ہین روح سے تن مین

…ل وفا کو رونے آہ و فغان کے ہین
دنیائے عشق مین بڑے نام آسمان کے ہین

…یا دیکھتا ہے دلکو مرے اے حریفِ عشق
سب گھر سے گھر سے زخم کسی کی زبان کے ہین

…لِ فنا کو رک نہ اے منزلِ حیات
دم لینگے یہ وہین یہ ارادے جہان کے ہین

…ت مین بات کرنیکی مہلت کہان ہے لائین
یہ باتین امتحان کی ہین دن امتحان کے ہین

…ت کی شب سیرِ فلک کر رہا ہون مین
جو نالے یادگارِ دلِ ناتوان کے ہین

…ے سب کے سب کبھی رگِ جان سے سوا عزیز
برباد جتنے تنکے مرے آشیان کے ہین

محشر جگہ ہے وسعتِ دل تک ہین جتنے درد
یہ سب دیئے ہوئے کسی آرامِ جان کے ہین

…سن و عشق آئینۂ دل مین ہم دیکھتے ہین
وہ ہمین دیکھتے ہین اور انھین ہم دیکھتے ہین

…ادۂ تجربہ کاری ہین نگاہین اُن کی
روشِ دہر جو ایک ایک قدم دیکھتے ہین

…چھپے فلسفۂ موت کا حاصل اُن سے
اپنی ہستی کو جو ہر سانس عدم دیکھتے ہین

…گریہ جو کیا دل سے دھوئین اٹھنے لگے
آب و آتش کو شبِ ہجر بہم دیکھتے ہین

…لِ تکلیفِ عیادت مین ہین پنہان یہ رمز
مجھکو کیا دیکھتے ہین اپنا ستم دیکھتے ہین

…ری محرومیِ دیدار کہ بھر آتے ہین اشک
آنکھ سے محشر اگر حسنِ صنم دیکھتے ہین

شباب تک نہ رہین عہد شباب کی باتین
مین کیا کہون دل خانہ خراب کی باتین

اگر ہو مصلحتِ وقت تو بیان کرو
کلیم ہم بھی سنین کچھ حجاب کی باتین

فلک کے ظلم پہ مین ہنس رہا ہون فقتین
پڑی ہین کان مین کچھ انقلاب کی باتین

خیالِ وصل کا فرقت مین ہے عبث اے دل
کریگا یاد کہان تک وہ خواب کی باتین

---

وفورِ ضعف سے اتنی مری مجال نہین
کچھ اُن سے کہہ سکون تاب بیان حال نہین

ہزار ون مرتبہ دن بھر مین کام رونیسے
غمِ فراق کو پابندئی خیال نہین

ذرا سنو تو سہی سن کے مسکرا دینا
بیانِ دردِ جگر ہے کوئی سوال نہین

حواس اُڑ گئے سُن سُن کے واقعاتِ کلیم
حضور رات تو ہمین تابِ عرض حال نہین

جنونِ عشق وہان لے گیا جہان ہمکو
غمِ فراق نہین عشرتِ وصال نہین

ہمارا دفترِ الفت ہے قابلِ عبرت
کسی مقام پہ نامِ شبِ وصال نہین

میانِ حشر ہم ان تیورون سے آئے ہین
کہ جیسے ہمکو کسی سے کوئی ملال نہین

جفائے عشق کسی سے عدم مین کیا کہیئے
کہ ہم مذاق نہین کوئی ہم خیال نہین

ستم کے بعد تقاضائے نازِ حسن یہ ہے
خوشی سے کہہ بھی دو محشر کوئی ملال نہین

---

آپکے پندار کا کوئی گلہ باقی نہین
جب ہمین کو تابِ ضبطِ حوصلہ باقی نہین

اپنا دل اپنے ہی ہاتھون توڑ کر بیٹھا ہون مین
جیسے اب دنیا کا کوئی مشغلہ باقی نہین

زور ہر اک جزو خون کا لیگیا عہدِ شباب
وہ جنون کا جوش اور وہ ولولہ باقی نہین

گریۂ غم پہ ہنسی آئی وفا کی داد دی
بند دیدہ اب ہمین کوئی گلہ باقی نہین

دل ہوا جسدن سی محشر سلسلہ جنبانِ عشق
زندگی کی راحتونکا سلسلہ باقی نہین

لکھ لیا اُسکو بھی قسمت نے گنہگارون مین
ضبط کا جسنے کیا ذکر دل افگارون مین

فکر سے وصل و فرقت کی یہ بدلا ہے مزاج
اب شمار اپنا ہے اچھون مین نہ بیمارون مین

بار اُٹھائین مری خاطر شکن آہونکا ذرا
طاقت اتنی نہین غمخانے کی دیوارون مین

کچھ بھی رکھتے ہین اگر عقل و حواس اہلِ جہان
سمجھے مستان مے حسن کو ہشیارون مین

آئی میری شبِ فرقت کہ قیامت آئی
رستخیز آج بلا وجہ نہین زندان مین

کر کے توبہ ہوئے سو باتون کے محشر پابند
کیا ہی آزاد تھے جبتک رہے میخوارون مین

تمع بزمِ عشق کی صورت سے مین افسردہ ہون
دیدۂ ظاہر مین زندہ در حقیقت مردہ ہون

رنج و راحت دونونکی لذت سے جی گھبرا گیا
تم خفا مجھسے ہوے جینے سے مین آزردہ ہون

پوچھنے والون سے محشر کہدو کیون چھیڑین مجھے
کوئی بات اچھی نہین لگتی کہ دل افسردہ ہون

مصیبت دل وارفتہ ایک ہو تو کہون
نذاق کی نہین باتین ہین سن سکو تو کہون

لئے ہون دلمین جو مدت سے سن سکو تو کہون
کوئی سنے نہ سنے تم اگر سنو تو کہون

حواس آئین تو لے چارہ گر سنون تیری
کہانیہ درد ہی قابو مین سانس ہو تو کہون

میان حشر یہ کہتے ہی کہتے دن گذرا
تمھارے ہاتھون جو گذری اگر کہو تو کہون

وہ اُنکا روکنا مجھکو اشارون سے دمِ حشر
وہ اُن سے میرا یہ کہنا اگر کہو تو کہون

نہ پوچھ چارہ گر وہ حال ہون سراپا درد
زبان سے کسی ایذا کا نام لو تو کہون

بیان حال مین کیونکر زبان کھلے سر بزم — خدا کے واسطے اُٹھکر الگ چلو تو کہون
کہانی دل کی سنی چپکے بیٹھکر تو کیا — کسی جگہ بُری اچھی مین بول اُٹھو تو کہون
نہ پوچھو شوق کی حالت جو چپکے بیٹھنا ہی — خلاف ہی سہی لیکن جواب دو تو کہون

وہ کہتے ہین شب وعدہ کہو تو کچھ محشر
مین کہہ رہا ہون کہ ارمان ایک ہو تو کہون

اس ادا سے وہ مجھے ساغر مے دیتے ہین — کسی محتاج کو جیسے کوئی شے دیتے ہین
دے کے ساغر مجھے کس لطف سے ساقی نے کہا — دیکھتے جاؤ ابھی ہم تمھین کے دیتے ہین
ذکر دل چھیڑ کے کچھ ایسی ادا سے مانگا — کچھ سوا اسکے نہ کہتے بنی سب دیتے ہین
چلے آنا کبھی مدفن پہ جو فرصت پانا — یاد رکھنا کہ تمھین جان سی شے دیتے ہین

کوئی فریاد سنے یا نہ سنے اے محشر
حالت دل کی خبر صورتِ نے دیتے ہین

کسیکے ظلم نہان اہل غم جب یاد کرتے ہین — اُبھر آتی ہین جو چوٹین دلکی یون فریاد کرتے ہین
تمھارے دل جلے جسوقت تم کو یاد کرتے ہین — دھوئین اُٹھتے ہین دلسے اسطرح فریاد کرتے ہین
نہ جانے کیا گذر جاتی ہے زندان مین اسیرون پر — کسیکو جب کسی کے سامنے آزاد کرتے ہین
غم فرقت مین جو حرکت ہی اپنی اضطراری ہے — کبھی چپ بیٹھکر ہنسنا کبھی فریاد کرتے ہین
مبارکباد ہمکو لذتِ ایذا سے مرجانا — نکلتی ہی دعا دل سے جو وہ بیداد کرتے ہین
دیار عشق مین جب مٹنے والا کوئی مٹتا ہی — ہمارے جاننے والے ہمین بھی یاد کرتے ہین
جہانِ غم مین جب زندہ رہی بعد اسکے وہ جانے — ہمارے دم مین دم جبتک کہ ہی فریاد کرتے ہین
قفس کی تیلیون گن رہے ہین دن رہائی کے — حیات اپنی بسر یون قید ہی صیاد کرتے ہین

ت دیکھئے اندری شہرت زخم الفت کی | ابھی تک لوگ ذکر ہمت فرہاد کرتے ہین

مزار رفتگان آئینہ عبرت ہے اے محشر
نظر پڑتے ہی انکا حسن سیرت یاد کرتے ہین

ن عشق اُٹھا دنیا سے ماتم دار بیٹھے ہین | تھکے ماندے کسی بیمار کے بیمار بیٹھے ہین
ل حسن سے ظاہر ہوا لکھا مقدر کا | خدا کی شان یوسف اور سر بازار بیٹھے ہین
ھر بھی اک نظر او موجد انداز بیرحمی | بڑی مدت ہوئی ہم جان سے بیزار بیٹھے ہین
ن کیا جانفشانی زینت بزم تصور کی | نگاہ عام مین ہر چند ہم بیکار بیٹھے ہین
ی جذبات کی شدت کہین جانے نہین دیتی | نکلکر بزم جانان سے سر بازار بیٹھے ہین
انے والو تم انکو ستا کر کچھ نہ پاؤ گے | جو کوئے دوست مین اذیت کش آزار بیٹھے ہین
ا کا وقت بھی بیمار غم کے ساتھ آخر ہے | سر بالین یہ کس امید مین غمخوار بیٹھے ہین

مزاج اہل الفت عالم نیرنگ ہے محشر
کبھی مسرور بیٹھے ہین کبھی بیزار بیٹھے ہین

وقت مین کسی سے بات کے قابل کہان | چارہ سازو کچھ نہ پوچھو ہم کہان ہین دل کہان
کے انداز اور ہین انکی روش کچھ اور ہے | شوخی دلبر کہان میرا دل بسمل کہان
تصور بھی نیا اک زخم ہی وقت جفا | دل مرا تیری نگاہ ناز کے قابل کہان
ب دیکھے ہین نہ اے رضوان تری آنکھوں نے بہشت | لیکن آنکھیں ڈھونڈھتی ہین جسکو وہ محفل کہان
ے اگر نزع مین مجھپر بڑا احسان کیا | ورنہ آسان ہونیوالی تھی مری مشکل کہان

آبلون سے پاؤن کے کہتی ہین محشر خار دشت
پھوٹ کر ہمنے انھین آسائش منزل کہان

نہ ہنسو اُنپہ جو فریاد کیا کرتے ہین
اسی پردے مین تمھین یاد کیا کرتے ہین

روز اسیرانِ محبت پہ ہی وان مشق ستم
روز دو چار کو آزاد کیا کرتے ہین

اس بنا پر ہے ہمارا ابھی تقاضائے ستم
کہ وہ ہر ایک پہ بیداد کیا کرتے ہین

شغل بیکاری فرقت کہ نہ پوچھو ہم سے
کسی امید پہ دل شاد کیا کرتے ہین

پوچھتے کیا ہو غم ہجر مین کیسا ہے مزاج
چپ ہین محشر کبھی فریاد کیا کرتے ہین

نہ تڑپین ہجر مین کچھ اختیار بھی تو نہین
سکون تڑپ کے ہو یہ اعتبار بھی تو نہین

کسی سے کیا کہین جو ہجر مین گذرتی ہے
مزا یہ ہی کہ کوئی غمگسار بھی تو نہین

اگر یقین نہین زاہد کو پارسائی کا
خطا معاف ہو مین بادہ خوار بھی تو نہین

مری ہنسی ہی شب وصل ناگوار فلک
بلا سے چپ رہون یہ اختیار بھی تو نہین

عبث ہی مجھسے شب انتظار ناز اجل
کہ قبل صبح مین امید وار بھی تو نہین

خوشی ہو جان گنوانے کی خاک اے محشر
گلی مین یار کی جائے مزار بھی تو نہین

شام وعدہ رنج کے سامان نظر آتے ہین کیون
دل بھر آتا ہی کیون آنسو بہے جاتے ہین کیون

دیکھین کیا عالم دکھاتا ہی ملال صبح وصل
ہوش بھی ہمراہ رنگ رخ اڑے جاتے ہین کیون

الفت دنیا مین اب بھی ہی زمین گیری کا شوق
ورنہ کنج قبر مین سب پانون پھیلاتے ہین کیون

کیا دل بیمار کا کرنا ہے ماتم وقت نزع
ملکے دونون ہاتھ سینے پر کھنچے آتے ہین کیون

راہ مین خود ہی کہین رہ جائینگے مثل غبار
قافلے والے ہمین چھوڑے چلے جاتے ہین کیون

ذکر شام وصل پر نیچی ہین نظرین کس لیے
جو خطا میری ہوا سپر آپ شرماتے ہین کیون

شامِ فرقت یہ بھی اے محشر پیامِ ظلم ہے
چرخ کا کہنا ابھی سے آپ گھبراتے ہین کیون

تا ہین ہم کسی محفل سے کیونکر آئے ہین
سو طرح کے زخم لیکر ایک دلبر آئے ہین

ہی ہی بحث ہمسے اور کسی دربان سے
بزم سے پھر تماشا لوگ اُٹھکر آئے ہین

اپنی جا پہ سب کو شوق پابوسی کا ہی
اڑ کے دامن تک گیسوئے دلدار پڑہکر آئے ہین

ب تو پوچھا نکیرین نے اسکا کیون پوچھا نہ حال
داغ کیسے تربت مین ہم لیکے دلبر آئے ہین

ہوش کی صورت اُڑا جاتا ہے دل پھر ہاتھ مین
کہئے اے محشر کہان سے آپ اُٹھکر آئے ہین

ب بیٹھین وہ جنکو خوشی ہین ہوش نہین
یہ بزم دوست ہی دوکانِ میفروش نہین

ین درد جدائی کی خیر ہو یارب
کہ آج صبح سے غمخانے مین خروش نہین

یا کہ شادی و غم مین ہے ایک ہی حالت
ہین عندلیب کی صورت سیاہ پوش نہین

کی جان ہو ہر چند ایک ہی ہو فغان
ملال نے کے مجھے عادت خروش نہین

تھا ہجر کی شب ایک نالہ جانکاہ
بس اتنی ہے کہ خبر ہے کہ پھر آگئے ہوش نہین

حواس آتے ہین ذکر شراب سے محشر
جہان مین کوئی مجھسا بھی بادہ نوش نہین

دلکو خوگرِ ایذا جو پائے جاتے ہین
بڑی خوشی سے برابر ستائے جاتے ہین

پائے لاکھ حیا آہ جدائی یار
نگہ سے اور ہی انداز پائے جاتے ہین

ی اور بڑھے تیرگی شام فراق
چراغ دیکھون کہان تک جلائے جاتے ہین

دجذبۂ شوق دل ہی بات کا پاس
کہ بزم دوست مین ہم بے بلائے جاتے ہین

اب آگے رازِ محبت ترا خدا حافظ　　جو حق چھپانیکا ہم چھپائے جاتے ہین
عجیب شے ہی جہان مین امیدواری بھی　　کوئی خفا ہی رہے ہم منائے جاتے ہین
چلے ہین چھوڑ کے زخمی کو جان نی مین حضور　　نئی طرح کا یہ مرہم لگائے جاتے ہین

※

ڈ ہے تم سمجھوگے میرے دل نہین　　ورنہ ضبطِ درد کچھ مشکل نہین
منحصر قسمت پہ ہی وصلِ حبیب　　ہجر مین کوشش کے ہم قائل نہین
دو جواب اسکا زبانِ تیغ سے　　لوگ کہتے ہین کہ تم قاتل نہین
کثرتِ غم سے ہوا آخر یہ حال　　ایک پتلا درد کا ہے دل نہین
اتنا کہکر اُٹھ گیا وہ شمع رو　　ہم نہین تو رونقِ محفل نہین
تم تو جو چاہو کہو غصے کے وقت　　میرا منھ شکوے کے بھی قابل نہین

چھوڑ مصحفی آرزوے وصلِ دوست
سعیِ بے حاصل سے کچھ حاصل نہین

آئینہ صفت بزم مین حیران بھی ہمین ہین　　خندان بھی ترے سامنے گریان بھی ہمین ہین
کچھ خوف نہین تم کو اگر جھوٹی قسم کا　　کیون منھ سے کہو صاحبِ ایمان بھی ہمین ہین
شاباش ہمین کہتے ہین خود دستِ جنون کو　　خود بخیہ کنِ چاکِ گریبان بھی ہمین ہین
کیون قتلِ جہان پر نہ کمر باندھے وہ ظالم　　دعویٰ ہو جسے عیسیٰ دوران بھی ہمین ہین
پھری نگہ لطف جبلاتے ہین ہمین کو　　پھر جائے تو سو جان سے قربان بھی ہمین ہین
کیون تم کو دمِ حشر ندامت ہے جفا پر　　لو دیکھو ادھر سر بگریبان بھی ہمین ہین
عشاق ہے کہتی ہین اُس شوخ کی آنکھین　　بیمار بھی ہر درد کے درمان بھی ہمین ہین

بتوم گریہ سے بیان جستجو میں لہو ہی نہیں
وہاں اجازت تشریح آرزو ہی نہیں

سوال دید پہ وہ کہہ رہے ہیں قصۂ طور
ہمارے اُنکے بس اب یہی گفتگو ہی نہیں

شنیدہ ہو یا جورِ نازِ خوبان ہمہ
وہ کیا ڈرے کہ جسے کوئی آرزو ہی نہیں

عبث ہو دیدۂ حرم میں دواد وشِ آنکی
جسے سلیقۂ اظہار آرزو ہی نہیں

حیات رفتہ نہیں دوست جسکو پانہ سکین
مگر یہی کہ کمال اپنی جستجو ہی نہیں

ہوں دستِ اجل اپنا خلعتِ ہستی
ہوا یہ چاک کہ گنجائش رفو ہی نہیں

جہانِ شوق کبھی دل کے ساتھ تھا محشر
وہ جیسے مر گیا اب کوئی آرزو ہی نہیں

ہم کہانی دوست سے کسکی کہیں
اپنی بیتی یا کہ جگ بیتی کہیں

دونوں خواہاں ہیں وفا کی داد کے
اب جگہ کی یا کہ دل کی سی کہیں

روزِ حشر انکا گریبان میرا ہاتھ
مجھکو دیوانے کی جو بیتی کہیں

ایسی محفل میں خوشی ہی قبول
جسجگہ جو ہیں انھیں کی سی کہیں

اپنا افسانہ ہے ہر اک رنگ میں
حالِ غم یا قصۂ شادی کہیں

دل سے ہم سنتے ہیں تم جو کچھ کہو
ہم نہیں سنتے ہو ہم کیسے ابھی کہیں

ہو رہی ہی سب سے پرسش روزِ حشر
آج دل میں ہے کہ کچھ ہم بھی کہیں

رہنے میں بجلی تو رکتی ہی نہیں
کیفیت کیونکر شبِ غم کی کہیں

ایسے ہمدردوں کو خوش رکھے خدا
جو کہ اے محشر سنے دل کی کہیں

مبتلائے دردِ فرقت کو کبھی راحت نہیں
انکی خاطر [illegible] لذت نہیں

ناگوار شوق ٹھہرا ہی قرار اہل درد
زخم ہی کی ہو خلش دلمین اگر حسرت نہین

کس زبان سے ہو وہ کہے احوال لطف زندگی
درد فرقت سی کسی پہلو جسے راحت نہین

تھک گیا ہون اسقدر طی کر کے راہ زندگی
اپنے قدمون سے لحد تک جاؤن یہ ہمت نہین

اُس زمین کا بھی خدا حافظ جہانمین دفن ہون
ہی یہ اک تعمیر بربادی مری تربت نہین

کہدی اے شوق آنے والون سے رہی پاس ادب
کوچۂ دلدار ہے یہ عالم وحشت نہین

اسکا دل اسکا جگر اور اُسکے تیور دیکھیے
غمزدون کے واقعے سنکر جسے عبرت نہین

منظر شہر خموشان پر نہ ہنسنا چاہیے
کور باطن ہی جو روشن دیدۂ عبرت نہین

ہو گئی تکلیف شرع شاعری تشنہ معاف
اب جنون کار دنیا سے ہمین فرصت نہین

ہجر کی شب کوئی غمخوار کہان سے لائین
چارہ سازِ دلِ بیمار کہان سے لائین

چارہ سازون کو اشارون ہی سے رخصت کر دین
اتنی نوبت ترے بیمار کہان سے لائین

دشت وحشت مین ہی اک تازہ جنون کی شغلی
سر کے ٹکرانے کو دیوار کہان سے لائین

حسن جو باعث مساوات ہو اہ عشق کا قول
اتنی ہم گرمی بازار کہان سے لائین

بے عیادت کے نہ صبر آئے انھین ای محشر
وہ برا وقت وہ آزار کہان سے لائین

کسکا دل زلف مین تباہ نہین
رات کے کام کی یہ راہ نہین

اشک عاشق کو کہتے ہین آنسو
دیکھنے والون کی نگاہ نہین

دیکھکر آنکھ ہنس دیا دم چشم
کوئی بھی تجھ سا داد خواہ نہین

بزم الفت مین سب برابر ہین
[illegible]

جو نہیں جانتے رموزِ وفا ۔۔۔ اُنسے اور محبت رسم و راہ نہیں

دیکھا انجامِ شمع وقتِ سحر
محشر اب تاب ضبطِ آہ نہیں

سیکڑوں ظلم جہاں روز کئے جاتے ہیں ۔۔۔ پھر اُسی بزم میں ارمان لئے جاتے ہیں

عرضِ مطلب پہ بُرا مان کے اتنا بگڑے ۔۔۔ اپنے ہاتھوں سے مرے ہونٹ سئے جاتے ہیں

ہم جو مر جائیں تو عزت نہ ستم کی گھٹ نا ۔۔۔ دیکھو دیکھو تمہیں ہشیار کئے جاتے ہیں

کامیاب اُٹھ کے چلے منھ پہ ہنسی ہو محشر
محفلِ دوست سے اک داغ لئے جاتے ہیں

کہہ کہا تھا کبھی اے غنچہ دہن یاد نہیں ۔۔۔ کیا تغافل ہے تجھے اپنا سخن یاد نہیں

ہو گئی خدمتِ صیاد میں اتنی مدت ۔۔۔ آشیاں کیا ہے ہمیں شکلِ چمن یاد نہیں

کر دیے ہو ہمیں محویتِ وادیٔ عشق ۔۔۔ خوش نصیبی ہے مجھے راہِ وطن یاد نہیں

بزمِ جاناں میں پہنچنے کی ہوئی ایسی خوشی ۔۔۔ جیسے مجھکو ستمِ چرخِ کہن یاد نہیں

چارہ گر کی یہ عنایت بھی بہت کافی ہے ۔۔۔ کہہ دیا داغ ہے اپنا یہ کہن یاد نہیں

حشر میں نزع کی ایذائیں نہ پوچھے کوئی ۔۔۔ کسطرح آئی تھی ماتھے پہ شکن یاد نہیں

دم نہ دیر للسب شوق کو تعجیل [illegible] ۔۔۔ وہ مخاطب ہیں تو اندازِ سخن یاد نہیں

حشر میں مصلحتِ وقت اگر ہے تو یہ ہے ۔۔۔ کہہ کے ہٹ جاؤ حکایات کہن یاد نہیں

غم کا افسانہ وہ سنتے تو مگر اے محشر
پوچھنے پر یہ کہا مشقِ سخن یاد نہیں

کون وہ [illegible] دوست شبِ وصل کبھی اٹھا تو نہیں ۔۔۔ لطفِ محبوب مجھے مانعِ فریاد نہیں

ابتدا قصہ فرقت کی ہے پیغام اجل
اسقدر یاد ہی اور آگے ہمین یاد نہین

کوچہ دوست مین مرنا ہے حیات ابدی
شکر کرتا ہون کہ مٹی مری برباد نہین

ظلم پر اُنکو یہ کہہ کہہ کے اُبھارا ہمنے
میری جان تم مین ابھی سے ستم ایجاد نہین

ہمصفیرو مری ہستی کی ہی اتنی مدت
دور گلزار مین جبتک کوئی صیاد نہین

جسکی محفل مین گئی ہم یہی کہکر اُٹھے
کہین دنیا مین علاج دل ناشاد نہین

آہ موزون سے قفس کیا ہی چمن جل اُٹھا
پھر بھی تاثیر کا قائل دل صیاد نہین

اہل باطن کی فنا بھی ہی حیات ابدی
ہستی عشق وہ ہستی ہی جو برباد نہین

ہر نفس ہین نگرانی قفس کی فکر مین
ہین اگر قید ہون صیاد کبھی آزاد نہین

اٹھ گیا از نگہ دوست یہ صدمے محشر
مر گیا ہین تو کوئی قابل بیداد نہین

ہمکو راہ شوق مین راحت کہین ملتی نہین
دوستو ملجائے جہان وہ منزلین ملتی نہین

اہل دلپر کنج مدفن مین کھلا آخر یہ راز
منزل عشق مین راحت کہین ملتی نہین

کون ہی ہمراز حسن دوست اے دل تو بتا
آئینے سے بھی نگاہ شرمگین ملتی نہین

عشق مین تیری ستمگر کیونکر کہون کیا حال دل
مجھکو مرنے کی بھی فرصت ہمنشین ملتی نہین

ناتمام اپنی نظر مین ہی خم ابرو کا عشق
جھکتے جھکتے پاؤن سر جبتک زمین ملتی نہین

کھینچین کبھی مشق تصور ہی سے محشر لذتین
اُنکی وہ صورت کبھی ڈھونڈھے سے کہان ملتی نہین

نہ سنگ راہ ہمدو نہ غبار خاطر ہین
خفا نہ ہوجو گئی ہین تمھاری حاضر ہین

انھین یہ کہکے دل ہی کوئی پوچھے لذت غم ہجر
انھین کا عشق کوئی شی ہی جو کہ صابر ہین

کوئی چھپے گا کہانتک اداشناسون سے
نگاہ شوخ سے سب دل کی راز ظاہر ہین

انھین ہی عذر نزاکت یہان شکایت ضعف
غرضکہ منہ سے قسمت کے ہاتھون قاصر ہین

قسم نہ ماننے کا اُن سے جب کیا شکوا
دیا جواب یہ جھنجھلا کے ہمتو کافر ہین

یہ قول ہی ترے کوچے مین مرنیوالونکا
چلے ہین خلد مین اور خلد کے مسافر ہین

---

سمجھا تاہون یہ کہہ کے دل نوحہ گر کو مین
دم بھر ٹھہر تو جاؤن تلاش اثر کو مین

ہی امتحان عشق عجب سخت مرحلہ
تڑپا کے پہلی دیکھ لون خود ہی جگر کو مین

ناگفتنی ہی وعدۂ دلبر کا گو کہ راز
جی چاہتا ہی دل سے کہون اس خبر کو مین

عادت بگڑ گئی تو ہوا اور بھی جنون
زانو پہ تیرے غش مین نہ رکھونگا سر کو مین

پہونچا سلامتی سے جو بازار حسن مین
دل دونگا ڈھونڈھکر کسی بیداد گر کو مین

یونہین جو سوز ہجر مین بڑھتا گیا جنون
اک روز جل کے آگ لگا دونگا گھر کو مین

محشر وہ آنکھ بھر کے اگر دیکھ لے مجھے
سینے مین رکھ لون دلکی جگہ پر نظر کو مین

دلگی اہل جنونکی سیر گلشن مین نہین
دم الجھتا ہی جو خار دشت دامن مین نہین

چار دن کی زیست کا اتنا تنا بند و بست
دام ہستی ہی رگین انسان کی تن مین نہین

ہجر کی شب سو رہین سوناہی جنکو چین سے
ہان دل بیتاب ابھی مصروف شیون مین نہین

خنجر قاتل کی دعوت کیا کرون ای سوز عشق
کوئی قطرہ خون کا رگہائے گردن مین نہین

چل رہی ہی کیسی دنیا مین ہوائے اختلاف
پھول جتنے ہین وہ سب ہمرنگ گلشن مین نہین

یا جفائے چرخ کا زیر زمین بھی دخل ہے
چین ای محشر اسی باعث سے مدفن مین نہین

تم کہو گے جب یہ رہتے ہی نہین | اسلیے ہم کچھ بھی کہتے ہی نہین
کون دے ٹوٹے ہوے دلکی خبر | اشک غم کچھ دن سی بہتے ہی نہین
کہہ لو تم جو کچھ تمھاری منھ مین آئے | ہم تو کوئی بات کہتے ہی نہین
فصل گل مین ہونگے وہ طایر اسیر | جو خزان مین چاپ سہتے ہی نہین

صاف یہ ہو سننے والا چاہیے
بے کہے محشر تو رہتے ہی نہین

عرض مطلب کا ارادہ ہی سنوگے کہ نہین | آج مقبول دعا مفت ہی لوگے کہ نہین
چشم خونبار کے افسانے پہ آتی تھی ہنسی | اب یہین آہ و فریاد ہوان روگے کہ نہین
کیا کہون کشمکش شوق سر محفل دوست | مجھسے دربان جو کہتا تھا اٹھیگے کہ نہین
نامرادون کی زبان منھ مین نہین کیا بولین | کوئی اچھا کہ برا کچھ ہم سے کہوگے کہ نہین
ہنس نہ مارا روش ناز سے ملکر چھٹنا | یہ تو بتلاؤ کبھی چھیٹ کے لوگے کہ نہین
شکوۂ ہجر کو جب طول ہوا حد سے سوا | بولا وہ شوخ بس اب چپ بھی رہوگے کہ نہین
شیون دلبہ بگڑتے تھے وہ مرحوم ہوا | اب کسی دن مری دو باتین سنوگے کہ نہین

معدلت گاہ قیامت مین ہو کیون چپ محشر
تم بھی کچھ اچھی بری آج کہوگے کہ نہین

فصل گل مین سر رہے گرمی بازار جنون | مر گیا شاید کوئی تازہ گرفتار جنون
آنکھ سے گرتی گئی رونق طلسم دہر کی | دن بدن بڑھتا گیا جتنا کہ آزار جنون
چارہ سازون کے دماغ و دلپہ صدمے چاہیے | کہنے مین کوئی نہین دار دے بیمار جنون
کاوش فرقت سے کیا تلوار کی عالم مین تن | گھٹ رہی ہے زندگی بڑھتی ہین آزار جنون

ہجر مین موت کو کسطرح بلاتا ہے کوئی | تم اگر جاتے ہو ہمکو یہ بتاتے جاؤ

آئے ہو کوچۂ جانان مین اگر ای محشر
اپنی تربت کا نشان کیون نہ بناتے جاؤ

دور فلک مین اہل وفا کو خوشی نہو | ہوتا رہے جہان مین سب کچھ یہی نہو
طاقت ربائے دل ہی بیان غم فراق | اے ہنسکے سننے والو یہ کچھ دلگی نہو
یان ہر فغان مین دلکا لہو ہو رہا ہی خشک | وہ ہنسکے کہہ رہے ہین قیامت ہوئی نہو
بیٹھا ہون بیٹھنے دے مجھے ضبط شوق اگر | خوف اسکا ہی کہین سر محفل ہنسی نہو
فرقت مین اس خیال سی برسون جیا ہون مین | وہ غم ہی کیا کہ جسکا نتیجہ خوشی نہو
ہر اک نفس مین لاکھ طرح کا ہی خوف جان | یہ درد دل ہی چارہ گر و دلگی نہو
بیٹھا ہوا ہون منتظر وعدۂ حبیب | پروردگار صبح قیامت ابھی نہو
چشم کلیم دوست زلیخا کا قول ہے | شوق اور اسپہ صبر کوئی دلگی نہو
احباب شمع وچادر گل سی رکھین معاف | وہ قبر کیا جو چھائی ہوئی بیکسی نہو

محشر مذاق توبہ پرستی کو اب سلام
کیا لطف زندگی کا اگر میکشی نہو

ستم کا ماجرا ہم سے نہ پوچھو | جو ہونا تھا ہوا ہم سے نہ پوچھو
بناوٹ ہوگی شوق دلکی بابت | ہمارا مدعا ہم سے نہ پوچھو
جو گذری عشق مین ناگفتنی ہی | خیالات وفا ہم سے نہ پوچھو
حساب دوستان در دل مثل ہی | اٹھائی کیون جفا ہم سے نہ پوچھو
جوانی مین خبر ہے کسکو دل کی | نہ جانے کیا ہوا ہم سے نہ پوچھو

صنم کعبے مین کیون ہین اور کیا ہین
خدا کا واسطا ہم سے نہ پوچھو

خدا یاد آ گیا اک اک نفس مین
نتیجہ عشق کا ہم سے نہ پوچھو

دماغ درد لکو روحانی ہے تحریک
محبت کا مزا ہم سے نہ پوچھو

سر محفل ہر اک کو رشک ہو گا
تم اسرار وفا ہم سے نہ پوچھو

---

خدا برق نگہ کے آنکھ بھر کر دیکھتے جاؤ
جو دیکھا جائے حال قلب مضطر دیکھتے جاؤ

تمنا ہے قتیل ناز کو دیکھو نہ دیکھو تم
نزاکت سے رکا جاتا ہی خنجر دیکھتے جاؤ

بہاری گرد داماں ہوا سے اُڑتی آتی ہے
ذرا اے رہروان کوئے دلبر دیکھتے جاؤ

جمال دلربا ہر چند خرمن سوز ہستی ہے
مگر یہ مقتضائے شوق دم بھر دیکھتے جاؤ

سکوت احباب کا دم بھر مین آخر ہی چلے جانا
مرا احوال بالین پر ٹھہر کر دیکھتے جاؤ

عجب دلچسپ یہ نظارہ گہ مین اک تماشا ہے
کہ کوئی دیکھتا ہے تمکو کیونکر دیکھتے جاؤ

چلے ہو ماہ کنعان خلوت شوق زلیخا مین
خدا کیواسطے لوح مقدر دیکھتے جاؤ

نشان رنگ فنا گردن بدن بڑھتے ہی جاتے ہین
ذرا آئینہ ہستی کو محشر دیکھتے جاؤ

---

آبرو سے ہو اگر الفت تو شیدائی نہو
عشق مین یہ بھی ہے رسوائی جو رسوائی نہو

کیون کرے دعوی وفا کا کوئی کیون نام عشق
ہجر کے غم مین اگر تاب شکیبائی نہو

خاک ہو جائے زمانے مین فروغ آئینہ
خوبرویان کو اگر شوق خودآرائی نہو

کیون نہ پیغام اجل ہو تیر نازک اسکے لئے
زندگی بھر چوٹ جس دل نے کہین کھائی نہو

ہر ہنسی پہ چاہیے محشر خوشی کیا چیز ہے
جسکے منھ پر مسکراہٹ بھی کبھی آئی نہو

محشر بہاؤ اشک شہیدانِ عشق پر
ہر اک نفس ثواب عبادت ہی کیون ہو

بتکدے سے جاتے ہو محشر آؤ دم لیتے چلو
آج واعظ کے لگے ہاتھون قدم لیتے چلو

عاشقون سی کہہ رہی ہے ہمت اندہ پسند
دلپہ بار رنج فرقت تا عدم لیتے چلو

آندھیان دشت محبت کی قیامت خیز ہین
دل یہ کہتا ہی کہ تم بھی چشم نم لیتے چلو

لاش اگر اٹھی ہی میری دفن بھی ہو جائیگی
دوستو کیون اسقدر جلدی ہی دم لیتے چلو

ہی نظر بازونکا مجمع داشتہ آید بکار
حشر کے دن زخم پیکان ستم لیتے چلو

ترک رسم کہنہ اے محشر خلاف وضع ہے
چند تصویر بتان سوے حرم لیتے چلو

## ( ہ )

مرادونکا ہی گھر میرے لئے تعمیر میخانہ
ہلا آتا ہون اکثر صبحدم زنجیر میخانہ

حقیقت اپنے دلکی کیا کہون کچھ کہہ نہین سکتا
وہ میکش ہون کہ پہلو مین ہی اک تصویر میخانہ

زبانمین پڑ گئے کانٹے کہانتک تشنگی آخر
مرے ساقی خدارا کھولدے زنجیر میخانہ

دماغ و دل کو بعد توبہ بھی اتنا تعلق ہی
کہ اکثر دیکھتا ہون خواب مین تصویر میخانہ

تصدق شوق سے کرتے ہین دلکو دور ساغر پر
بڑھاتے ہین بڑھانے والے یون توقیر میخانہ

وہان موسی کو غش آیا یہان بیہوش میکش ہین
جواب کوہ سینا ہو گئی تعمیر میخانہ

نہ چھوٹا سلسلہ جوش جنون کا میکشی مین بھی
رہی ہر وقت میرے ہاتھ مین زنجیر میخانہ

نگاہین اسکی جم سکتی ہین محشر چشم ساقی پر
کہ جسنے کھینچی ہو سو رنگ سی تصویر میخانہ

کہ انسان جوہر قابل ہے پتھر آئینہ
لن ترانی ہم نشین دیکھے وہ رُخ مر آئینہ

شمہ میگون سے کسیکی یہ ہوا نیرنگ حسن
بنگیا ہنگام زینت رشکِ ساغر آئینہ

ہر الفت کا ربط باطنی بڑھنے تو دو
خود ہی ہو جائیگا حالِ قلب مضطر آئینہ

ن حسینون کی نگاہِ گرم کا اُف رے اثر
ہوگیا اک آبلہ آخر سراسر آئینہ

ق مین لازم ہے ہر شے کیلئے حسنِ قبول
ہوگیا نامی بناتے ہی سکندر آئینہ

ون نہ کٹ جائے حسینون ہی کی نظارے مین دن
صبح اُٹھکر دیکھتا ہو روئے دلبر آئینہ

ک کیون آنکھون مین بھر لائے جو ٹوٹا دل مرا
ڈھونڈہ لینا اور کوئی اس سے بہتر آئینہ

ل تغیر کا نہ چھوڑیگا مریضِ ہجر کو
دیکھے ہی جاتا ہے شکل اپنی اُٹھا کر آئینہ

نے تم مین ہر ادا دیکھی نئی صبح وصال
صاف کہدو تمنے کیا دیکھا اُٹھا کر آئینہ

معا حسن کا پر حیف کچھ کھلتا نہین
دیکھتے ہین یہ حسین خلوت مین کیونکر آئینہ

دیکھنے بیٹھے تو ہو اُس خود نما کا تم سنگار
بن نہ جانا فرط حیرانی سے محشر آئینہ

ظاہر ہوئی جب مجھسے وفا اور نہ زیادہ
ضد باندہ کے کی اُسنے جفا اور زیادہ

قت مین بڑھی جتنی پریشانی خاطر
گھٹتی گئی تاثیر دعا اور زیادہ

یہ ظلم کے افسانے کا ادنیٰ سا اثر ہے
مشہور چھپانے سے ہوا اور زیادہ

رتا ہون طلب دلکو مین جب دعوتِ غم مین
کہتا ہو کہ دے مجھکو خدا اور زیادہ

س طرح نہ ہم درد محبت کو کرین ضبط
ہر سانس مین بڑھتا ہے مزا اور زیادہ

ب ہجر کے بیمار کو قسمت پہ ہے نازش
کرنے لگی ہے ناز قضا اور زیادہ

# (ی)

مرا جینا غمِ فرقت مین اک رازِ محبت ہی ... کہ جو جو سانس آتی ہے وہ اعجازِ محبت ہی

جفائے دوست کی ہے یہ حقیقت پوچھ لے کوئی ... وفا کی آزمائش کے لئے نازِ محبت ہی

تری ہر اک ادا مین دشمنی کے سیکڑون پہلو ... مری ہر اک روش مین حسن اندازِ محبت ہی

فراق و وصل دونون مین حیات دل کے لالے ہین ... اگر بچ جائے قسمت سے تو اعجازِ محبت ہی

مری برقِ وفا سے طور کا دامن بھی جل اُٹھا ... جسے روحِ اثر کہیے وہ آوازِ محبت ہی

فراقِ دوست مین رونے کی تکلیفین سہی آنکھون نے ... مگر یہ کیا کرون آنسو جو غمّازِ محبت ہی

زیارت گاہ اربابِ فنا وہ سرزمین نکلی ... جہان پر زیرِ گردون قبرِ جانبازِ محبت ہی

بناتا جاتا ہون دل کی لحد اور کہتا جاتا ہون ... نہ جانے انتہا کیا ہو یہ آغازِ محبت ہی

سمجھ مین چارہ گر کی کچھ نہین آتا تمھین سن لو ... مریضِ غم کی جو ہچکی ہے اک رازِ محبت ہی

پس مردن کسی سے ہم نہ بولین ہین نہ بولینگے ... کہ خاموشی مین پنہان ذکرِ رازِ محبت ہی

ہوئی برباد خاکِ دل ہوا مین جب تو وہ بولے ... ابھی بگڑا ہی کیا ایسا یہ آغازِ محبت ہی

کوئی پوچھے جو شرحِ عشقِ جانان کہدو ای محشر
خدائی مین یہی دلسوز و دمسازِ محبت ہی

جفائے آسمان ہم پر کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہی ... مزاجِ دوست ای محشر کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہی

طلسماتِ تغیر نے بنایا ہم کو دیوانہ ... کہ احوالِ دلِ مضطر کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہی

تلون نے کیا اک حشر امیدون کی دنیا مین ... ہمارا وہ ستم پرور کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہی

جسے بیمار ڈالا چارہ گر بھی اُسکے بنتے ہو ... زمانے کا گمان ہم پر کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہی

یامت تھا ہین اُمنگین انتظار شام وعدہ ہین
وفور شوق سے دل بھر کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہی

تالی ہانھ نے فصاد کے رفتار نبض کی
طریق کاوش نشتر کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہی

تک طول خط شوق وہ پڑھنے کو بیٹھین گے
تمنائے دل مضطر کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہی

را یاد آگیا آخر جفائے دست قاتل سے
دعا میری تہ خنجر کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہی

ہی ہم ہین وہی دل ہی مگر رنگ خیال اپنا
کسیکی بزم سے اُٹھکر کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہی

نہ غصے کا پتہ پایا نہ محشر مہربانی کا
نگاہ چشم افسون گر کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہی

جنسے تھا لطف زندگی نہ رہے
وہ زمانہ وہ لوگ ہی نہ رہے

آمد موت پر فدا سب کچھ
کیا رہا جبکہ آپ ہی نہ رہے

دیکھ لی ہمنے بس تدانت عشق
غم رہے دل مین اور خوشی نہ رہے

حد بتا دیجیے ستم کی ہمین
ساری دنیا مین ایا کوئی نہ رہے

تب مین جانون اجل کو بلوا دو
بات بیمار ہجر کی نہ رہے

دیکھے دنیا کے عشق بازی محشر
شیخ و واعظ سے دوستی نہ رہے

ی صورت ہے اسیر کے کیونکر جائے بیتابی
نہین شب ایسے ال کہتے دل مرا شیدائے بیتابی

ب ہجر اک معما ہی جسے ہی جانین کہ تالا ہو
کہے دیتے ہین تمسے حال درد افزائے بیتابی

ر دن کروٹین بدلا کیا ہی یاد جانا نہین
نہ سونا تھا نہ سو پایا رات بھر شیدائے بیتابی

ا ہو ہجر کی شب کا بھلا ہو اے دعا ان کا
کہ راحت اور مرا دل نہ اور شیدائے بیتابی

سکون در در پر موت آئی مجھکو نیند کے بدلے
بڑا آرام پایا بعد مدت جائے بیتابی

نہین معلوم کیا گذری جو محشر یہ دعا مانگی
خدا دشمن سے دشمن کو نہ دے ایذائے بیتابی

کسے ناخواندہ مہمان کہتے ہین پوچھو مری دل سے
نکلوا یا گیا اکثر یہ معشوقون کی محفل سے

ہمین ظاہر ہوا ہر وقت کی بیتابی دل سے
یہ بیماری وہ ہی جسمین کہ موت آتی ہی مشکل سے

ہنسی آتی ہے مجھکو چارہ سازونکی توجہ پر
سمجھ لینگے خدائی راز گویا نبض بسمل سے

مصیبت اپنی اپنی اہل محشر بھول جاتے ہین
وہ باتین بے تکلف چھڑ گئین مقتول و قاتل سے

فلک کے دور مین کیا جانین کیسا انقلاب آئے
قرین مصلحت ہی دور رہنا اُن کی محفل سے

کیا موسیٰ نے وہ کارنمایان جو نہ ممکن تھا
اُبھارا نقش برق حسن کو بیتابی دل سے

غم فرقت کی تاثیر اس سی بڑھکر اور کیا ہوگی
کہ ہمنے اپنے دلکو خود ہی پہچانا ہی مشکل سے

سفینے کو خدا حافظ نہ کہئے پھر تو کیا کہئے
کہ موجین مثل پیغام اجل آتی ہین ساحل سے

نکالا قدرت جذبات حسن وعشق نے ملکر
مہ کنعان کو اپنے گھر سے اور لیلی کو محمل سے

وہ ساعت آگئی عالم دگرگون ہونیوالا ہی
حضور اُٹھ جائے منہ پھیر کر پہلوئے بسمل سے

وہ خوش تقدیر کیونکر بیٹھنے پائے کہین دم بھر
نہ پہچانا مزاج دوست جسنے رنگ محفل سے

حیات عشق ہین محشر خدا وہ دن نہ دکھلائے
کہ جانا اور پھر زندہ پلٹنا کوئے قاتل سے

ہمراہ مری روح کے ایذائے تپش ہی
جو سانس ہی وہ دل کیلئے تازہ خلش ہی

فرما رہے ہین کوچۂ دلبر مین نہ جانا
ای حضرت ناصح یہ بھلا کیسی روش ہی

حرکت کسی صورت سے رکی ہی نہ رکیگی
جذبات ترے ناوک کی مری دلمین خلش ہی

دنیاکا ورق الٹا جو کروٹ کبھی بدلی
مشہور زمانہ ترے بسمل کی تپش ہے

مرنیکا کوئی ڈر ہی نہین بادہ کشی ہین
محشر بھی عجب رنگ کا آزاد منش ہے

جلتا ہے غم عشق سے دل بھی ہے جگر بھی
اک آگ برابر کی ادھر بھی ہے ادھر بھی

محبوب سے کیا فائدہ عرض تمنا
جبتک نہ زبان مین ہو خداداد اثر بھی

بچھڑا ہوئی ہین پسلیان ہتیائی دلسے
یون کروٹین لین در ادھر بھی ہو ادھر بھی

ہم جانتے ہین ناز کی شوق نظارہ
یون دیکھ لیا انکو ہوئی کچھ نہ خبر بھی

یہ اہل وفا شوخی دلبر کے فدائی
پابند ادب جلنے مین اُتنے ہی نڈر بھی

زخم نگہ ناز وہ دیکھین کہ نہ دیکھین
کیا داد نہ دینگے مجھے ارباب نظر بھی

اب دیکھئے کیون ہو حرکت قلب کی محشر
کس منھ سے شب غم یہ کہا تھا کہین مر بھی

مدتین ہو گئین ہین چپ رہتے
کوئی سنتا تو ہم بھی کچھ کہتے

جل گیا خشک ہو کے دامن دل
اشک آنکھون سے اور کیا بہتے

بات کی اور غضب کو آیا جبر
اس سے بہتر یہی تھا چپ رہتے

دل کے ناسور کی یہ حد دیکھی
ہو گیا بند بہتے ہی بہتے

ہمکو جلدی نے موت کی مارا
اور جیتے تو اور غم سہتے

متغیر ہے عالم امکان
باقی ایام ہجر کیا رہتے

سبھی سنتے تمہاری اے محشر
کوئی کہنے کی بات اگر کہتے۔

ہم ایسے آشنائے درد بھی دنیا مین کم نکلے
کہ جنکا چارہ گر سے حال دل کہنے مین دم نکلے

کوئی بسمل کمال چارہ گر کا جب معترف ہو
کہ منہ سے اُف نہ نکلے دل سے پیکانِ ستم نکلے

بنانے بیٹھا ہون تصویر دل کی جی بہلنے کو
مگر یہ فکر ہی تیور سے شانِ ضبطِ غم نکلے

طوافِ کعبہ کا مقصود باطن محتشم اب سمجھے
یہ سب اللہ والے عاشقِ حسنِ صنم نکلے

یہانتک ہمنے کی سعی اثر فرقت مین نالون سے
کہ خون آنے لگا پانی کے بدلے دل کے چھالون سے

پریشان خاطری کا انپہ عقدہ کسطرح کھلتا
جنھین دنیا مین دلچسپی نہین آشفتہ حالون سے

تلاشِ دوست مین جو جو مصیبت ہمپہ گذری ہی
مزا اُسکا کوئی پوچھے حرم کے جانے والون سے

بہت دشوار ہین آسان مسائل بھی محبت کی
شکست دل کے معنی پوچھیے نازک خیالون سے

وفورِ عشق مین ہم ساکن دنیائے حیرت مین
تعلق ہنسنے والون سے نہ مطلب رونے والون سے

نشانِ اہل دل ہی رہنمائے منزلِ عرفان
خدا یاد آگیا اہل جہان کو میرے نالون سے

دکھا دونگا تماشا سب غم کا ہنسنے والون کو
ذرا اے چارہ گر پانی نکلجانے دے چھالون سے

قیامت کو دیکھکر خبر لینگے آہ سرد بھی محتشم
اگر مہلت ملیگی سر اُٹھانے کی ملالون سے

کھینچ کر آپ اپنی ہی تصویر دیکھا چاہیے
غم نے کی کس کس جگہ تاثیر دیکھا چاہیے

خیر ہیتا ہوا تھا نگاہ محبت سے بعید
جلنے والون کا خط تقدیر دیکھا چاہیے

حضرت ہستی مین نہ اٹھین گے چہرے نقاب
جلکے میر عالم تصویر دیکھا چاہیے

آگئے دشمن بھی بالین پہ فدائے عشق کی
آپکو ہو کسقدر تاخیر دیکھا چاہیے

اُف رے شوقِ تمنا گردن پہ چلی جب تیغ ناز
دی صدا ہر قطرۂ خون نے مبارکباد کی

موت کیا شام شبِ فرقت کی گویا ایک پل
زندگی کیا ایک ساعت ہے تمہاری یاد کی

ہے اگر حسرت غزل بنا خواہشِ حسنِ قبول
چاہیئے تقلید تم کو میرے اُستاد کی

---

مانا کہ عمر بھر تجھے ڈھونڈا کرے کوئی
قسمت نہو جو راہ پہ تو کیا کرے کوئی

جینا و نورِ عشق میں مشکل ہے اور محال
دنیا بھی ہو نہ سہل تو پھر کیا کرے کوئی

سارے جہان میں موت پکار آئی شامِ غم
چارہ مریضِ عشق کا اچھا کرے کوئی

دراصل لطفِ زیست ہے ایذائے عشق میں
لیکن اگر خوشی سے گوارا کرے کوئی

یہ کہکے اُٹھ گئے مری بالین سے چارہ ساز
درد ایسا ہو تو کیسے مداوا کرے کوئی

مانا بُرا انھیں ہے خیالِ وفائے عہد
امید ٹوٹ جائے تو پھر کیا کرے کوئی

قیمت دلِ شکستہ کی ہے اِک نگاہِ ناز
لازم ہے دیکھ بھال کے سودا کرے کوئی

دیوانگانِ عشق پہ عبرت ضرور ہے
دل میں خدا سے ڈر کے تماشا کرے کوئی

ہر وقت شغل ہے اُنھیں ایجادِ ناز کا
فرصت کہاں کہ عرضِ تمنا کرے کوئی

---

گھٹی جاتی ہے طاقت ہر نفس میں ضبطِ بسمل کی
شکستہ ہے آئینہ حالت ہو گئی دل کی

سنوارے حلقہ ہائے گیسوئے جانان تصور نے
نکالیں ہمنے کیا کیا صورتیں آزادیٔ دل کی

کہا احوال سوزِ دل کا خاموشی کے پردے میں
زبانِ شمع ہے گویا اور آب موم محفل کی

کیا اپنا تصور نجد میں مجنوں نے لیلیٰ کا
جدھر دیکھا تھا پرچھائیں نظر آتی تھی محمل کی

دیا عشق کا ہر ذرہ طومارِ وفا ہوگا
ذرا برباد ہونے دے یہ مٹی ہے مرے دل کی

نگاہ عام مین زندہ ہون لیکن باطناً مردہ
غدا دشمن کو بھی ایذا نہ دے بیتابی دل کی

عدم کے رہرونکو خواب مرگ آجاے جلدی سے
کہانی چارہ ساز و چھیڑ دو دوری منزل کی

ہوا ہے خاتمہ باخیر کسکی سخت جانی کا
پرستش ہو رہی ہے آجکل شمشیر قاتل کی

جمال حسن کے دیدار مین اللہ ری بیتابی
جواب برق کوہ طور ہر کروٹ ہے بسمل کی

نہ اُٹھے بیٹھکر محشر زمین کوئے جانان سے
چلو اچھا ہوا مٹی ٹھکانے لگ گئی دل کی

وسعت بیان کیا ہو تری جلوہ گاہ کی
قایم کہین یہ حد نہین ہوتی نگاہ کی

ہنگام درد ہجر نہ پوچھو کہان ہو مین
دنیا ہی اور ہے مرے حال تباہ کی

دی جائے کیون لکھے پہ نکیرین کے سزا
دل بھی تو ایک نقل ہے فرد گناہ کی

یہ نفخ صور ہے کہ ہمی عالم وجود
ہنگامہ خیز یان ہین ترے دادخواہ کی

مدہوشی شراب محبت یہ ہین فنا
دم بھر ہوئی نہ فکر ثواب وگناہ کی

محشر ہماری قبر اندھیری ہو کیا مجال
مٹی لئے ہین ساتھ کسی جلوہ گاہ کی

مرنے والو جینے والونکا تمھین کچھ ہوش ہے
حال سن سن کر تمھارا جو ہے وہ خاموش ہے

سر بکف ساغر کھنچے آتے ہین دور بزم سے
شیشۂ مے کی صدا بھی کسقدر پرجوش ہے

جلوہ گاہ حسن تک جانا کوئی آسان نہین
ایسی ہمت کے لئے اے دل اقدم ہوش ہے

فاتحہ پڑھکر نہ جانا تم ہنسے یاد رہے
آج کیون مدفن شہید ناز کا گلپوش ہے

---

یہ ہجر مین شام شب غم [illegible] پہنچے
درد دل نہ مٹی جو لی آہ اثر تک پہونچے

بیخودی راہبرِ منزلِ مقصود ہوئی
اپنی گھر سے جب اُٹھے یار کے گھر تک پہونچے

کھل گیا واقعۂ طور سے دنیا بھر کو
تم نہان ہو کہ نہ جس جا پہ نظر تک پہونچے

اہلِ حسن ایسی ہی وادی کے ہین سناٹے
ڈھونڈھنے والونکو جنکی نہ خبر تک پہونچے

---

ڈرتا ہے شامِ ہجر نہ روزِ سیاہ سے
دیکھا ہے تمنے دلکو مرے کس نگاہ سے

منظور ہو جو کوئی نہ دیکھے نگاہ سے
دل مین ہمارے آیئے آنکھونکی راہ سے

اسرارِ شوق سینے مین پنہان کیے ہوئے
موسیٰ پلٹ کے آرہے ہین جلوہ گاہ سے

بیماریِ فراق کے اعراض ضعف ہین
کیا کیا نہ ہم نے کام نکالے نگاہ سے

مانو نہ مانو حسن ادا کہہ رہا ہے صاف
تم دل مین آنے والے ہو آنکھونکی راہ سے

کیا جانے کہ پھر ہوا کیا حشر آہ کا
یہ علم ہے گذر گئی حد نگاہ سے

اتنی سی بات جسکی خدائی ہے منتظر
کیا باتین آج کرتے ہین وہ دادخواہ سے

کیون حال پوچھتے ہین وہ فرقت نصیب کا
جو دل کی آرزو ہی سمجھ لین نگاہ سے

ای شوق دید رکھ لے ذرا عزتِ سوال
مثلِ کلیم مین نہ پھرون جلوہ گاہ سے

جلنا لکھا ہے دل کے مقدر مین ہر طرح
سوزِ فراق سے ہو کہ برقِ نگاہ سے

ہی رہنمائے دوست یہ ہین بندگانِ عشق
مطلب ثواب سے نہ ہے محشر گناہ سے

تم آتے پاس تو یون شرحِ آرزو کرتے
کہ نذرِ چشم کلیجے کا ہم لہو کرتے

کلیم صرف ارنی کہہ کے ہو گئے خاموش
ہزار رنگ سے مطلب کی گفتگو کرتے

وہ کہتے ہین کہ کوئی تو ضرور ہوگی غرض
کسی کو یون نہین دیکھا ہے دل لہو کرتے

تری زبانپہ فدا ترے وعدے کے صدقے
تمام رات کٹی دل سے گفتگو کرتے

رموز عشق ہین کیا گو مگو معاذ اللہ
کسیکو بھی نہ سنا صاف گفتگو کرتے

فلک کے دور مین کیا خوش نصیب ہین ہم بھی
تمام عمر ہوئی خون آرزو کرتے

سمیٹ لائے ہین کچھ خاک کوئے جانانکی
حواس آتے تو پھر دلکی جستجو کرتے

یہ دن نصیب کہان دور چرخ مین محشر
کہ دل مین آرزوئے ساقی و سبو کرتے

کئے دیتا ہے جدا عشق کا آزار کیسے
ڈھونڈھتا ہی سر بالین کوئی بیمار کیسے

بزم مین واقعۂ طور بیان کرکے حضور
پوچھتے ہین کہ ہوا اب حسرت دیدار کیسے

درد مند غم فرقت مین ہی دم بھی باقی
چارہ گر بیٹھے ہوئے کرتے ہین ہشیار کیسے

حاصل زیست سمجھتا تھا کوئی مرنے کو
رونے کو آئے ہین غمخانی مین غمخوار کیسے

---

کیا کہین اسکے سوا اور حقیقت دل کی
اک نگاہ غلط انداز ہے قیمت دل کی

وہ بھی دن تھے کہ امنگون پہ خوشی تھی کیا کیا
ہائے کس منھ سے کرین آج شکایت دل کی

تھین سچ ہی اک قطرۂ خون ہے لبریز
اور کیا اسکے سوا ہوگی حقیقت دل کی

غل دوست کو بس نذر کر لیتے
کیا خبر تھی کہ یہ ہو جائے گی حالت دل کی

ہنسی آتی ہے تمہین دیکھ کے بیتابی پہ
رونا آتا ہے مجھے دیکھ کے صورت دل کی

تن تو مین تم بھی جو دیکھو تو نہ پہچان سکو
کیا سے کیا ہوگئی دو روز مین صورت دل کی

ہجر کی رات ہے آہ رہے ای گردون
آزمائی ہین منظور ہے قدرت دل کی

دیکھ لیجیے کیا بیٹھین اے مومن
اتنی سی بات مین کیا گھٹ گئی عزت دل کی

اتنا کہکر کسی مجبور کا بس رک گیا دم
جی بھی سکتا ہی وہ جسپر ہو عنایت دل کی

خلوتِ دوست سے یہ کہکے اٹھ آیا محشر
اہل دل کیا یو نہین سنتے ہین مصیبت دل کی

دل یہ کہتا ہی اب آتا ہے اب آتا ہی کوئی
شام سے تا صبح بند آنکھین کئے بیٹھے رہے

جان نثارون پر ہی ضبط غصہ بھی طرفہ ستم
اس سے کیا حاصل کہ تم دلمین لئے بیٹھے رہے

ہجر مین شور وفغان ہی باعث افشائے راز
دلپہ رکھے ہاتھ اتنے کے لئے بیٹھے رہے

ایک ہم ہین اس ادا کو دیکھکر بیخود ہوئے
ایک تم ہو بادہ گلگون پئے بیٹھے رہے

محشر ایسونکی دماغ و دل کی قدرت پر نثار
محفل دلدار مین جو مے پئے بیٹھے رہے

انتہائے عشق یہ ہے غم مزا دینے لگے
ہر جفائے ناروا پر دل دعا دینے لگے

اور بھی بگڑا مریضانِ محبت کا مزاج
جلدی جلدی چارہ گر جو دوا دینے لگے

حسن کی دنیا کے لوگون مین سیاست دیکھئے
بے خطا پایا جنھین اُنکو سزا دینے لگے

اہل دل کی آہ سے پردے حریم حُسن کے
اسطرح پر آئے جنبش مین ہوا دینے لگے

اہل دل کی گفتگو مین چاہیئے اتنا اثر
سن لے بنیر بھی تو اُف اُن کی صدا دینے لگے

آسرے کے ساتھ ٹوٹا دل بھی وقت عرضِ حال
وہ جواب اسطرح ایک ایک بات کا دینے لگے

بس ہر ای مشق نوا سنجی اثر کی حد ہوئی
ہمصفیر آواز پہ میری صدا دینے لگے

جان اس آزار سے بچنا خلاف عقل ہی
چارہ گر یہ کہکے جو بے سمجھے دوا دینے لگے

دلبری بھی عشق مین ہی کیا ہی احسانِ عظیم
محشر اپنی جان تم جسکا صلا دینے لگے

مری شوریدگی وجہ تماشا ہے زمانے کو
جدھر جاتا ہون سب کہتے ہین وہ دیوانہ آتا ہی

دلیلِ خانہ بربادی ہی یہ اندازِ وحشت مین
جہان مین ہر جگہہ مجھکو نظر ویرانہ آتا ہی

وقارِ اہلِ عشق اتنا ہی کافی ہی محبت مین
کہ شعلہ سر و قد اُٹھتا ہے جب پروانہ آتا ہی

سراپا چشم بنکر محفلِ دلبر مین آئینہ
پئے نظارۂ اندازِ معشوقانہ آتا ہی

جہان روتے کسیکو دیکھتا ہی کوئی دنیا مین
مری مردہ دلی کا یاد اُسے افسانہ آتا ہی

ہنسی بے اختیار آتی ہے ہر اک سننے والے کو
زبانِ غیر پر جب عشق کا افسانہ آتا ہی

سنبھل بیٹھو ذرا اے سننے والو میری قصے کے
قیامت ہو گی ذکرِ فرقتِ جانانہ آتا ہی

خدا معلوم کافی ہو نہ ہو میدان قیامت کا
لئے اک عالمِ وحشت ترا دیوانہ آتا ہی

قدم رکھنا نہین آسان تجلی گاہ الفت مین
اجل کی رہبری سے شمع تک پروانہ آتا ہی

ہر اک ذرہ ہی قبرستان کا محشرؔ عالمِ دیگر
بظاہر ہمکو غفلت سے نظر ویرانہ آتا ہے

پاؤن مین صحت موافق ہو اگر تقدیر بھی
خاک سے بدتر ہی ورنہ چارہ گر اکسیر بھی

صاف تو یہ ہی کہ مرنے والے سے کچھ بس نہین
کیا ملا دعدے کی اُلٹے گو کہ لی تحریر بھی

جب تم آنا حشر مین اپنی صفائی کے لئے
احتیاطاً ساتھ رکھنا خون بھری شمشیر بھی

ہان یہی نازک مزاجی ہی تو پھر کیا پوچھنا
ہاتھ اُٹھائے لیتے ہین جینے سی بے تقصیر بھی

جلگیا جب طور برقِ حسن سے سمجھے یہ ہم
کیا بُری شے ہی زیادہ گرمیٔ تقریر بھی

اک تصور دو طرف ہی کام کیونکر بن سکے
دیکھتے ہین زخمِ دل بھی کھینچتے ہین تیر بھی

ہمکو محشرؔ امتیازِ دوست دشمن کیون نہو
ہی وفا بھی دل مین پوشیدہ کمین کا تیر بھی

آنسوؤن کے ساتھ آنکھیں کھو چکے | ایک دل کو دو طرح سے رو چکے
دم الٹتا ہے تمہارے ضبط سے | لو ہنسو جی کھول کر ہم رو چکے
جب شب ہجر آگیا تیرا خیال | دل پکار اٹھا اٹھو بس سو چکے
مر گئے ارمان تو بدلا دل مرا | جو ہمین روتے ہم اونکو رو چکے
ختم ہے ہر اک مصیبت بعد حشر | اے خدا یہ دن بھی جلدی ہو چکے
ہے تلون کا اثر راحت مین بھی | نیند ابھی آئی ابھی وہ سو چکے

صبح حشر آئی ہے اے محشر اٹھو
پہلوئے غفلت مین برسون سو چکے

مر مٹے ہن پر جہان کی بیداد ہے | یہ وہان قبر سے فریاد ہے
کہہ رہے ہین عندلیبان قفس | قید ہین نالہ مگر آزاد ہے
یہ تماشا دیکھنے آئے ہین ہم | کون بزم دوست مین دلشاد ہے
حشر مین کیون مانع شکوہ ہو تم | جو ہے وہ اپنی جگہ آزاد ہے
وہ شب وعدہ ہین خواب ناز مین | اس طرف فریاد بر فریاد ہے
داد دینگے تجھسے غم کی اے فلک | شام فرقت ہم ہین اور فریاد ہے
حشر کا دن آیا اب کیا پوچھنا | ہاتھ ہے اور دامن جلاد ہے

پھر نہین معلوم محشر کیا ہوا
بس نقاب اس رخ سے اٹھنا یاد ہے

دل بھی مانگو مرا اور آپ ہی شرماؤ بھی | واقعی تم بڑے ہشیار ہو بس جاؤ بھی
کوچۂ یار مین یا مر گئے یا وصل ہوا | کچھ تامل نہ کرو حضرت دل آؤ بھی

جو حسین ہین انہین پابندیِ پیمان کیسی
وعدۂ وصل کی تم جھوٹی قسم کھاؤ بھی

رند دنیا بدستے الگ رکھو طریقہ اپنا
محفلِ مے سے محتسب اٹھ آئے بھی

ہم اپنے ظلم پہ حجت ہین گلا نہین کرتے
مگر ستم ہے وہ خوفِ خدا نہین کرتے

ہر اک امید ہماری ہے تجھسے وابستہ
کسی سے تیرے سوا التجا نہین کرتے

وہ کہہ رہے ہین مریضانِ محبت ہنسکر
علاجِ خوبیِ تقدیر کا نہین کرتے

تجھی سے کہتی ہین ہاتھون ملکے خون مرا
تمناے شوخیِ رنگِ حنا نہین کرتے

اسی سے ہم ستم ایجاد کہکو کہتے ہین
جو ہو چکا ہے کبھی وہ جفا نہین کرتے

فغان سے اپنی غرض ہے بیان حالتِ دل
شکایتِ ستمِ دلربا نہین کرتے

جوابِ خط نہ لکھین وہ مگر یہی کہین
کہ ہم کسی کو کبھی خط لکھا نہین کرتے

مریضِ دردِ محبت کا اب خدا حافظ
وہ وقت ہے کہ اعزا دوا نہین کرتے

زبان تھمی ہے اپنی زبان اے محشر
بیان سوزِ غمِ جانگزا نہین کرتے

مر گئے ہم مگر یہ خو نہ گئی
تم پہ مرنے کی آرزو نہ گئی

کبھی اون کو گلے لگایا تھا
آج تک پیرہن سے بو نہ گئی

حشر مین بھی ہین تیوریون پر بل
تیری ابتک ستم کی خو نہ گئی

گئے ہوش و حواس وصل کی صبح
پھر ملو تم یہ آرزو نہ گئی

زور دستِ جنون کا کم نہ ہوا
ہمکو بھی عادتِ رفو نہ گئی

اب تصور مین ڈھونڈھتا ہون اسے
تھک گئے پاؤن جستجو نہ گئی

برھا کر دل نے الفت اک حسین سے
عداوت باندھ لی آخر ہمین سے

اگر ہم بات پر آئین تُو لا دین
تمھین بھی قصۂ قلب حزین سے

نہ چھیڑو میرے دل سے قصۂ وصل
ہنسی اچھی نہین اندوہگین سے

چلین عاشق علاج سوز دل کو
حنا چھٹتی ہے دستِ نازنین سے

سوالِ وصل پر چپ ہو کے اُسنے
کہی دل کی نگاہِ شرمگین سے

جواب اشک و سیماب اپنا دل ہے
کہ گر کر پھر نہین اُٹھتا زمین سے

دلِ نازک کی اللہ رے مسرت
وہ ٹھکراتے ہین پائے نازنین سے

جہان شک تھا ترے نقشِ قدم کا
اُٹھا محشر نہ مر کر اُس زمین سے

جانتے ہین کہ محبت کا مآل اچھا ہے
تیرے عشاق کا ہر حال مین حال اچھا ہے

جان و ایمان کی طلب اور ادا غصے کی
چشم بد دور یہ انداز سوال اچھا ہے

ہمنے جلکر صفتِ شمع نہ دیکھا کچھ بھی
لوگ کہتے ہین کہ ایذا کا مآل اچھا ہے

دل سے جاتی رہی ایذائے غریب الوطنی
ہمنے جب سن لیا احباب کا حال اچھا ہے

زندہ چھوڑے گی نہ بیمار کو ہرگز یہ خوشی
دفعتہً آپنے کیون کہدیا حال اچھا ہے

سر بزانوے غم دلدار مین بیٹھو محشر
کہ یہ آئینۂ نیرنگِ خیال اچھا ہے

ہلگئی ساری خدائی آہ کی تاثیر سے
دل مرا زخمی ہوا الفت مین ایسے تیر سے

پہلے اُسکے ہاتھ مین سلح کی شوخی نہ تھی
یہ اوڑایا رنگ مانی نے تری تصویر سے

ہجر کی شب ہر گھڑی تھی اسقدر سوہانِ روح
چاہتا تھا دم نکل جائے کسی تدبیر سے

ہر ادا اُس نے دکھائی اپنے محو حسن کو ‌ ‌ مدعا یہ تھا کہ مرجائے کسی تدبیر سے

اُسکے منھ پر نور دونا کیون نہو بعدِ فنا ‌ ‌ آپ جبکو قتل کر ڈالین نگہ کی تیر سے

ابتدائے عشق مین سمجھے تھے ارمان جنکو ہم ‌ ‌ بنگئے سب درد آخر خوبی تقدیر سے

مٹگیا محشر غمِ تنہائی و داغِ فراق
ایسی دلچسپی ہوئی اس شوخ کی تصویر سے

---

پہ چلے وہ تیر نہ جن سے کہین پناہ ملے ‌ ‌ خطا یہ تھی کہ کہا تھا ذرا نگاہ ملے

ہجوم یاس جو دم بھر کو دل سے ہٹ جائے ‌ ‌ تو لب تک آنے کی حرف دعا کو راہ ملے

یہ جستجو لئے پھرتی ہے حشر مین مجھکو ‌ ‌ کوئی تو دوست دمِ پرسشِ گناہ ملے

حواس اُڑ گئے جب دیکھی برہمی کی ادا ‌ ‌ نہ جانے کیا ہو جو اُس شوخ سے نگاہ ملے

وہ ناتوان ہون نکلجائے روح آنکھون سے ‌ ‌ مسیح سے بھی اچانک اگر نگاہ ملے

ہین اپنے تارِ نظر کی بنا رہا ہون نقاب ‌ ‌ یہ مدعا ہے مجھی سے تری نگاہ ملے

دل اُنکا دُکھے گا محشر یہ کب گوارا ہے
خدا کرے کہ اثر سے نہ میری آہ ملے

---

چشم پر نم ہاتھ دلبر رنگ رخ تغیر ہے ‌ ‌ آپکے بیمار کی تصویر کیا تصویر ہے

موت عاشق کیلئے آسان مگر مشکل ہے صبر ‌ ‌ دلکو ضبطِ آہ بھی گویا قضا کا تیر ہے

کچھ سمجھکر عکس کی صورت وہ دلمین آئے ہین ‌ ‌ جانتے ہین آئینہ رونق دہِ تصویر ہے

حال دل پر جسقدر تمسے ہنسا جائے ہنسو ‌ ‌ خیر دیکھا جائیگا آج آہ بے تاثیر ہے

چارہ گر کی کوششِ بیجا نے مارا ہے ہمین ‌ ‌ یہ اُسیکے ہاتھ سے نکلیگا جس کا تیر ہے

سر جھکائے حشر مین کیون آتا ہے محشر کوئی ‌ ‌ کسکی بے جرمی قیامت مین گریبان گیر ہے

کوئی آشنا دکھا دو نو گرفتاران الفت کو
سحر کرتے ہیں کیونکر شام ہجران دیکھنے والے

سمجھ لیں دل میں ہیں آپ ہی اندازہ ایذا کا
نہ پوچھیں حال مجھسے غم نہان دیکھنے والے

قریب صبح نیرنگ فلک بھی دیکھنا ہوگا
رہیں ہشیار رنگ بزم یاران دیکھنے والے

امید و یاس کا دیکھو تماشا اپنے کوچے میں
کہ کیسے چپ کھڑے ہیں در دربان دیکھنے والے

نہ آنکھیں بند ہوتی ہیں نہ ہو دیدار کا یارا
بڑی مشکل میں ہیں تمکو مری جان دیکھنے والے

مذاق بے محل ہو وحشیوں میں یہ بھی ہوگی
ہنسی رو کے رہیں چاک گریبان دیکھنے والے

چلو محشر غم فرقت کا اُنسے ماجرا پوچھیں
جو زندہ بچ گئے ہیں شام ہجران دیکھنے والے

آ گیا غش دیکھکر اس شوخ کی محفل مجھے
پھر گئی تقدیر پہونچا کر سر منزل مجھے

سانس لینا بھی ہجوم شوق میں دشوار تھا
لیگیا یون اس گلی میں اضطراب دل مجھے

چپکا بیٹھا دیکھتا تھا جلوہ تمکین ناز
دفعتہً شوخی نے تیری کر دیا بسمل مجھے

کیا ہی رس آیا ہے میرا بے تکلف بیٹھنا
خود اُٹھانے کو اُٹھا وہ رونق محفل مجھے

ہر ادا میں تیری سو جلوے ہیں رشک برق طور
یہ نہیں معلوم کسنے کر دیا گھائل مجھے

ناکہون طعنے دیے سب نے ہیں پر بھی یہ زلف کی
کیا پریشان کر رہا ہے اضطراب دل مجھے

صبح شام ہجر محشر انتظار مرگ ہے
ایک مشکل کٹ گئی باقی ہے اک مشکل مجھے

خوش نہو اُنکا اگر حسن شباب آنے کو ہے
موت تیری اے دل خانہ خراب آنے کو ہے

اور ہی صورت یہ ہے کچھ دن میں عالم کی روش
یا قیامت یا ترا عہد شباب آنے کو ہے

ہجر میں نالے مرے مثل [illegible]
ہوشیار اے اہل دنیا انقلاب آنے کو ہے

کوئی حد بھی آخر اخفاے رموز عشق کی
نام تیرا لب پہ وقتِ اضطراب آنے کو ہے

ڈر کے مارے حشر مین دامانِ قاتل چھٹ گیا
جبکہ تیور سے ہوا ظاہر عتاب آنے کو ہے

گدگدانے کی اُنھین محشر سزا پاؤگے تم
جسقدر آئی ہنسی اتنا عتاب آنے کو ہے

اُس ستم پیشہ کو حسرت رہ گئی تعزیر کی
ہمنے خود ہی جان دیدی جب کوئی تقصیر کی

پر خطر ہی کس قیامت کا مرا دشت جنون
ہر قدم پر بیٹھی جاتی ہے صدا زنجیر کی

صبحدم آئینے کو دکھلا دی بیداری کی شکل
بات رکھ لی تمنے میرے نالۂ شبگیر کی

اپنے اپنے جذبہ پر قلب و جگر مین بحث ہی
ہمکو ہوگی مفت بدنامی شکست تیر کی

لیجئے اے حضرتِ دل قاصد آیا نامراد
آرزو سی آرزو تھی آپ کو تحریر کی

آپکے ہاتھون سے ایذا مین بھی بڑھ جاتا ہی لطف
جانستان ورنہ خلش ہوتی ہی نوک تیر کی

انتہاے یاس اسیکا نام ہی اے ناز دوست
بیرخی بھی اُٹھ گئی جو تھی مری تقدیر کی

شام وعدہ پھر آرایش ادھر زلفین کھلین
ہم ادھر سلجھانے بیٹھے ہین گرہ تقدیر کی

عشق مین محشر ہی اچھی بری کوئی نہ بات
زندگی کچھ بڑھ گئی مرنے کی جب تدبیر کی

طواف دل کا ابھی کرتی ہی دعا میری
مزا دکھاؤنگا سن لیگا جب خدا میری

لگا کے ہاتھ ستمگر نے راہ لی اپنی
مین پوچھتا رہا آخر کوئی خطا میری

جلا لیا مجھے آیا جو دیکھنے دم نزع
نگاہِ یار سے شرمندہ ہی قضا میری

کیا ہی وعدۂ وصل اُسنے آگے قسمت ہی
جو اپنا کام تھا وہ کر چکی دعا میری

خدا کرے کہ نہ دیکھے نگاہِ غیر کبھی
وہ بیرخی تری ظالم وہ التجا میری

جو زندگی ہی تو انجام دیکھنا محشر
اُنھین ستم ہو مبارک مجھے وفا میری

سو بلائین ساتھ لیکر شام فرقت آئیگی
اسطرح آئیگی جسدن اُلکی شامت آئیگی

جاتے جاتے جائیگا غصہ مزاجِ یار سے
آتے آتے کام میرے مری منت آئیگی

ای دلِ پر شوق کبتک جستجوی وصل دوست
ہو رہیگا کچھ نہ کچھ جب نیک ساعت آئیگی

شام وصل آکر یہ مژدہ دے گئی مجھکو اجل
ہم بھی ہمراہ آئینگے جب صبح فرقت آئیگی

سمجھین گے بیمار غم گویا کہ زندہ ہو گئے
جسدن آنکھین کھولنے کی انمین طاقت آئیگی

ہمسے پردہ تا کجا ای جلوہ رفتار دوست
دیکھ ہی لینگے تجھے جسدن قیامت آئیگی

اُس ستمگر سے عبث ہی شادہ بیداد آج
چپ رہو محشر کبھی آخر قیامت آئیگی

مجبوب جانتا ہون مین دلکو وہ ناز ہے
اور کیون نہو کہ اسمین نہان تیرا راز ہے

اننا دین مان لیگئی ہون جب اصولِ عشق
کس منہ سے پھر کہین کہ فلک فتنہ ساز ہے

لاتا ہی کوئے دوست مین مجھکو ہزار بار
سچ پوچھئے تو دل بھی عجب حیلہ ساز ہے

واعظ سے اتنا سنتے ہی کیا خوش ہوی مین رند
جبتک کھلی ہی آنکھ در توبہ باز ہے

ہم مر گئے مگر نہ ملا اسکا کچھ پتا
گیسوئے دوست یا شب فرقت دراز ہے

ٹھوکر سے گرد کرد و مسیحا کا معجزہ
جب جانین تمکو زود رجائی پہ ناز ہے

محشر وداع صبر کا ہنگام آگیا
وہ شوخ آج کھینچے ہوئے تیغ ناز ہے

آئینے مین دیکھکر اپنا شباب آتے ہوئے
ڈال لی منہ پر نقاب حسن شرماتے ہوئے

ہجر مین اس ہاتھ کو جامہ دری سی کام ہے
صبح وصلت جسمین تھا دامن ترا جاتے ہوئے

یاد کر لینا ادائے بیرخی فرقت مین تم
اُٹھ گئے وہ میرے پہلو سے یہ فرماتے ہوئے

پوچھتے ہین نزع مین احباب کیون حالت مری
ٹوکنا اچھا نہین ہوتا کہین جاتے ہوئے

خوشدلی کی محفل جانا مین حد کاہی کو تھی
پھول مرجھانے پہ دیکھے نہ کمھلاتے ہوئے

اس نگہہ کو دلمین رکھ لیجے اگر قابو چلے
جسنے خلوت مین تمھین دیکھا ہو شرماتے ہوئے

دیر تک روکا انھین محشر یہ کہکر صبح وصل
اس طرف پھر دیکھ لیجے اک نظر جاتے ہوئے

کس منھ سے کہون کیا طپش قلب و جگر ہے
ہر آبلہ سینے مین مرے درد کا گھر ہے

سُن سُنکے ہنسے دیتے ہین بیدرد جہان کے
اب مین نہ کہونگا کہ مرے درد جگر ہے

باتین تری تصویر سے بھی ہونے لگین گی
تقریر ہماری ابھی خواہان اثر ہے

آئینہ ہوئے جاتے ہین ہر ظلم کے جوہر
جس روز سے اپنی رخ قاتل پہ نظر ہے

جو پائے رہ دشت ہین سب موسم گل مین
ہم پوچھتے پھرتے ہین در یار کدھر ہے

محشر ستم ناز بُتان کو ہو ترقی
جو اہل وفا ہین انھین کس بات کا ڈر ہے

شب غم بہت روئے جب رونے والے
اُٹھے آنکھین ملتے ہوئے سونے والے

فدا ہو گئے ہجر مین رونے والے
سلامت رہو تم خفا ہونے والے

وفا حاصل زندگی جانتے ہین
جفاؤنپہ تیری فدا ہونے والے

قیامت تھا انداز تسکین کسی کا
کہ بے ساختہ ہنس پڑے رونے والے

شب ہجر ہمدرد کسکو بنائین
ہمین ہنسنے والے ہمین رونے والے

نہوگا کوئی مائل رحم محشر
خدا جانے کیا سمجھے ہین رونے والے

دل زلف پر شکن سے جائے کدھر نکل کے — بچھے ہوئے ہین پھندے ہر گام پر اجل کے
ہم ہون کہ دل ہمارا شمعین ہون یا پتنگے — جو تھا سحر کو اُٹھا محفل سے تیری جل کے
ذکر قیامت اُنسے چھیڑا ابھی تھا کہ اُٹھے — رفتار ناز دیکھی ہمنے یہ چال چل کے
نازک ادا نے میرے نازک دلون کی خاطر — بنوائے فرض کرکے ناوک بھی ہل کے ہل کے
دل مانگنے کا ہمنے اچھا جواب پایا — بس اب نہ کھانا ظالم ہاتھو ان سے پھول ملکے
کیا لطف دیر ہا ہے پیکے تیرا اُٹھنا — نشہ کی بیخودی مین گرنا سنبھل سنبھل کے

معشوق قدردان ہی محشر نہ ہے مقدر
آؤ اُسی گلی مین بستی بسائین چل کے

لاکھ اُٹھین رہ کے سر بزم نزاکت اونکی — چھپ کا کب بیٹھنے دیتی ہی شرارت اونکی
دیکھیے نام کرے کون وفاداری مین — دیدہ و دل کو برابر ہے محبت اونکی
صبح ہونے کا تصور نہ اجل کا کچھ ڈر — دھن لگی ہی ہمین شام شب فرقت اونکی

کسقدر جلد کٹی ہجر کی رات اے محشر
چھڑ گئی بیٹھ کے جب دل ہی حکایت اونکی

سب سے چھپنا اگر ہے خو تیری — کیا کرے کوئی جستجو تیری
پھر کسی پر ہو کیون نگاہ کرم — ستم عام اگر ہے خو تیری
اثر اتحاد باطن دیکھ — ہے گل زخم دل مین بو تیری
راحتین کردین نذر شوق وصال — ہم ہین اب اور جستجو تیری

جتنی ایذائین ہجر مین جھیلا مین
سب کی شاہد ہے آرزو تیری

وعدہ کیا چیز اور وفا کیسی
صاف کہتی ہے گفتگو تیری

تیر سینے سے کسطرح کھینچون
لپٹی جاتی ہے آرزو تیری

چپ ہو کیون کچھ جواب دے محشر
پوچھتے ہین وہ آرزو تیری

کہدے کوئی مکین عدم کے سفر مین ہو
کیون سب پکارے جائین ارے کوئی گھر مین ہو

ہان اک نظر ادھر بھی جوانی کا واسطہ
لایا خدا وہ روز کہ خنجر کمر مین ہو

قبضہ ہو اپنا وادیٔ ایمن سے طور تک
روشن ہو جس سے دل وہی جلوہ نظر مین ہو

اے چارہ ساز اتنی ہی مدت ہو زیست کی
جتبک کہ درد عشق ہمارے جگر مین ہو

اللہ رے اضطراب ترے انتظار مین
اک پاؤن باہر ایک مرا پاؤن گھر مین ہو

یون اُٹھکے بزم ناز سے جاتا ہون کامیاب
ایک اک ادا حضور کی میری نظر مین ہو

دل ڈر گیا بھلا ہو ترا اے شب فراق
اب کیا کہین کہ کون امید سحر مین ہو

کردونگا ضبط غم پہ تصدق فراق مین
سرمایہ جسقدر کہ مری چشم تر مین ہو

پھر اشتیاق ذبح کو ہم بھی کرین سلام
کہدو فقط دکھانے کو خنجر کمر مین ہو

محشر یہ دیکھہ رفعت معیار انجمن
ہر رکن آج بزم جناب جگر[1] مین ہے

ہر غم تازہ پہ ٹھنڈی سانس بھرتے جائینگے
زندگی کے مرحلے یونہین گذرتے جائینگے

آنکھون تک آئے ہوئے آنسو پلٹتے دیکھئے
رفتہ رفتہ دل کے سب ناسور بھرتے جائینگے

آسمان سے پوچھکر راہ وفائے دوست مین
ہر قدم پر سانس لے لے کر ٹھہرتے جائینگے

[1] عالیجناب مرزا بہادر مرزا محمد عباس علی خان صاحب مرحوم

خلوت جانانمین پہونچا دی ذرا ای شوق دل
ڈرتے بھی جائینگے اور باتین بھی کرتے جائینگے

سنتی ہین ہر سلسلے کی انتہا بھی ہی ضرور
مرنے والے کیا یونہین دن رات مرتے جائینگے

حشر مین وہ چپ ہین یا مین یہ ممکن ہی نہین
شکوے بڑھتے جائینگے جتنا مکرتے جائینگے

---

دل جگر پر جسقدر تیر اُنکے چلتے جائینگے
اتنی ہی حرف دعا منہ سے نکلتے جائینگے

دونو پہلو ای شب غم اپنو بچھوڑا ہو گئے
ہم کہان تک کروٹین آخر بدلتے جائینگے

انتظار دوست مین ای اضطراب شوق دل
دیکھتے جائینگے در کو اور ٹہلتے جائینگے

تلون کی ایک ایک رگ مین گو کہ سوسو خار ہین
پھر بھی راہ شوق ایسی ہے کہ چلتے جائینگے

غمکدے مین خیریت دلکی منانی چاہیئے
خود بخود بیمار فرقت کے سنبھلتے جائینگے

اُنکے تیور دیکھتے جائینگے وقت عرض حال
جا بجا تقریر کے پہلو بدلتے جائینگے

بیقراری کم ہو راہ وصل مین ممکن نہین
شوق بڑھتا جائیگا جتنا کہ چلتے جائینگے

صبح کا تارا یونہین دیکھینگے محشر شام ہجر
روتے بھی جائینگے اور آنکھین بھی ملتے جائینگے

---

یہ کافی ہے توسیع خیالات مجھے
کر رہے دوست کی امید ملاقات مجھے

طل انداز خیالات وفا ہوتا ہے
اچھی لگتی نہین ناصح کی کوئی بات مجھے

م مین دم آئے تو صبح شب فرقت یہ کہون
یارب ایسی نہ دکھانا کوئی پھر رات مجھے

ند ناصح مری کام آئیگی کیا حشر کے دن
عشق انہ حسن کے [illegible]نی ہین خیالات مجھے

ہاتھ کھنچتا ہی سوئے جیب و گریبان محشر
دیکھوں دکھلاتی ہے کیا اگلی سی برسات مجھے

انتہائے عشق یہ ہی غم مزا دینے لگے
ہر جفائے ناروا پر دل دعا دینے لگے

جرم اخلاقی کا آشنا ہوتا جاتا ہے رواج
آشنا نا آشنا بنکر دغا دینے لگے

جان اس آزار سے بچنا خلاف عقل ہی
چارہ گر ہمکو جو بے سمجھے دوا دینے لگے

حسن کی دنیا کی لوگون کی سیاست دیکھئے
بے خطا پایا جنھین اُنکو سزا دینے لگے

اہل غم کی گفتگو مین چاہیئے اتنا اثر
سن کے پتھر بھی تو اُف اُف کی صدا دینے لگے

آسرے کے ساتھ ٹوٹا دل بھی بوقت عرض حال
وہ جواب اسطرح ایک ایک بات کا دینے لگے

یہ نہ پوچھا ہجر مین نالون سے دل پر کیا بنی
سامنا ہوتے ہی الزام وفا دینے لگے

عشق مین آتا ہی غش سب کو مگر غش ہی وہی
دردست جسمین اپنے دامن کی ہوا دینے لگے

دلبری بھی عشق مین ہی کیا ہی احسان عظیم
محشر اپنی جان تم جبکا صلا دینے لگے

زندگی اپنی پس مرگ وہ کیا یاد کرے
جسپہ تم ایسا جفا کار نہ بیداد کرے

کوے قاتل مین یہ ہم روز پکار آتے ہین
قید ہستی سے کوئی ہے کہ جو آزاد کرے

اب ہنساتی ہی مجھے کھلکی زخم جگر
آسمان روز کہانتک ستم ایجاد کرے

تا حد شوق رگ جان مین لہو بھر جائے
اور ابھی صبر ذرا خنجر جلاد کرے

چارہ گر نزع مین کیون چھیڑ رہی ہین مجھکو
نہین معلوم ابھی کیا کیا دل ناشاد کرے

شکوۂ اہل جہان سے ہوا جینا دشوار
پھر کہان جاکے الٰہی کوئی فریاد کرے

ہو رہا ہر کوئی برہم مدد ای ہمت عشق
وہ ستم ہون جنھین محشر مرا دل یاد کرے

اشتیاق مرگ مین نکلے تھے ہم گھر چھوڑ کے
اب کہان بھولے تھین بقدر یار کا در چھوڑ کے

یہ بتاتا جا مجھے او بیمروت سن تو لے
کسطرح جیتا ہو کوئی تجھکو دم بھر چھوڑ کے

خیر اے گردون تری یہ بھی خوشی کر دینگے ہم
عمر بھر رویا کرینگے کوئے دلبر چھوڑ کے

رہرونکی ٹھوکرون سے دیکھیں کیا انجام ہو
جاتے ہین دلکو میان کوئے دلبر چھوڑ کے

میرا قصہ سننے بیٹھے ہین بھری محفل مین وہ
کہہ رہا ہون حال خوبی مقدر چھوڑ کے

حشر تک دربان کے سر پر رہا یہ مظلمہ
ٹھوکرین کھائین زمانے کی ترا در چھوڑ کے

پنجۂ وحشت کی محشر آبرو ریزی ہوئی
ل سے ہم ہاتھ کیون دامان محشر چھوڑ کے

لٹا خوشی کا گلستان بہار آتے ہی
پلٹ گیا مرے گھر وہ نگار آتے ہی

ہمارے سامنے لاکھ آندھیان اٹھین غم کی
حضور آپکے دل مین غبار آتے ہی

وہ طایران چمن رنگ گل سے کیا واقف
اسیر جو ہوئے فصل بہار آتے ہی

کچھ اور فکر مین بالین سے رنگ دوست اٹھی
لبون پہ کھنچ کے مری جان زار آتے ہی

خدا نہ دے وہ خوشی جسکا یہ نتیجہ ہو
اجل بھی آئے شب وصل یار آتے ہی

بغیر پوچھے ہوئے حال ہجر کہنے لگا
میان حشر کوئی جان نثار آتے ہی

پس فنا بھی فلک کو وہی ہے ضد مجھسے
ہوا سنک گئی شمع مزار آتے ہی

فراق مین ہے عجب شے امید ہمدردی
کہ جی اٹھا مین کوئی غمگسار آتے ہی

یہ سر ہے اور در و دیوار صبح تک محشر
بڑھا جنون شب انتظار آتے ہی

مریض ہجر کا یا رب یہی اک حوصلا نکلے
مسیحا سے نگہ مل لے تو جان مبتلا نکلے

شب فرقت نہ گذرے گی نہ مجھکو موت آئیگی
ہجوم نالہ مہلت دے تو ہان کوئی دعا نکلے

تمام ایذائین شام ہجر کی منظور ہین لیکن
گریبان گیر قاتل ہو کے ہم آئے قیامت مین
لیا تھا دل تو کیون رہنے دیا پیکان کو سینے مین
ادھر بھی بند کر دو تیر اگر کھینچا ہے سینے سے

خداوندا دلِ بیتاب سے نالہ رسا نکلے
مگر اب فکر یہ ہے کوئی اپنی ہی خطا نکلے
تمھین اُٹھنے نہ دونگا پاس سے بے مدعا نکلے
دہانِ زخم سے فریاد کے بدلے دعا نکلے

جو رند لا اُبالی ہو اُسے مسجد سے کیا مطلب
کہان جاتے تھے محشر کسطرف نہ بھولے آنکلے

ممکن ہی شام ہجر سحر کی دعا کرے
قسمت مین جو لکھا ہے دکھا دیجئے حضور
پردے مین چین کے ہین ہزارون مصیبتین
دیوانگانِ عشق کو مطلب کسی سے کیا
تیری خوشی پہ اُسکا خدا جانے کیا ہو حال
چھوڑا مریضِ عشق نے قسمت پہ اپنا حال
کہتا ہی ناز دوست ہم اُسکی ابھی سُنین
وہ خوش تو ہوتے ہین مری ایذا کا شکر حال

جسکی کوئی سُنی نہ آخر وہ کیا کرے
یہ لن ترانیان کوئی کب تک سنا کرے
کبتک امید مرگ مین کوئی جیا کرے
رولے کوئی کہ حال پہ کسکے ہنسا کرے
جو اپنی جان جور و ستم پر فدا کرے
ہون سیکڑون مرض تو کوئی کیا دوا کرے
کوئی جو التجا کی طرح التجا کرے
اچھا ہے وہ درد جگر مین اُٹھا کرے

محشر جہان کا خون ہی اظہار درد مین
ایسا نہ ہو کہ نالہ قیامت بپا کرے

کس منہ سے کہون عشق مین کیا لطف نہان ہی
خاطر سے تری ہجر مین خاموش ہون ورنہ
تاثیر کو تھی تیری اجازت کی ضرورت

سچ پوچھو تو کہنے کو مرے منہ مین زبان ہی
اک آہ مین سو قسم کی تاثیر نہان ہی
اب آپ سے کچھ اور مرا طرزِ فغان ہی

یہ درد سری کون کرے ہجر مین ہمدم | سمجھائے تجھے درد کی تکلیف کہان ہے
سینے مین کہین خاک بھی دلکی نہ ملے گی | کچھ دن جو سلامت اثر سوزنہان ہے

محشر نہین پامال ہوئی خود بھی قیامت
عالم تری رفتار کا مشہور جہان ہے

وہ عیادت کے لیے آئے مسیحائی ہوئی | ٹھوکرین کھاتی ہوئی پلٹی اجل آئی ہوئی
اے جفائے چرخ اُسے تاحشر امانت جاننا | جو لحد میرے ستمگر کی ہو ٹھکرائی ہوئی
حشر مین انکار خون پہ ہوش تو رکھے بجا | جرم ثابت کرتی ہے آواز تھرائی ہوئی
کرے جانان مین ٹھہر نا رشک کے ہاتھون بخیر | دشمن جان بنگیا جس سے شناسائی ہوئی
جانے والے کوچۂ دلبر کے رکتے ہین کہین | بات سنتے ہی نہین ناصح کی سمجھائی ہوئی
جمع احباب فرقت مین ہے بدتر موت سے | جان مین جان آگئی جس وقت تنہائی ہوئی

---

جبتک ہوائے عشق ہے سر مین بھری ہوئی | بھڑکے گی اور آگ جگر مین بھری ہوئی
اک روز اسکو اشک ندامت سے دھوئینگے | جو مے ہے اپنے دامن تر مین بھری ہوئی
اب سننے والے پوچھتے ہی جاتے ہین حال دل | کیون پہلے بات کی تھی اثر مین بھری ہوئی
قطرہ ہے جسکے سامنے دریائے اشک غم | اس قہر کی ہے آگ جگر مین بھری ہوئی
کیا کام اہل عشق کو انجام کار سے | کرتے ہین اب وہ آہ اثر مین بھری ہوئی

محشر تمہین بتاؤ کہ یہ کس کی زلف کی
بو ہے دماغ باد سحر مین بھری ہوئی

اذلئے بیقراری فرقت نہ پوچھئے | سب پوچھئے حضور یہ حالت نہ پوچھئے

نازک مزاج آپ ہین نازک ہے حال بھی — انجام کار درد محبت نہ پوچھیے

ہم ہونگے اور آپکا دامن خطا معاف — بندہ نواز حال قیامت نہ پوچھیے

رونا غم فراق کا ہنسنا وصال مین — عاشق سے دونون باتونکی لذت نہ پوچھیے

تھے چشم راہزن کیطرح ذرے خاک کے — بیچارگی وادی غربت نہ پوچھیے

ایسا نہو بتاؤن تو شرمندہ ہون حضور — سینے مین دل ہے کسکی امانت نہ پوچھیے

دل اور زبان دونون سے آپسمین ساز تھا — وجہ بیان طول شکایت نہ پوچھیے

اکثر جو دیکھے خواب مین تصویر موت کی — ایسی مریض عشق کی حالت نہ پوچھیے

نام وصال پر مرا چہرہ نہ دیکھیے — اندازہ خیال مسرت نہ پوچھیے

دل کانپتا ہے شعلہ صفت اس خیال سے — سوز و گداز آتش فرقت نہ پوچھیے

ہر نگاہ شوق سے رنگ رخ اڑ گیا — ہمسے حضور اپنی نزاکت نہ پوچھیے

جینے کی کچھ خوشی ہے نہ مرنیکا غم کوئی — راز و نیاز اہل محبت نہ پوچھیے

محشر جو مست بادۂ جوش شباب ہو
اسکا مزاج اسکی طبیعت نہ پوچھیے

شب فرقت کی وہی صبح بھی کر دیتا ہے — جو فغان دل عاشق مین اثر دیتا ہے

اف ری شدت تری اے درد جو لیتا ہون سانس — سینے سے ہائے کی آواز جگر دیتا ہے

تیرے وعدے کا تصور ترے آنے کا خیال — اور کچھ دن مجھے جینے کی خبر دیتا ہے

دم سے اس شخص کے زندہ ہے فن چارہ گری — جو دوائے مرض درد جگر دیتا ہے

ہے حریف غم دنیا تو ادھر کا رخ کر — عالم بے خبری مجھکو خبر دیتا ہے

چارہ گر سے کوئی کہدے کہ لب زخم سیے — سانس لینے مین لہو زخم جگر دیتا ہے

غش سے آنکھیں کبھی بیمار کی کھل جاتی ہین | جب ہوا یار کا دامان نظر دیتا ہی

کہہ کے ہمدرد سے اتنا نکل آئے آنسو | اب تو آرام نہ مجھے درد جگر دیتا ہی

جل گئے سوزش غم سے جگر و دل محشر
آج نالہ مرا کچھ بو سے اثر دیتا ہی

دل نے سیکھا ہی ہر اک بزم مین کہنا اپنی | کوئی کچھ ہی کہے اسکو کہے جانا اپنی

ہمکو ہمدردی ناصح پہ ہنسی آتی ہے | جگر اپنا ہی دل اپنا ہی تمنا اپنی

عشق مین ضبط فغان بھی ہی بڑا کام ایدل | ارے کمبخت کہین جان نہ دینا اپنی

تھا در گوش احبا کبھی ہر لفظ اپنا | آج وہ دن ہی کوئی بھی نہین سنتا اپنی

---

سوئے گلشن جاتے ہین دلبر ہمارے ساتھ ہی | آج اک ہنگامہ محشر ہمارے ساتھ ہی

بندہ پرور اتنا عذر قتل سے رکھیے معاف | لیجیے یہ تیغ یہ خنجر ہمارے ساتھ ہی

ہوشیار اے شہر خاموشان کہ لو گو ہوشیار | دفن ہوتے ہین دل مضطر ہمارے ساتھ ہی

ہو رہی ہی آئینہ بندی میان بزم دوست | کوئی شے شیشے سے نازکتر ہمارے ساتھ ہی

عشق کی دیوانگی سے رنج تنہائی مٹا | جسطرف جاتے ہین دنیا بھر ہمارے ساتھ ہی

روکنا دل کا محبت مین ہی کچھ جذبات خاص | یہ نہ پوچھو آجتک کیونکر ہمارے ساتھ ہی

جب کھڑا ہون عرصہ محشر مین وقت بازپرس | پھر کہان سے ابتدا دفتر ہمارے ساتھ ہی

سانس لینا ہوگیا دشوار اللہ ری کھٹک | یہ رگ دل ہی کہ اک نشتر ہمارے ساتھ ہی

جانے دیتا ہی نہین دربان بزم دوست مین
کوئی تو مڑ کر کہے محشر ہمارے ساتھ ہی

مجھے رلوا رہی ہے یہ عنایت چشم گریاں کی کہ نکلے اشک خون تصویر بنکر زخم پنہاں کی

کرامت دیکھئے زور جنون نقشہ ساماں کی مری قبضہ مین دنیا ہے خیالات پریشاں کی

وہ برہم ہو گئے سنکے کہانی زلف پیچاں کی پریشاں ہی رہی تعبیر بھی خواب پریشاں کی

ہنسا بیمار عشق اور اٹھ گیا دنیا سے یہ کہکر حقیقت اتنی تھی اے چارہ سازو درد پنہاں کی

ابھی نکلا ہو دم اب تک نگاہیں جانب در تھین خبر کیا جلد لی تمنے مریض درد ہجران کی

بڑھا دی رونے والو تمھاری تو تمین دیکھیں کہی شوریدہ سر نے راہ کی کوہ و بیابان کی

غرور حسن و تمکین ادا سے کام لیجئے گا دکھائی ہے مجھے یہ بھی حقیقت جذب پنہان کی

ترے قسمت کہ قید تن سے روح آزاد ہوتی تھی [illegible] خبر لوا نے زندان کی

نہ ٹوٹا عہد ضبط بیقراری جلد موت آئی خفیف بات رکھی نبلائی درد ہجران کی

ارے او نارسا تقدیر پھر جلنا ہی بہتر ہے نظر بھی آتا ہون مقفل دلبر کے دربان کی

معاف اے بندہ پرور رہنے دیجے یاد آنیکو کہ پیغام اجل ہین ہچکیاں بیمار ہجران کی

سواد مرکز ہستی سے جتنا ہٹتے جاتے ہین گھٹی جاتی ہے منزل رہروان کوے جانان کی

کمال بخیہ گر زور جنون پہ خندہ زن ہوگا الٰہی آبرو رکھنا مرے چاک گریبان کی

رموز باطنی ہین زور باطن صرف ہو مشعر
زیارت چشم دل سے چاہیے قبر شہیدان کی

جو کہ امید بقا رکھے وہ دیوانہ ہے ٹوٹنے ہی کو بنا عمر کا پیمانہ ہے

اہل عالم کا یہ انداز جداگانہ ہے بات جو کام کی کہجائے وہ دیوانہ ہے

مختصر شرح قیامت کوئی ہمسے پوچھے شب سے چھیڑا ہوا عشق کا افسانہ ہے

دیکھ لین جلوۂ دلدار تو سب کچھ دیکھا ورنہ عالم نگہ پاس مین ویرانہ ہے

مر گیا منتظر دوست سنا کر سب کو — اُسکو اب از تغافل کا یہ افسانہ ہی

سوز ہستی سے غرض دی کوئی یا رکہہ شمع — عشق ہین شمع کے ڈوبا ہوا پروانہ ہی

خلوت دوست مین آخر وہی پہونچیگا آخر — جو یہ سمجھا کہ نفس بھی کوئی بیگانہ ہی

راہبر جب شہر خموشان ہین تو یہ راز کھلا — منزلون دور ابھی کوچہ جانانہ ہی

ہمہ تن ہوکے لہو کوچہ قاتل سے چلا — کیا ہی رنگین مری عشق کا افسانہ ہی

اختلافات دلائل سے ہوئی فتنہ گری
ورنہ جو کعبہ ہی محشر وہی بتخانہ ہی

اُنکے پہلو سے ہم جو رو کے اُٹھے — بدلی تقدیر خوش تم ہوکے اُٹھے

زلف برہم نشہ مستی چشم — اس ادا سے وہ آج سوکے اُٹھے

اپنے پہلو مین کیون بٹھاتے ہو — اسکے حاصل ہی کیا جو رو کے اُٹھے

غمزدے تیرے جب گہ بیٹھے — آنسوؤن سے زمین بھگو کے اُٹھے

ہی ہر اک سے خفا نگاہ ستم — چشم بد دور یون وہ سوکے اُٹھے

شام وعدہ کی صبح کیسا کیئے — روکے اُٹھے کہ شاد ہوکے اُٹھے

تھے جو خواب اجل کے متوالے — حشر کی صبح وہ بھی سوکے اُٹھے

ہی اُس شوخ کی ادا کو ہی ضد — جو اُٹھے پاس سے وہ روکے اُٹھے

اُٹھکے دیر و حرم سے حضرت دل — کیا ملیگا جو بات کھوکے اُٹھے

تیرے مستون کو ہوش یون آیا — جیسے کوئی جوان سوکے اُٹھے

دلکو محشر دعائین دے کے چلے
خوب دنیا سے شاد ہوکے اُٹھے

نہ تاب ضبط نہ دل کو قرار باقی ہے
رگون مین کسلئے پھر جان زار باقی ہی

بدفور شوق مین بیٹھا ہون حال دل کہنے
کوئی سنے نہ سنے اختیار باقی ہی

مریض عشق بنا ہی طلسم ہستی و بود
کہ جان جاتی ہے اور جان زار باقی ہی

فنا کا مسئلہ ہو جائیگا غلط اندازہ
اگر یہ طول شب انتظار باقی ہی

مین جانتا ہون خود اپنی حیات کی مدت
جہانتک آرزوے وصل یار باقی ہی

کلیم طور سے آتے ہین پوچھ لین چلکر
کہ اب بھی کیا ہوس دید یار باقی ہی

جماہی آئی شب وعدہ انکو اے محشر
اب آ گئے کسکا تمھین انتظار باقی ہے

غم مین گھرے ہوئے تھے امید خوشی نہ تھی
کچھ اور بھی تھا ہمپہ مصیبت یہی نہ تھی

جو کام ہمسے ہو گیا اعجاز عشق تھا
قسمت مین ورنہ ضبط کوئی دلگی نہ تھی

دل خوش ہوا نہ چند نفس کو جو عمر بھر
انجام مین کھلا کہ تمھاری خوشی نہ تھی

اہل نظر کی ناز تبسم سے جان لی
ای میری جان یہ کیا تھا اگر دشمنی نہ تھی

اظہار شوق ہو سکا ان سے نہ عمر بھر
پہچاننا مزاج کوئی دلگی نہ تھی

قسمت دکھائیگی کوئی کیا تازہ انقلاب
ایسی تو غمکدے مین مرے بیکسی نہ تھی

محسود آسمان تھے نہ ممنون اہل حسن
جب تک جیے ہین کوئی امید ہی نہ تھی

وہ قتل کرتے ناز تبسم ہی سے ہمین
لکھی ہوئی نصیب مین یہ بھی خوشی نہ تھی

محشر برا کیا جو کیا دل پہ اعتبار
سمجھے تھے دوستی جسے وہ دوستی نہ تھی

پوچھے تو کوئی ہم سے آئین وفاداری
عشاق کا مذہب ہے تلقین وفاداری

سو غم ہوں شب فرقت نالوں سے تعلق کیا ۔ ہمت نہ کبھی ہوگی توہین وفاداری

شہرگ پہ رہا خنجر پہ مری یہ نہ لب آیا ۔ یون کون رہا محو تمکین وفاداری

سب حسن کے عالم میں اپنی ہی ہوئی بندے ۔ پھیلا چکے ہی جھپکے جیب میں وفاداری

سو ظلم ہوئے لیکن جنبش نہ ہوئی لب کو ۔ پڑھتا ہی رہی شرح آئین وفاداری

نافہمیوں کے کہنے سے خاموش نہ ہو محشر
کیا جرم ہی اک یہ بھی تحسین وفاداری

وہ شوخ آئینہ رکھکر سامنے زینت پہ مائل ہی ۔ نہ دیکھے شوق نظارہ ہمارے پاس بھی دل ہی

چلے آتے ہین جھونکے نیند کے گو وقت مشکل ہی ۔ بہت ٹھنڈی ہی ابتک دامن شمشیر قاتل ہی

نہ کھوے دست و پا قاتل نے بعد ذبح اس خندے سے ۔ سمجھتا تھا تڑپنا باعث آرام بسمل ہی

حنا ہاتھوں میں ملکر میری میت کے نہ ساتھ آؤ ۔ نہیں تو آپ کو کہینگے دنیا کی کہ یہ قاتل ہی

خدا رکھے نزاکت کو نہ نکلے حشر تک پیکان
یہ کیا کم ہی ترے سینے پہ محشر دست قاتل ہی

موسیٰ بخیریت جو پھری کوہ طور سے ۔ لوگ آرہے ہین دیکھنے کو دور دور سے

اظہار شوق اپنی زبان سے ہی ننگ عشق ۔ تم خود ہی پوچھ بیٹھو دل ناصبور سے

مدت کے انقلاب پہ بھی اتنا ہے اثر ۔ نیند آتی ہی جو آئے ہوا کوہ طور سے

فرقت میں یاد دوست کا لطف اس نے چھوٹتے چھوڑ ۔ کام آپڑا ہو جسکو دل ناصبور سے

اسکی حیات قابل عبرت ضرور ہے ۔ عبرت نہوتی ہو جسے کہنہ قبور سے

کس لطف سے کٹی ہی شب انتظار دوست ۔ کیا کیا ہوئی ہی بحث دل ناصبور سے

[illegible] عشق دور کہیں لیگئے مجھے ۔ مطلب نہ کچھ کسی سے [illegible]

نظارۂ جمال کی تاثیر دیکھئے | مدہوش آرہا ہی کوئی کوہ طور سے

ایمان وجان کا محشر اسی میں خیر نہیں
لازم یہ ہی کہ سلام بتون کو ہو دور سے

وصلت محبوب مرنے پر اگر مشروط ہے
جانتا ہون ننھی تک یہ دور رہنے کا نہیں
تیرے دیوانے کی باتون پر ہنسی کیونکر نہ آئے
جذب حسن وعشق کی ادنا کرامت دیکھئے
خوش ہوا میں مشق گریہ کا جو یہ دیکھا کمال
اُن سے تحریر غم فرقت کا یہ پایا جواب
عشق کا یہ رمز سمجھے ہین نہ سمجھین گے کبھی
یہ تماشا اور ہی اُنکو ہوا جب سے غرور

موت سے انسان ڈرے پھر بھی تو وہ مخبوط ہے
سیکڑون غم ہین شب فرقت مین ال مضبوط ہے
بات جو منھ سے نکلتی ہے وہ نامربوط ہے
جان دینے سے کسی پر زندگی مشروط ہے
اشک غم آلود مین خون جگر مخلوط ہے
کہہ رہا ہے نسکر کہ جو فقرہ ہے نامربوط ہے
اہل دل کی زندگی کیون ہجر مین مشروط ہے
وقت زینت آئینے کا دل بڑا مضبوط ہے

محشر اہل حسن سے یہ شکوہ کیا دیجے جواب
عشق کی دنیا مین جسکو دیکھئے مخبوط ہے

کھلے تو باعث تعزیر کیا ہے
حریم حسن تک نہ جا ادب سے
سمجھتا ہون خدائی ہاتھ آئی
شب وعدہ قیامت ہے یہ اُلجھن
خوشی سے پڑھ رہا ہی جلوئہ خون
خدا ہی سے مریض غم کو صحت

حضور آخر مری تقصیر کیا ہے
ارے اے دل تری توقیر کیا ہے
مرے پاس آپ کی تصویر کیا ہے
نہ جانین خواہش تقدیر کیا ہے
کلیجے مین کسی کا تیر کیا ہے
دوا کیا چیز ہے تاثیر کیا ہے

بیخود شوق ملال عشق تنہائی کرے
جو فرشتے سے نہو وہ طبع انسانی کرے

کچھ نہیں چارہ ہی غم کی ترقی کا ملال
دم نکلنے مین اگر اللہ آسانی کرے

چارہ گر تا حدِ امکان کام اپنا کر چکے
اب خدا ہی کچھ علاج دردِ پنہانی کرے

ہوگئی برہم مزاجی بھی شریک ناز دوست
کیا سمجھکر کوئی اظہار پریشانی کرے

یہ جواب نامہ دلدار آیا ہے سبز تین
بیٹھکر رو لیجئے گا غم جو طغیانی کرے

اٹھ گئی قسمت سے تاثیر دوا میرے لئے
کون تکلیف علاج درد پنہانی کرے

تین جو خون تین ہے شب ہجر ہے وصل و ہجر
روبروئے دوست کیون تقریر طولانی کرے

محشر شوریدہ سر بھی اٹھ گیا مجنون کے بعد
کون دشت نجد میں جاک دامانی کرے

ترقی ستم ناروا کو کیا کہئے
حضور آپکے طرز جفا کو کیا کہئے

وہ حال پوچھتے ہیں یہ کسی خیال میں مست
خموشی دل بے مدعا کو کیا کہئے

خود اپنی عمر کی بیگانہ وار اگر ہو روش
زبان سے پھر کسی ناآشنا کو کیا کہئے

یہ کیا کہ جان پہ بن جائے اور اُف نہ کرو
تری جفا کو اور اپنی وفا کو کیا کہئے

شکستہ رشتۂ امید سے بحال ہوا
فراق مین دلِ غم آشنا کو کیا کہئے

نوید آمد دلبر سے جان لی محشر
خلاف وقت نزول قضا کو کیا کہئے

اشارہ کرتے ہی تسکین ہوگی بیقرار دنکی
تری چشم عنایت جان ہی امیدوار دنکی

ہر اک غم دھو گیا دل سے اگر دم بھر کو جا بیٹھے
قیامت تک ہے آباد محفل بادہ خوار دنکی

وہی اچھا ہے پوچھا ہیں کسیکو تیری رحمت نے
نہ جنت بادہ خوار دنکی نہ ہے پرہیزگار دنکی

قیامت اک عذاب تازہ ہی خلوت پسندونکو
اذیت دیگی اہل قبر کو صحبت ہزارونکی

مناسب حال کیہ جو کوئی شئے ہو لطف دیتی ہی
کرے غم فاتحہ خوانی لحد پر بیقرارونکی

زمانہ اسکا عاشق او وہ زنا بھی ضروری ہی
جگہ نکلے کہان تک کوئے جانان میں مزارونکی

مقدر کو دعائین دیکے اٹھے بزم جانان سے
کبھی بات بھی پوچھی نہ جب امیدوارونکی

یہ کس انداز سے تلوار کھینچی اُس ستمگر نے
فدا ہونے لگے اٹھ اٹھ کے نظرین جان نثارونکی

دل بیمار کے مرتے ہی ارمان پا گئے رخصت
کشاکش سے ہوئی محشر رہائی غمگسارونکی

یہی دنیا ہے قدر تھی دل کی
نہ سنی تم نے ایک بھی دل کی

آپ پہلو سے میرے اٹھ کے چلے
لیجئے موت آ گئی دل کی

صورت شمع رخ ہے زرد مرا
نہین چھپتی کبھی لگی دل کی

ضبط فریاد مین کٹی شب ہجر
شکر ہے بات رہ گئی دل کی

کیون رلاتا ہے چھیڑ کر ناصح
دیکھ اچھی نہین ہنسی دل کی

مست ہین نشۂ جوانی سے
کیا خبر ہو انھین کسی دل کی

بڑھتا جاتا ہی طول گیسوئے دوست
گھٹتی جاتی ہے زندگی دل کی

وہ زمانہ اب آ گیا محشر
ہی ہر اک بزم مین ہنسی دل کی

دیتا ہی بزم دوست مین دل یہ صدا مجھے
او خانمان خراب یہین چھوڑ جا مجھے

موسیٰ کو طور کعبہ مبارک خلیل کو
راس آ گئی کوئے دوست کی آب و ہوا مجھے

ناکام ہونیہ ہنستے ہین عالم کے بامراد
رسوائے دہر کرتی ہی میری دعا مجھے

جور بتان ہو یا ستم چرخ چپ ہون مین
روز ازل ملا ہے دل بے صدا مجھے

مرنا بھی میرا اہل جہان کے خلاف ہے
الزام دے رہے ہین سب اہل وفا مجھے

پھر دیکھیے گا آئینے مین برہمی زلف
پھر پیشے دیجیے کوئی آہ رسا مجھے

شایق ہون رفتگان عدم سے وصال کا
سمجھو چراغ تربت اہل فنا مجھے

تصویر شوق بنگیا تھا سر سے پاؤن تک
دیکھا کیا وہ شوخ دم التجا مجھے

موسیٰ تو کوہ طور سے آگے نہ بڑھ سکے
جذب دلی کہان سے کہان لیگیا مجھے

اُسوقت قدر آئینہ محشر ضرور ہو
دکھلائے یار سا جو کوئی دوسرا مجھے

ضرر پہونچا نہ کچھ میری فغان سے
موافق ہے زمانہ آسمان سے

ہوئی بلبل اسیر دام صیاد
نہ راس آیا نکلنا آشیان سے

ترے کوچے سے ہم ہین اسقدر دور
کہ جیسے نیند چشم پاسبان سے

ہزارون کوسنے پڑتے ہین دنرات
مین توبہ کرتا ہون ایسی فغان سے

جو آنکھین ہجر مین جاگی ہون برسون
شب وصل اُنمین نیند آئی کہان سے

تصدق بیکسی ہر اک قدم پر
نکالا جاتا ہون اُن کے مکان سے

سنبھالے کون ہمکو اے غم ہجر
بڑی قوت تھی قلب ناتوان سے

قیامت ہے اب اُٹھنے کا ارادہ
چھٹے بیٹھے ہین محشر کاروان سے

برا ہو موت کا اُف تک زبان پہ لا نہ سکے
اُٹھا تھا درد کہان یہ بھی ہم بتا نہ سکے

یہ اکو ہی در جانان یہ حسکم دربانی
غرض یہ ہے کسی عاشق کی روح آ نہ سکے

غم فراق مین ہم ناتوان ہوئے ایسے
گرا جو آنکھ سے آنسو اُسے اُٹھا نہ سکے

یہ فکر تھی مجھے تدبیر وصل سے پہلے
کہ عین وقت پہ تقدیر کچھ بنا نہ سکے

ہجوم دوست کی محفل کا [illegible]
قریب شمع پتنگے بھی اُڑ کے جا نہ سکے

اثر پذیر جفا دل ہے شوخیون سے [illegible]
ہوس رہے نہ تمھین یہ کہ ہم ستا نہ سکے

اب اس سے بڑھ کے اثر کیا ہو قصۂ غم کا
وہ ہمسے سن نہ سکے ہم اُنھین سنا نہ سکے

زبان کیون ہمین ایسی عطا ہوئی یارب
کہ جس سے بگڑے ہوئے یار کو منا نہ سکے

جنون عشق مین سر پھوڑا عمر بھر محشر
مگر نوشتۂ تقدیر کو مٹا نہ سکے

سکوت او بت ناز آفرین یہ خو کیا ہے
کبھی تو پوچھ کسی سے کہ آرزو کیا ہے

نگاہ ناز کا صدقہ ہزار زخم ملے
اب اور لے دل بیتاب جستجو کیا ہے

ہماری جان بھی لیکر کبھی نہ کام آئی
خدا ہی جانے حسینو تمھاری خو کیا ہے

علاج جوش جنون چاہیئے احبا کو
یہ بند و بست پے سوزن رفو کیا ہے

تمھاری بزم سے ہم خود ہی اُٹھے جاتے ہیں
یہ چپکے چپکے نگہبان سے گفتگو کیا ہے

نزاکتون کا نہ دل مین خیال کر قاتل
کہ تیری تیغ کے آگے رگ گلو کیا ہے

کسیکی چشم کرم نے جلا لیا محشر
بس اب نہ پوچھے کوئی دلکی آرزو کیا ہے

شب وعدہ یون علاج دل بیقرار کرتے
کبھی اشکبار ہوتے کبھی انتظار کرتے

جنھین ہو گئی ہے حاصل نگہ ادا شناسی
دم گفتگو وہ کیونکر ترا اعتبار کرتے

شب وصل دل مین اپنے نہ سماتین آرزوئین
تری بدگمانیون کا ہم اگر شمار کرتے

عوض جواب شکوہ سنین اُنکی باتین کیا کیا
بہت اچھے رہتے محشر جو چپ اختیار کرتے

حشر مین ہم سے اگر ملکے وہ برہم نہ رہے
اس قیامت کی خوشی ہو کہ کوئی غم نہ رہے

تم اگر چاہو تو بدلے نہ کبھی رنگ جہان
تم اگر چاہو تو عالم کا یہ عالم نہ رہے

کھولدین ہاتھ مرے بندِ کفن سے احباب
کہ لحد مین بھی مجھے حسرتِ ماتم نہ رہے

اسطرح چاہیئے اخفائے رموزِ اُلفت
چشمِ دل فرطِ غمِ ہجر سے پر نم نہ رہے

فرقتِ یار مین کیا جبر کیا اے محشر
نام تو رہ گیا دنیا مین اگر ہم نہ رہے

بعد مردن بھی نہ پنہان حالِ رندانہ رہے
قبر اگر اپنی قریبِ بابِ میخانہ رہے

سب اُٹھائے جا رہے ہین آج بزمِ یار سے
خوف یہ ہو اپنو نمین ملکر نہ بیگانہ رہے

بزمِ عالم ہو منور تیری شمعِ حسن سے
کسجگہ جان اپنی لیکر مجھسا پروانہ رہے

حُسن بڑھ جاتا ہو شیشہ کا شرابِ صاف سے
شوق سے دلمین نگاہِ مستِ جانانہ رہے

اسطرح دیکھے اگر دیکھے کوئی رنگِ جہان
باطناً ہشیار ہو ظاہر مین دیوانہ رہے

مر گئے ہین یہ وصیت کرکے دیوانے ترے
قبر مین بھی منھ ہمارا سوی ویرانہ رہے

---

تسخیرِ دوست کو یہی تدبیر چاہیئے
تھوڑی سی بہت زبان مین تاثیر چاہیئے

نکلے دہانِ زخم سے آوازِ آفرین
اتنی جفا مین آپکو تاخیر چاہیئے

دل لیگئے یہ کہتے ہوئے ہم حضورِ دوست
کیا کوئی تمکو خانۂ تصویر چاہیئے

مانا اگر مکان نہ ۔۔۔ قبر ہی سہی
۔۔۔ ان کے واسطے کوئی تعمیر چاہیئے

کیا چلتی ہی بہار مین حداد کی دوکان
ہو ہی وہ کہہ رہا ہی کہ زنجیر چاہیئے

---

میہمان دم بھر کی خاطر دم تن بسمل مین ہی
حملہ وہ بھی نہ رہا کہ قاتل جو تیر دل مین ہی

ہاتھ پر خنجر نگاہین میرے چہرے کی طرف
یہ نہین معلوم ہوتا کیا دل قاتل مین ہی

مجھکو دربان نے ستم ڈھا کر نکالا اس طرح
ہر زبان پر ذکر میرا یار کی محفل مین ہی

بعد آزادی تری الفت نے قیدی کر لیا
حسرت پرواز لیے صیاد کس مشکل مین ہی

شوق سے مر مر کے طے کرتا ہی راہ عشق دوست
راہرو کی ساری جان اگلی ہی منزل مین ہی

---

جس نے کاٹی ہو رات فرقت کی
اسکو دن ہی اندھیری تربت کی

سوگوار اپنی زندگی کے ہین ہم
زندگی سوگوار حسرت کی

عشق دلبستگی کو کہتے ہین
کیا ضرورت ہی اچھی صورت کی

عرض مطلب بہ خامشی نے تری
بات رکھ لی ہماری قسمت کی

زندگی کی ہو پھر ہوس جنکو
وہ کرین آرزو قیامت کی

خون بہا ملگیا ہمین قاتل
جان اب چھوڑ دے ندامت کی

محشر اٹھو گذر گئی شب وصل
آؤ اب دیکھو شام فرقت کی

دونون کے نکلین ارمان کچھ ایسی راہ نکلے
اُسنے اُدھر سے روکا یان منھ سے آہ نکلے

ڈرتا ہون دل ہی دل مین عالم کی برہمی سے
کسطرح منھ سے ذکر حال تباہ نکلے

وہ چھپتے ہین جاتے یان بہ رہی ہین آنسو
اندلیے زخم دل کے لاکھون گواہ نکلے

| | |
|---|---|
| کیون آج کی شب عرش برین کانپ رہا ہے | ارمان بھرا دل کوئی مصروف دعا ہے |
| پھر وعدۂ دلدار ہوا وجہ تسلّی | پھر آکے مقدر سے مجھے کام پڑا ہے |
| خوش ہو دل غمدوست تجھی جس سے ہے الفت | صد شکر اُسے عادتِ ایجادِ جفا ہے |
| زندہ رہون گو ہجر کی شب مر کے بسر ہو | کیا چارۂ کار اسمین یہی حکم قضا ہے |

آنکھ آئینے کی دیکھی جھپکتی نہین محشر
یون محوِ تجلّیِ رخِ یار ہوا ہے

زمین وگردون نے ملکے پیسا نہ اُٹھے لیکن قدم نہ اُٹھے
بڑھا یہ جذبِ فنا کہ آخر کسیکے کوچے سے ہم نہ اُٹھے
ہزار معنی ہین ایک چپ مین سمجھنے والے سمجھ لین خود ہی
حقیقت اُس دل کی کیا بتاؤن کہ جس سے تیرے ستم نہ اُٹھے
وہ دل نہ پاؤن کہ دردِ ہجر انمین ضبطِ شیون پہ ہو نہ قادر
وہ نفس مجھکو ملے نہ یارب کہ جس سے فرقت کا غم نہ اُٹھے
فغانِ عالم شناس نکلے تو لیکے روحِ روان کو نکلے
خدا نکردہ وہ ساعت آئے کہ مجھسے تیرا ستم نہ اُٹھے
اسیرِ جذبِ زمین ہوا ہون فلک کی گردش کا خوف ہی کیا
کہ ہاتھ جینے سے اپنا اُٹھے گلی سے اُنکی قدم نہ اُٹھے
وفا کے جذبات نے دکھا دی اثر کی جو کچھ کہ انتہا تھی
قیامت آئی جہان اُٹھا مکین کوے صنم نہ اُٹھے
جو دیکھنا تھی وہ چشم دل سے حقیقت امر دیکھ ڈالی

نظر کو روکین جناب واعظ کہ سوے سقف حرم نہ اُٹھے

نگاہ ملتے ہی روح و پیکر مین ربط باطن رہا نہ باقی
ادائے جانان سے مین خجل ہون کہ لطف جور و ستم نہ اُٹھے

فسانہ افتاد عاشقی کا ہے چشم عبرت کو اک مرقع
کچھ ایسے تھک کر کہین یہ بیٹھے کہ مثل نقش قدم نہ اُٹھے

ہزار فاقو نمین صبر کیجے بندھے ہون پتھر شکم پہ محشر
وہ ناتوانی ہے عین طاقت کسیکا بار کرم نہ اُٹھے

چھپے طمحبوب یا آئے قضا وہ بھی ہوا اور یہ بھی
مری تقدیر کا لکھا ہوا وہ بھی ہوا اور یہ بھی

پس برہم مزاجی مسکرا دیجے تو شکوہ کیا
شریک جور نہانی ادا وہ بھی ہوا اور یہ بھی

غم فرقت مین بعد وصل کیا حاصل ہے یہ دیسے
وفا کہتی ہے دل کا مدعا وہ بھی ہوا اور یہ بھی

طلسم حسن و عشق اہل نظر دم بھر اگر دیکھین
قیامت ہے جان مبتلا وہ بھی ہوا اور یہ بھی

امیدین دل ہے اور جان حزین دلبر کو آتہ
قیامت ہے اگر دم بھر خفا وہ بھی ہوا اور یہ بھی

خدنگ ناز کھا کر دل جگر پر اُف نہین کرتا
غرض اتنی ہے مشہور وفا وہ بھی ہوا اور یہ بھی

خیال عشق و فکر دنیوی ضدین باہم ہین
کہان ممکن کہ اپنا مدعا وہ بھی ہوا اور یہ بھی

حیات و موت ایسی دے خدایا اہل باطن کو
کہ اک لاحل معما عشق کا وہ بھی ہوا اور یہ بھی

شب وصلت کی سامانون مین اللہ رے جنون میرا
کہ سو سو مرتبہ دل سے کہا وہ بھی اور یہ بھی

سمجھ لینے دو تم اسرار ناز حسن کے ہمکو
تو پھر کہنا کہ اب میرا کہا وہ بھی ہوا اور یہ بھی

مرادین دامن دل مین لیے ہون نامرادی بھی
یہ کیونکر کہہ سکون وقت دعا وہ بھی ہوا اور یہ بھی

صنم کو کیا تعلق قدرت وجدان باطن سے
محال عقل ہے محشر خدا وہ بھی ہوا اور یہ بھی

اجل نصیب ہو اہل جہان کی چھٹ جائے | اگر نہ کوئی کسی کاروان سے چھٹ جائے
کہان یہ اسکو جگہ دوگے اے حرم والو | کوئی غریب جو کوئے بتان سے چھٹ جائے
جدا ہیان انھین آئی ہین سنتے ہی بنتے | مین سوچتا ہون کہ قصہ کہان سے چھٹ جائے
کدھر وہ جائے ستارے ہی چمکے بتلا دین | اندھیری رات مین جو کاروان سے چھٹ جائے
بدل قبول قفس ہی مین پھر تو مر رہنا | تعلق اپنا اگر آشیان سے چھٹ جائے

وصالِ دوست کی مختصر یہ پہلی منزل ہے
کہ جان الفت اہل جہان سے چھٹ جائے

فسانے یون چھیڑ کر اس شوخ سے شکایت کے | کسی جگہ پہ نہ پہلو چھٹے محبت کے
جلا دیا انکو جو کشتے تھے درد فرقت کے | تمھارے چلتے ہوئے نقری ہین قیامت کے
نگاہ شوق ملی اور داغ شوریدہ | مرے سر آنکھون پہ احسان تری عنایت کے
ستم سے اہل وفا کے مزار بھی نہ بچے | بنے ہوئے ہین نشانہ نگاہِ عبرت کے
ہر ایک سانس ہین بھی لذت فنا گویا | یہ مختصر ہین اثر واقعات غربت کے
فنا کو زیست بقا کو فنا سمجھتے ہین | کھلے نہ راز کبھی عاشقون کی ملت کے
ادائے ناز کی تصویر مین ہون رخ دونون | ستم کرو مگر انداز ہون محبت کے
ہنسی ہنسی مین اڑاتے ہو جاؤ بھر پایا | اب آج سے کبھی شاکی نہ ہونگے قسمت کے

نگہ پہ غصہ ہے تیوری پہ انکی بل محشر
گناہ ہو گئے شکوے خود اپنی قسمت کے

لطف جو خلوت مین پایا وہ کہان محفل مین ہے | اِک خدائی دل مین ہے وہ کیا ہمارے دل مین ہے
پھر کوئی شاید نکلوایا گیا میری طرح | آج یہ ہنگامہ کیسا یار کی محفل مین ہے

بعد مدت ہوگئین آنکھین شناسائے ادا
ہم بتا سکتے ہین اب جو کچھ تمھارے دل مین ہے

زندگی دشمن سے وابستہ ہوئی اللہ رے عشق
روح میری یا کہ یہ خنجر کف قاتل مین ہے

پھیر دیتے کیون ہو بیتی ہی سنے دو حالات ہجر
بے تکلف ورنہ کہہ گذرونگا جو کچھ دل مین ہے

ہمنے مانا کوے جانان رو کش جنت سہی
پھر بھی جسکو جا کے دیکھا اک مشکل مین ہے

ڈر رہا ہون حشر مین کچھ اور ہنگامہ نہو
ورنہ او ظالم بتا دون جو کہ تیرے دل مین ہے

قدرتی جذبات کو دربان روکے کیا مجال
ہم ہین گھر مین روح لیکن یار کی محفل مین ہے

کیون نہ کھنچ آیا دل یعقوب بھی اشکونکے ساتھ
کاروان برباد میر کاروان منزل مین ہے

خطرۂ بحر محبت ہر جگہ یکسان رہا
جو تموج بیچ دھارے مین ہے وہی ساحل مین ہے

بیخودی شوق کے جذبات کتنے ہی بڑھین
لب تک آنے کی نہین محشر جو حسرت دل مین ہے

کھلتا ہی نہین یہ کیا ہوا ہے
ہر وقت مجھے سکوت سا ہے

آسان نہین کسی پہ مرنا
ہر وقت قضا کا سامنا ہے

اڑ جائیگا رنگ زیست آخر
انسان مرقع فنا ہے

کیونکر جیے گا مریض الفت
جو درد اٹھا وہ لا دوا ہے

باز آئے حیات ہجر سے ہم
آخر کوئی غم کی انتہا ہے

ہنسنے کا مزا نہ لطف غم کا
کیا کیجئے دل ہی مر گیا ہے

قربان حیات عشق محشر
ہر سانس نتیجۂ وفا ہے

رہینگے صبر ترے ظلم پہ فغان نہ سہی
ملیگی داد ہمین حشر مین یہان نہ سہی

کوئی تو ہو دل شیدا کا چھیڑنے والا
جفائے عشق سہی جور آسمان نہ سہی

خوشی یہ ہی کہ بر آئے امید مرگ کہین
جو ار کعبہ سہی کوچہ بتان نہ سہی

ستم مین بھی ہین مزے ہو اگر محبت سے
اجارہ کیا نہ ہوئے آپ مہربان نہ سہی

وفور شوق مری رہبری کو کیا کم ہے
طریق عشق مین ہمراہ کاروان نہ سہی

میان بزم نہ بیٹھین گے خیر جاتے ہین
تمھین اگر نہین منظور میری جان نہ سہی

---

رخصت ہوئی جو روح طبیعت سنبھل گئی
اک پھانس تھی کہ دل سے ہمارے نکل گئی

رونے کا لطف میرے کلیجے سے پوچھیے
دو چار آنسوؤن مین طبیعت سنبھل گئی

احسان غیر برق تجلی اُٹھائے کیا
یہ شمع خود ہی محفل عالم مین جل گئی

اُتنا زمانہ عشق کا تھا حاصل حیات
جس وقت روتے روتے طبیعت بہل گئی

فصل بہار لیگئی سرمایۂ چمن
اک ایک پتی پتی کی صورت بدل گئی

اللہ رے شباب مین ناز غرور حسن
آئینہ دیکھنا تھا کہ چتون بدل گئی

پوچھو نہ کچھ مریض محبت کی خیریت
مشکل ہے دن ٹلے گا اگر رات ٹل گئی

---

نہ رو اے شمع تیری آرزو جب دل سے نکلیگی
کہ سر سے پاؤن تک جلکر کسی محفل سے نکلیگی

سنبھل کر رحم کرنا راز الفت کا نہ کھل جائے
نکالو گے جو تیر اپنا فغان بھی دل سے نکلیگی

حیات عاشقی مین روح گویا وہ تمنا ہے
رہنائے دوست پاکر جو ہمارے دل سے نکلیگی

نہ کہہ ویران نمافل وسعت گور غریبان کو
قیامت خیز اک دن بھیڑ اسی منزل سے نکلیگی

نہ دے تکلیف عرض مدعا اے شوق رہنے دے
حضور دوست ادنا بات بھی مشکل سے نکلیگی

متاع دنیوی کا کوئی حصہ دل سے نکلے تو
تری بھی آرزو غافل کفِ سائل سے نکلیگی

نہ نکلا تیر سینے سے بُرا ہو جذب باطن کا
ارے یہ بات اب کیونکر دلِ بسمل سے نکلیگی

مریض ہجر کو گھیرے ہیں سب تم کیوں نہیں چلتے
سمجھ لو روح آسانی سے یا مشکل سے نکلیگی

کسی صورت سے ہو لیکن جواب آیا تو موسیٰ کو
اثر دے جائیگی جو بات محشر دل سے نکلیگی

---

اور کیا امید رکھیں خیر اتنا ہی سہی
دیکھ لو بیمارِ غم کو وہ تماشا ہی سہی

ہجر میں کچھ شغل بیکاری کا ہونا چاہیئے
اپنے ہاتھوں بیٹھکر خونِ تمنا ہی سہی

شغل سے اپنے نہ باز آئے ادائے حسن دوست
ہم ترے ممنون ہونگے نا بجا ہی سہی

اپنی مرضی کا سکھایا کیوں نہ اندازِ سخن
شکر کو شکوہ سمجھتے ہو تو شکوا ہی سہی

چاہیئے تھا لن ترانی کا یہ موسیٰ کو جواب
تم اگر پردے میں خوش ہو جاؤ پردا ہی سہی

وعدۂ جاناں پہ خوش ہوں وہ وفا ہو یا نہ ہو
خیر ہے کچھ روز جینے کا سہارا ہی سہی

اہلِ باطن محفلِ ناصح سے یہ کہکر اُٹھے
عشق اگر اک قسم سودا ہے تو سودا ہی سہی

آنکھ کھولی بعد مدت کے مریضِ عشق نے
چارہ گر کو عید ہے گو وہ سنبھالا ہی سہی

سن تو لیجے خود اثر کہدیگا کیا ہے کیا نہیں
جو کہا ان میں وہ شکایت نا بجا ہی سہی

قوتِ روحانیت سے خود بخود کھل جائیگا
لفظ حسن و عشق اے محشر معما ہی سہی

---

جلوۂ دلدار یوں ہم عمر بھر دیکھا کیے
چشمِ دل سے دیدۂ اہلِ نظر دیکھا کیے

ہجر میں احسان چشمِ غیر اٹھ سکتا نہیں
اپنی بیتابی کو ہم خود عمر بھر دیکھا کیے

دل بھی بہلاتے کسی صورت سے بیمارِ فراق
ہر نفس اندازِ لطفِ چارہ گر دیکھا کیے

انکے دل سے پوچھیے سوزِ وفا کی کیفیت
جو کہ پروانون کا جلنا عمر بھر دیکھا کیے

کیا قیامت وہ گھڑی تھی حالِ دل کہنے کے بعد
دیر تک منہ اُنکا مشتاقِ اثر دیکھا کیے

کیا خبر تھی پڑ رہی ہے ہمپہ کس کس کی نظر
اُنکو بزمِ نازمین ہم بے خبر دیکھا کیے

چشمِ نظارہ کمالِ عشق کی محتاج ہے
دیکھ ہی لین گے انھین اکدن اگر دیکھا کیے

کہتی تھی امید اب آتا ہے اب آتا ہے کوئی
شوق کے پابند سوئے رہگذر دیکھا کیے

بیخودی کی چال مین پنہان ہین دانائی کے راز
سیرِ عالم کی ترے شوریدہ سر دیکھا کیے

اُنکی چشم و دلپہ اے محشر ہے رونیکا مقام
جو کہ ہنس ہنس کر مرا زخمِ جگر دیکھا کیے

اپنی حالت مین مبتلا ہے کوئی
کسقدر شاد ہو رہا ہے کوئی

کس سے پوچھین بتائے کون آخر
ہمسے کس بات پر خفا ہے کوئی

دیکھو آنسو نکل نہ آئین کہین
ہنسنے کی آخر انتہا ہے کوئی

پھر دن قابو مین دل نہین رہتا
ان نگاہون سے دیکھتا ہے کوئی

ارے ہشیار مستِ نظارہ
دیکھنا تیرا دیکھتا ہے کوئی

یون شہیدِ وفا کا دم نکلا
جیسے بستر پہ سو رہا ہے کوئی

بیٹھے ہو کیون میان کوئے صنم
محشر اُٹھو بھی کیا خدا ہے کوئی

# پارہ ہائے دل

ہمین یہ ضد ہے کہ غم فرقت مین آہین نام کو بھی نہ بھرین   اُنھین یہ شوق کچھ بھی ہو مگر زلفین سنوارا کرین

---

حنا ملی گئی تلوون مین تو ہنسی نہ رکی   ہزار ضبط کیا تمسے گدگدی نہ رکی

---

سنتے نہین ہو تم میرے دل کی نہین سہی   بار گران ہے یہ بھی تو یہ بھی نہین سہی

---

اے فلک میری شب ہجر جو کٹ جائیگی   کیا یہ تقدیر تری ہے کہ اُلٹ جائیگی

---

دل میرا شب ہجر سنبھلنا تھا نہ سنبھلا   اتنا سا بھی ارمان نکلنا تھا نہ نکلا

---

چل سکی کچھ بھی نہ غمخوار کی بیٹھے بیٹھے   رات گذری ترے بیمار کی بیٹھے بیٹھے

---

کیا کیا ایک ایک نذر حوادث جو تمنا کی   خدا معلوم ہمسے اور کیا خواہش ہے دنیا کی

---

تھم گئے کوچۂ جانان مین ہم آگے نہ بڑھے   پاؤن پکڑے یہ زمین نے قدم آگے نہ بڑھے

---

وفی و جیہ نانی کا فسانہ اور ہی کچھ ہے   اب انسان اور ہی کچھ ہین زمانہ اور ہی کچھ ہے

غمزدہ شکل پہ تاثیر وفا دیکھ تو لو — دیکھنے والو مرا حال زرا دیکھ تو لو

❋

حق ہو یا ناحق مرے مدمقابل کیون کہین — تمکو جو کہنا ہو کہہ لو اہل محفل کیون کہین

❋

فلک ہو دشمن جان یا زمین عدو ہو جائے — نہو گا کچھ بھی اگر مہربان تو ہو جائے

❋

نقشہ کوئی دیکھے تو مرے دیدۂ نم کا — دھندلا سا ستارہ ہے یہ شام شب غم کا

❋

مرض فرقت کے خاتمے پر خوشی ہے تمکو بڑی خوشی ہے — عجب زمانے کا دور آیا ملال گویا کہ دلگی ہے

❋

دل لیکے یہ تیور ہین تمھین مان گئے ہم — اب اور جو ہے قصد وہ پہچان گئے ہم

❋

موت کے آنے مین کیا کیا مین تکلف کرتا — تو جو دم بھر مری بالین پہ توقف کرتا

❋

دعا کرتے ہین ہم تاثیر بھر دینا خداوندا — کہ تو ہی حال دل کا جاننے والا خداوندا

❋

پیش نظر کہ پردۂ دل مین نہان رہو — اے مری جان شاد رہو تم جہان رہو

❋

بندہ پرور حسن دیکھے بیٹھے ہین ہم آپکا — اے معاذ اللہ وہ جلوہ اور وہ عالم آپکا

لیا تھا دل مگر لینا نہ جانا　　ہمارا آپنے کہنا نہ مانا

---

آئینے اور شانے کو ہمدم بنا چکے　　اُٹھئے حضور گیسوئے برہم بنا چکے

---

ہجر مین حوصلے سے رو نہ سکا　　مینے جو کچھ کیا وہ ہو نہ سکا

---

پیکان کی شکل سے نگہ آشنا ملی　　کمبخت دل کو اپنے کئے کی سزا ملی

---

غم فرقت مین دل جو بھر آیا　　روتے روتے خدا نظر آیا

---

گردون کے ستم تیری جفا سے نہین ڈرتا　　ڈرتا ہون مین اُس سے جو خدا سے نہین ڈرتا

---

میان حشر کوئی بات اُنسے ہو جائے　　خدا کرے کہ ملاقات اُنسے ہو جائے

---

کسیکے پاس سے یون کوئی بیقرار اُٹھا　　ہزار مرتبہ بیٹھا ہزار بار اُٹھا

---

ہم اپنے سوز محبت سے آپ جلنے لگے　　کہ ایک اک بن مو سے دھوین نکلنے لگے

---

اُٹھے کے مرتبہ کے بار تیری ناتوان بیٹھے　　جلے جب اُٹھکے پہلو سی یہان بیٹھے وہان بیٹھے

اب تو یون دل کا داغ جلتا ہے　　جیسے اندھا چراغ جلتا ہے

* * *

اُٹھا ہون کوچۂ دلدار سے کدھر جاؤن　　قبول کر لے اگر اے زمین تو مر جاؤن

* * *

لبون پر اشک آنسو بہ رہے ہین　　ہم اُنسے دلکی حالت کہہ رہے ہین

* * *

کھول کر آنکھ راہ چل کچھ بھی اگر فہیم ہے　　زیست کا ایک ایک پل مرحلہ عظیم ہے

* * *

اُٹھے ہین کسی بزم سے اچھا ہو جو مر جائین　　کبتک کھڑے سوچا کرین جائین تو کدھر جائین

* * *

سیالِ میخانہ شیخ صاحب نہ جانے آدھمکے کیا سمجھکے　　اگر آ ہی گئے تو بیٹھین ذرا سی پی لین دوا سمجھکے

* * *

تلاش دوست مین یون چاہیئے ہین کو بکو پھرتا　　کہ جیسے جوش سودا ہو رگون مین لہو پھرتا

* * *

مین اُسکے حال پہ وہ میرے حال پہ رویا　　تمام رات نہ سویا ہون مین نہ دل سویا

* * *

عشق مین دنکو کیا رات کبھی رات کا دن　　کوئی نکلا نہ مگر تیری ملاقات کا دن

* * *

حضرت دل تمسے اپنا مدعا کہنے کو ہین　　تم بتا سکتے ہو کچھ آخر یہ کیا کہنے کو ہین

دل ابرو نپہ اور نہ نگہ پر جنا خفا     اُٹھا ہی کچی نیند سے کوئی خفا خفا

---

شام سے وعدے کی شب سو گئے سونیوالے     نہ دلین جی کھول کے تقدیر کو رو نیوالے

---

ہمنے تیرے ستم پہ صبر کیا     جو کسی سے نہو وہ جبر کیا

---

جلد ای دل عشق مین برباد ہو     پھر خدا معلوم کیا افتاد ہو

---

کیا ملا ہمکو ہجر مین رو کے     آدمی سیکھتا ہے کچھ کھو کے

---

ٹھہر کے وقت ملاقات میری سنتے جاؤ     خدا کے واسطے ایک بات میری سنتے جاؤ

---

دیکھئے کیا غم فرقت مجھے دکھلاتا ہے     ابتو ہر سانس مین دل ہو کے کھنچا آتا ہے

---

منتظر بیٹھا ہون میں عمر رواں کے فوت کا     آمد و رفت نفس اک سلسلہ ہی موت کا

---

دکھائی دیگی نہ صورت تو نور دیکھین گے     کسی طرح سے تمھین ہم ضرور دیکھین گے

---

جانے بھی دو جو مری جان حزین جاتی ہی     تم تو جی کھول کے ہنس لو جو ہنسی آتی ہی

دل عشق بتان مین مبتلا ہی — ہر سانس قضا کا سامنا ہی

نشۂ مے کیون نہ ترے سر چڑہنے — پھول وہی ہی جو میسر چڑھے

دل جگر تجھپہ فدا ہو گئے باری باری — آئی اب ای نگہ ناز ہماری باری

جب قصد کیا ہنسنے کا آنسو نکل آئے — جائیگا نہ یہ روگ بغیر از اجل آئے

اگر مر جاؤن تم ہرگز نہ رونا — برابر ہے مرا ہونا نہ ہونا

روح نکلی فراق دلبر سے — اک بلا تھی کہ ٹل گئی سر سے

ہمنے مانا حشر مین تم سب کے دیوانے گئے — سچ کہو کیا ہوگا اے محشر جو پہچانے گئے

ضعف کے ہاتھون زمین کے ہو گئے — جسجگہ بیٹھے وہین کے ہو گئے

آئے ہو عیادت کو تو جان لیے جاؤ — بیمار محبت کا کچھ کام کیے جاؤ

سر قدم سوز حمتین ہون دل مگر مسرور ہی — جذب خالص ہو تو کوئی دشت کتنی دور ہی

عارض روشن سے زلف اُنکی سرک کر رہگئی　　رات کو آنکھوں میں بجلی سی چمک کر رہگئی

※

وہ غم فرقت وہ وصلت کی خوشی جاتی رہی　　دل کے مرجانے سے محشر دلگی جاتی رہی

※

یہ بھی سمجھ میں آگئی وہ بھی سمجھ گئے　　چتون سے کیفیت تری دل کی سمجھ گئے

※

موقوف روز ہجر نہ فرقت کی رات پر　　آنسو نکل رہے ہیں مری بات بات پر

※

کیا ہی خون لطف خاص سے جوش تمنا کا　　کہانتک روئے رونا کیجئے! نصیب کا

※

مقابل تیر ناز دلربا کے دل نہ لیجاتا　　جو لیجانا بھی اے محشر سر محفل نہ لیجاتا

※

جو نقش مٹ گئے اُنکو اُبھارتے جاؤ　　لحد کے سوئے ہوؤنکو پکارتے جاؤ

※

مال مفلس کا نہ کوئی ناپ ہے نہ تول ہے　　دل کی قیمت کچھ نہ پوچھو کوڑیوں کے مول ہے

※

مریض عشق کو درد جگر اب دن ستاتا ہے　　نہ لیٹے چین آتا ہے نہ بیٹھے چین آتا ہے

※

سامنے اُنکے چپ رہا نہ گیا　　سب کہا پھر بھی کچھ کہا نہ گیا

تم بگڑتے ہو امید قضا ہی نہین کوئی — اس درد کی عالم مین دوا ہی نہین کوئی

---

تھا اگر آمادہ یون وہ ظلم پر پہلے نہ تھا — شکوۂ تقدیر اتنا زود اثر پہلے نہ تھا

---

بیٹھا تھا مین دم بھر ترا کاشانہ سمجھ کے — دربان نے اُٹھوا دیا دیوانہ سمجھ کے

---

وہ آگ بھڑکے دھوان کوہ طور سے نکلے — فغان جو میرے دل ناصبور سے نکلے

---

طلب مین دل کی اُس جانب سے آفت کا تقاضا ہے — جو کہیے کچھ تو کہتے ہین محبت کا تقاضا ہے

---

سوز غم سے یون لگی آگ آستین جلنے لگی — چشم نم کا جو گرا آنسو زمین جلنے لگی

---

بات بھی پوچھی نہ جائیگی جہان جائینگے ہم — بزم جانان سے اگر اُٹھے کہان جائینگے ہم

---

کبھی گرتا ہے کبھی اُٹھ کے سنبھلتا ہے کوئی — صبح کو یون تری محفل سے نکلتا ہے کوئی

---

آکے دنیا کی طرف ربط کہن سے چھٹ گیا — کیون نہ مرجاؤن کہ اپنی انجمن سے چھٹ گیا

---

کعبۂ اسلام مین بیٹھین کہ مسکن دیر ہو — [illegible]

رحم مجھپر تمھین منظور نہین جور سہی | بار خاطر ہو اگر یہ بھی تو کچھ اور سہی

---

دار فنا مین آکے گذرنیسے کیون ڈرین | مرنے ہی کو بنلین ہین تو مرنیسے کیون ڈرین

---

بات جو تم نہ سنو اسکا نہ کہنا اچھا | ایسے بکنے سے تو خاموش ہی رہنا اچھا

---

رونا آتا ہی ہمین اب نہ ہنسی آتی ہی | سانس لیتے ہین اگر دم یہ بھی جاتی ہی

---

ہم جو ناصح کا پاس کرتے ہین | صاف یہ ہے خدا سے ڈرتے ہین

---

ہجر مین روے پھر بھی رو نہ سکے | ہم جو چاہین کبھی وہ ہو نہ سکے

---

نہ پہونچے عشق کی منزل پہ تا حیات چلے | تمام دن چلے محشر تمام رات چلے

---

فراق دوست مین جبتک جئین گے | شب و روز اپنا خون دل پئین گے

---

وحشت عشق مین مجنون سے مکان چھوٹ گیا | ایسے دیوانے ہوے ہم کہ جہان چھوٹ گیا

---

دم نکلجائے نہ اے دل دم فریاد سنبھل | دیکھ کیا کرتا ہے او کشتۂ بیداد سنبھل

بیمارِ وفا غش مین ہی دامن کی ہوا دو    سمجھو نہ اگر درد مری زلف سنگھا دو

---

ہمارا حوصلہ لطف جفا سی اور بڑھتا ہی    کہ طول زندگی ذکر قضا سے اور بڑھتا ہی

---

بگڑو نہ تو پوچھین ہمین اک بات مین شک ہی    تم ظلم مین یکتا ہو مری جان کہ فلک ہی

---

ہمین جو اذن سیر دیر دیگا    خدا اسکو جزائے خیر دیگا

---

کہتی ہی اُنکی چتون ہر وقت ہمسی ڈرنا    طرز غضب سے ڈرنا شانِ کرم سے ڈرنا

---

مانا ہر ایک بات مری جھوٹ ہی سہی    بہتر ہی خیر تم جو کہو بس وہی سہی

---

کسی کی بزم سی یون بھر کی آہ سرد اُٹھے    کہ چوٹ کھائے ہوے دلمین جیسے درد اُٹھے

---

خطا کی وہم اگر محفل مین آئے    کہو جو کچھ تمھارے دل مین آئے

---

وہ اپنی جذب روحانی سی یون کام لیتی ہین    کسی گرتے ہوے کو دیکھکر جو تھام لیتے ہین

---

کلیم [illegible] کی صورت طور پر محشر طلب تم بھی    کہ نظارہ بھی ہو اور سیکھو انداز تکلم بھی

دل پہ شوق سے تیری نہ محبت چھوٹی　　اتنی سی جان پہ کیا کیا نہ قیامت ٹوٹی

***

حالت بیار فرقت کیا سے کیا ہوتی رہی　　تم سرہانے جو تیرے عمر تمام قضا ہوتی رہی

***

زندگانی ہے دل جو زندہ ہے　　ایک ہی دم کا سب ظہور رہا ہے

***

تمکو قسم ہی چھوڑ نہ دینا جفا کوئی　　مرجائینگے تو یاد کروگے کہ تھا کوئی

***

کیا کہیں کس سے کہیں جب سے پڑا ہی پالا　　لیگیا دل کو چرا کر کوئی آنکھیں والا

***

فریب حسن سے عالم تمھارا اور ہی کچھ ہے　　ادا کچھ اور کہتی ہے ذرا سا اور ہی کچھ ہے

***

خدا رکھے ترقی دی ہے جسنے سوز فرقت کو　　وہی رو دے کبھی اے تشنہ دل سیماب خصلت کو

***

ارے ہشیار ہو غافل کہاں تک دھن جوانی کی　　نکلی جاتی ہے ایک ایک لمحہ حالت زندگانی کی

***

میان فصل گل بے یار دلمیں ہوک اٹھتی ہے　　میری فریاد پہ گلشن میں کوئل کوک اٹھتی ہے

***

مثل پشتہ رونے کا یا عالم مستی میں تھا　　کوئی شے میں بھی کبھی معمور دستی میں تھا

دل پر نظر اُنکی ہی تو ہم کس لئے روکین　　لٹتا ہی جو گنجینۂ غم کس لئے روکین

* * *

شدتِ دردِ جگر مین دم نکل ہی جائیگا　　جی سنبھلنے والا ہوگا تو سنبھل ہی جائیگا

* * *

کسی بیمار فرقت کی مصیبت اور بڑہتی ہی　　ادھر شام آئی اک تازہ قیامت اور بڑہتی ہی

* * *

نظر سے حالت باطن سمجھ لی اہل محفل نے　　مجھے بیٹھے بٹھائے کر دیا رسوا مری دل نے

* * *

اُنکی جانب سے جو اظہار تاسف ہوتا　　کون تھا پھر جسے مرنے مین تکلف ہوتا

* * *

بیان حال کے جلے اثر دکھلا تو جاتے ہین　　وہ جب سنتے ہین دل سے کچھ نہ کچھ شرما تو جاتے ہین

* * *

ہمنے تو جی پہ کھیل کے ہجر کا ماجرا کہا　　کہہ چکی جب تو بولے وہ پھر سے کہو کہ کیا کہا

* * *

تم بگڑے ہو اُمید قضا ہی نہین کوئی　　اس درد کی عالم مین دوا ہی نہین کوئی

# خیالاتِ پریشان

اپنی محفل سے ہمین تم نہ اُٹھانے دینا — کوئی کتنا ہی ستائے تو ستانے دینا
ہمنے یہ مان لیا گریہ شگون بد ہے — شمع تربت پہ اگر آئے تو آنے دینا

---

ظاہر اعشق مین جیتا ہون مگر جان نہین — زندگی کا مجھے ہر چند کچھ ارمان نہین
جاگنے والے کی ہر سانس کرامت دیکھی — صبح کرنا شب غم کا کوئی آسان نہین
بدگمان وہ ہین تو کہتا ہون یہین بھی شب وصل — جائیے اب مرے دلمین کوئی ارمان نہین

---

ہجر مین کچھ بھی مجھ سے ہو نہ سکا — چاہتا تھا کہ رو دن رو نہ سکا
مرنے والے کا پوچھ لیتے مزاج — جاؤ اتنا بھی تم سے ہو نہ سکا

---

ہر ایک سانس مین سو بار تیرا نام آئے — زبان وہ دے مجھے یارب جو میرے کام آئے
امید وعدۂ جانان مین اُف ری بیتابی — دعائین پر ہین دعائین کہ جلد شام آئے
کلیم طور پہ جاتے ہین کون سمجھائے — گران کسیکو نہ ہو منھ پہ وہ کلام آئے
ہمارے دلکو خدا رکھے رہتی دنیا تک — بنے جو تجھسے ستمگر کا منھ نہ نام آئے

---

لطف ایام جوانی کچھ نہین — تم نہین تو زندگانی کچھ نہین
سب کچھ انکا شکوہ دردسری — میری فرقت کی کہانی کچھ نہین

لکھتے جاؤ دل پہ جو منظور ہے کہو — ورنہ اقرار زبانی کچھ نہیں

---

ہمیشہ عشق میں بے جرم پر الزام ہوتا ہے — خطا کرتی ہیں آنکھیں مفت دل بدنام ہوتا ہے

علاج درد فرقت ہمنے دیکھا ہے تو یہ دیکھا — نکل لیتے ہیں بارے آنسو تو کچھ آرام ہوتا ہے

نہ رو کو مبتلائے غم اگر فریاد کرتے ہیں — برا کیا ہے جو عالم میں تمہارا نام ہوتا ہے

ہم اپنی زندگی کو دیکھتے ہیں چشم عبرت سے — ہوا سے گل اگر کوئی چراغ شام ہوتا ہے

---

مغرور وفا سے دل خود کام نہ ہوتا — ارباب نظر میں کبھی بدنام نہ ہوتا

رسوائیوں سے عشق میں کیونکر بچے کوئی — الزام ہے یہ بھی کوئی الزام نہ ہوتا

---

دم بیتابی فرقت کلیجہ تھام لینا ہے — ہمیں ہاتھوں سے اپنا مختصر سا کام لینا ہے

تڑپ لینے دے امید سکون جی کھول کر ہمکو — پھر آنکھیں بند کر کے مدتوں آرام لینا ہے

---

مروت میں اے خوبی تقدیر کتنی دیر ہے — عشق کی بیجا دون میں تصویر کتنی دیر ہے

پوچھتے ہیں ہر نفس دل شب فرقت میں ہم — زور شور نالہ شبگیر کتنی دیر ہے

---

فریب زلف میں دل پھنس گیا قیامت ہے — ذرا سی بات کا یہ طول کیا قیامت ہے

بیاں سے پھونک دی مردہ دلوں میں تازہ روح — شہید ناز کا بھی اعجاز قیامت ہے

---

صبح کر دیتے ہیں شب اترے روتے روتے | آنکھ کھل جاتی ہے جب رات کو سوتے سوتے
بزم ہستی میں کوئی کام کئے جا اے شمع | نام بھی ہو رہیگا صبح کے ہوتے ہوتے

---

…مانا کہ ہر طرف ہے تجلائے حسن دوست | لائیں کہاں سے تاب تماشائے حسن دوست
…پہونچے کلیم طور پہ اندھیاری رات میں | اللہ رے عروج تمنائے حسن دوست

---

…ات ہجر کے غم اپنے لئے ہیں | نہ جانے کیا گنہ ہنسنے کئے ہیں
…ٹے گی آپ ہی سے دامن کی | جن امیدوں پہ ہم اب تک جئے ہیں

---

…دو دو پہر اب ہو تمہیں آیا نہیں جاتا | دل میں ہے کہاں درد بتایا نہیں جاتا
…پہلے ہی شکوہ تھا وہ سنتے نہیں احوال | اب سننے جو بیٹھے تو سنایا نہیں جاتا

---

…یار عشق ہوں مری حالت تو پوچھ لو | اے ہنسنے والو حال مصیبت تو پوچھ لو
…ل بیچنے ہم آئے ہیں بازار حسن میں | سودا ہو یا نہ ہو کوئی قیمت تو پوچھ لو
…نا امیدیوں سے نہیں فرصت فغان | خاموش کس لئے ہوں یہ حالت تو پوچھ لو
…ہرچند راز عشق کہ ناگفتنی سہی | ناگفتنی ہیں کیوں یہ حقیقت تو پوچھ لو

---

…اق اور بے اثر نسیم یاد یہ کیا | یہ کیا ہے اے دل ناشاد یہ کیسا

غم فراق مین جی سے گزر گیا ہوتا　　خدا نے فضل کیا ورنہ مر گیا ہوتا
شب فراق مین شور و فغان برا ہوتا　　ستم ہوا تھا وہ سوتے مین ڈر گیا ہوتا
دل و جگر کی کوئی یادگار رہ جاتی　　لہو مین ناوک جانان جو بھر گیا ہوتا
نگاہ شوق کی گرمی کو روکتا نہ اگر　　حضور آپ کا چہرہ اتر گیا ہوتا

---

دل بہت خوش ہو تو رونا چاہیئے　　آپ سے باہر نہ ہونا چاہیئے
جب مین کہتا ہون خفا کیون ہین حضور　　ناز سے کہتے ہین ہونا چاہیئے

---

دل اور دل مین انکی تمنا لئے ہوئے　　سوئے عدم چلا ہون مین کیا کیا لئے ہوئے
دل توڑنے کا لطف ہی جب ای خدنگ ناز　　پہلو کسی طرح سے جگر کا لئے ہوئے

---

رنج سے یا کہ دلگی سے کہو　　تمھین کہنا ہو جو خوشی سے کہو
جو کہو تم مرے سر آنکھون پر　　دوستی سے کہ دشمنی سے کہو

---

فکر وصل دوست مین یون عمر بھر بیٹھے رہے　　اپنی ہستی و عدم سے بے خبر بیٹھے رہے
بات کرنے کا کسی ہمدرد سے کسکو دماغ　　مدتون رکھے ہوئے زانو پہ سر بیٹھے رہے

---

دل مجھے اور دل کو خدا مل گیا　　جذب محبت کا صلا مل گیا

نہ مرتے ہیں نہ کنج قید سے آزاد ہوتے ہیں — اسیر عشق طول زندگی کو بیٹھ روتے ہیں

انھیں مشق ستم اور مشق غم ہمکو مبارک ہو — او بہتے ہی چلے آتے ہیں آنسو جتنا روتے ہیں

دل اپنا آنکھیں اپنی اشک اپنے جوش غم اپنا — کسی کا کیا بگڑتا ہے جو ہم فرقت میں روتے ہیں

---

دن کٹا شام ہوئی چرخ پہ تارے نکلے — نہ نکلنا تھے نہ ارمان ہمارے نکلے

ہوگئی عید مرادوں کی دم عرض سوال — خامشی سے تری کیا کیا نہ اشارے نکلے

مرنے والوں کی ترے خاک کریں ہمدردی — ہمنے دیکھا جنھیں وہ گور کنارے نکلے

اہل دل داد ستم حشر میں پائیں کیونکر — جنکو دیکھا وہ طرفدار تمہارے نکلے

انکی ہر سانس پہ صدقے ہو زمانے کی حیات — جو کہ مرنے پہ گنہگار تمہارے نکلے

---

یہی ہے فائدہ بعد فنا تربت میں جانے سے — کھنچی رہتی ہیں تکلیفیں مرض کی نیند آنے سے

تمہیں چاہا تمہارے ہو رہے اب پوچھنا کیا ہے — مبارک ہو تمہیں ترک تعلق اک زمانے سے

نظر ملتے ہی شام وصل دم رگ رگ سے کھنچ آیا — مناسب تھا نہ آنا ہی تمہارا ایسے آنے سے

---

زمانے کا وہ بت خدا ہو رہا ہے — خدایا یہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے

کوئی ہنس رہا ہے ادائے ستم پر — کوئی دل ہی دل میں خفا ہو رہا ہے

---

بن بنوں میں جبکہ تھک کر سر کوئی جا ٹھہرا — وہ ہوائیں ٹھنڈی آئیں دل بیقرار ٹھہرا

جلال بیوفائی نہ وفا کی داد چاہی — وہ مرا شعار ٹھہرا یہ ترا شعار ٹھہرا

بیمار محبت کی جب کوئی خبر پاتا — غیروں کی طرح تم بھی دم بھر کو چلے آنا
اس محبت سے پھر کر جو وطن آئے — غیروں کا بیان کیا ہو اپنوں نے نہ پہچانا
روتے ہی ہوئے آئے روتے ہی گئے اٹھ کے — عبرت گہ عالم میں اپنا ہے یہ افسانا

---

آپ جتنا کہ شاد ہوتے ہیں — اور بھی رونے والے روتے ہیں
کچھ نہ پوچھو حیات ہجر کا حال — صبح روتے ہیں شام روتے ہیں

---

لبوں پہ جان ہے فرقت کا غم نہیں اٹھتا — خطا معاف ہو اب تو ستم نہیں اٹھتا
اٹھوں اور اٹھ کے چلا جاؤں کوئے جاناں میں — مگر میں کیا کروں ناصح قدم نہیں اٹھتا

---

جب اہل عشق تیرا نام لیں گے — زبان و دل سے یکساں کام لیں گے
فنائے دل نہ ہونا چوٹ کھا کر — ابھی تجھ سے بہت کچھ کام لیں گے

---

بہت دنوں میں جیا ہوں تغافلوں سے ڈر کے — ہوا ہوں کافر ہوں خدائی خدا سے ڈر ڈر کے
کیا ہے عرض تمنا کا مرحلہ آسان — حضور آپ کے ستم ناروا سے ڈر ڈر کے
چلا ہوں محفل دلدار میں الٰہی خیر — قدم قدم دل ناآشنا سے ڈر ڈر کے
حیات عشق بسر کی ہے [illegible] — تری جفا سے اور اپنی وفا سے ڈر ڈر کے
زمانہ جس کو ستائے تو کچھ نہیں پروا — نڈر رہا ہوں کسی کی جفا سے ڈر ڈر کے
او [illegible] زک مزاجیاں [illegible] — بگاڑی عادت دل ابتدا سے ڈر ڈر کے